پیاری
ماں
مصنف
نورالامین۔ اخونزادہ
ایڈووکیٹ

فہرست

بسم الله الرحمن الرحیم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى
اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى
اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

پیش لفظ

الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ کے نہایت فضل وکرم سے عظیم ہستی ماں پر لکھنے کی توفیق ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کی چاہت کے بغیر ایک تنکا بھی نہیں ہل سکتا۔ یہ سب اللہ کا کرم ہے۔
اللہ تعالیٰ میری اس کاوش کو قبول فرمائے۔ آمین۔

''پیاری ماں'':۔ اپنے موضوع کے اعتبار سے یہ ایک قدم ہے۔ ماں باپ کے حقوق اور خدمت کو اسلامی تعلیمات میں جزو ایمان کا درجہ حاصل ہے۔ قرآن مجید صحیفۂ ہدایت ہے۔ اس میں ماں باپ کی خدمت اور ان کے ساتھ حسن سلوک کا حکم اللہ تعالیٰ کی توحید اور عبادت کے ساتھ ساتھ اس طرح دیا گیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسانوں کے اعمال میں خدا کی عبادت کے بعد ماں باپ کی خدمت اور راحت رسانی کا درجہ ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ ''اللہ تعالیٰ کی رضا مندی والد کی رضا مندی میں ہے۔ اور اللہ کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔'' (جامع ترمذی)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ''ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، ''مجھ پر خدمت اور حسن سلوک کا سب سے زیادہ حق کس کا ہے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری ماں، پھر تمہاری ماں، پھر تمہاری ماں۔ اسکے بعد تمہارے باپ کا حق ہے۔
اسکے بعد تمہارے قریبی رشتہ دار اور پھر جو ان کے بعد قریبی رشتہ دار ہوں (صحیح بخاری و مسلم)۔

اس کتاب ''پیاری ماں'' کے ساتھ ساتھ راقم کی دوسری کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور گستاخانِ رسول ؐ کے بارے میں زیر تحریر ہے۔

اس کتاب میں میرے ساتھ میرے بیٹوں شاہ فیصل ، حذیفہ اور حمزہ نے میری مدد کی اور ساتھ ساتھ میری بیٹیوں اور بہوؤں نے بھی میرا بھرپور ساتھ دیا۔

اور ساتھ ساتھ میں پروفیسر خیرالابرار صاحب جو اسلامیہ کالج یونیورسٹی کے اُردو ڈیپارٹمنٹ میں تدریسی شعبہ سے واسطہ ہے اُس نے میری کافی حدتک رہنمائی کی۔جس کے لئے میں اُن کا بے حد مشکور ہوں۔اور میری دعائیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُن کی عمر دراز کردے۔

اور ساتھ ساتھ پروفیسر ڈاکٹر شعور خٹک صاحب وہ بھی اسلامیہ کالج یونیورسٹی میں اُردو ڈیپارٹمنٹ میں اُردو کے پروفیسر ہے اُنہوں نے بھی کافی مدد بھی کی ۔اور میرے کتاب میں میری رہنمائی کی ۔اور اس کتاب کو درست سمت عطا کیا۔ میری دعائیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُن کو اجرِ عظیم فرمائے۔ آمین۔

قارئین سے گزارش ہے۔کہ اگر کہیں اس کتاب میں غلطی ہو۔تو مؤدبانہ التماس ہے کہ مندرجہ ذیل نمبر یا ای میل پر اطلاع ضرور دیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں تصحیح ممکن ہو سکے۔ اور اس کے لئے میں آپ کا بے حد مشکور رہوں گا۔

نورالامین اخونزادہ

موبائل نمبر۔ ۰۳۴۱۴۳۳۰۷۲۹

03414330729

۰۳۳۲۹۸۶۳۶۲۸

03329863628

aminnoorul52@gmail.com

aminnoorul52@yahoo.com

میری پہلی لکھی گئی کتاب ''محمد ﷺ کی عظمت اور گستاخانِ رسول'' بھی بڑی اہمیت کی حامل ہے جسکا پہلا حصہ مکمل ہو چکا ہے اور پاکستان کے بڑے کتب خانوں سے حاصل کی جاسکتی ہے یا گوگل پر noor ul amin advocate books پر سرچ کی جاسکتی ہے اور حصہ دوم زیرِ عمل ہے جو کہ انشاءاللہ جلد مکمل کر لیا جائیگا۔

قارئین سے گزارش ہے کہ اگر کہیں اُس کتاب میں کچھ غلطی ہو تو مؤدبانہ التماس ہے کہ مندرجہ بالا نمبر یا ای میل پر اطلاع ضرور دیں تا کہ آئندہ ایڈیشن میں تصحیح ممکن ہو سکے۔ اور آپ کی اس کاوش کو تہہ دل سے سراہا جائیگا۔

دوسری گزارش یہ ہے کہ مذکورہ کتاب کا سلسلہ بھی جاری رہیگا۔ حصہ دوم کی اشاعت بھی بہت جلد شروع ہو جائیگی اور اسی طرح اسکے بعد تیسرا، چوتھا، پانچواں حصہ اور یہ سلسلہ جاری رہے گا جب تک زندگی نے ساتھ دیا۔ انشاءاللہ

خواہش مند حضرات اس موضوع پر اگلے اشاعت میں اپنا مواد شامل کرنے کیلئے بھیج دیا کریں یا موبائل پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ اسکے علاوہ اپنے تاثرات بھی ارسال فرمائیں تا کہ غیروں کا مقابلہ بذریعہ قلم کیا جا سکے۔

تیسری گزارش جو میں خاص طور مستدعی ہوں کہ اگر کوئی میری ان کتابوں کو دوسری زبانوں میں ترجمانی کرنا چاہے تو ان کو سراہا جائے گا تا کہ یہ حقیقت اُن غیروں پر بھی عیاں ہو سکے جو اس ہدایت اور حقیقت سے بے خبر ہیں۔ یہ ایک نیک مقصد ہے لہٰذا اس میں اپنا حصہ ضرور ڈالیں۔

آپ کا خیر اندیش و دعا گو

نور الامین اخونزادہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماں رب کائنات کا عظیم تحفہ

ماں کائنات کی وہ عظیم ہستی ہے جس کا نام کانوں میں پڑتے ہی سکون وٹھنڈک کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ جس کا نام آتے ہی رگوں میں تازہ خون دوڑنا شروع کر دیتا ہے۔ جسکا نام سنتے ہی دلی جذبات کے ٹھاٹھے مارتے ہوئے سمندر کی موجوں میں بیداری پیدا ہو جاتی ہے۔ ماں کائنات کی وہ ہستی ہے جو آپ کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھتے ہی پھول کی طرح کھلنے لگتی ہے۔ کائنات کی وہ ہستی جو آپ کے چہرے پر خفگی کے اثرات دیکھتے ہی بے چین ہو جائے۔ ماں کائنات کی وہ ہستی ہے جس کی نگاہوں کو آپ کی ایسی تلاش رہتی ہے جیسے پروانہ کو شمع کی تلاش ہوتی ہے کہ وہ جو آپ پر ایسے فدا ہو جیسے بلبل گل پر فدا ہوتا ہے۔ کہ وہ جس کے چہرے پر آپ کی ایک جھلک سے بہار آ جائے کہ وہ جس کے سامنے بادشاہ بھی سر جھکائے۔ کہ وہ جس کے قدموں میں بیٹھنے سے دل کو ایسا سکون ملے کہ زندگی بھر کے تمام غم انسان بھول جاتا ہے۔ وہ جس کے بغیر گھر ویران اور نامکمل نظر آتا ہے۔

جب میں نے ماں جیسی عظیم ہستی کے متعلق سورج سے پوچھا تو جواب ملا روشنی ہے
جب میں نے ماں جیسی عظیم ہستی کے متعلق چاند سے پوچھا تو جواب ملا سراپا نور ہے۔
جب میں ماں جیسی عظیم ہستی کے متعلق گلشن سے پوچھا تو جواب ملا وہ خوشبو ہے۔
جس کی محبت محسوس کی جا سکتی ہے۔

جب میں نے ماں جیسی عظیم ہستی کے متعلق بلبل سے پوچھا تو جواب ملا وہ حسین وجمیل نغمہ ہے۔

جب میں نے ماں جیسی عظیم ہستی کے متعلق باغ کے مالی سے پوچھا تو جواب ملا پھولوں کا گلدستہ ہے۔

جب میں نے ماں جیسی عظیم ہستی کے متعلق سمندر سے پوچھا۔تو جواب ملا اس کی محبت وہ ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے۔جس کی موجوں کو قرار نہیں آتا۔

جب میں نے ماں جیسی عظیم ہستی کے متعلق ہیرے سے پوچھا۔تو جواب ملا وہ صدف ہے۔جس کے سینے میں حقیقی محبت کا چمکدار موتی چھپا ہے۔

جب میں نے ماں جیسی عظیم ہستی کے متعلق ننھی منی چڑیا سے پوچھا۔۔تو جواب ملا ماں کی آغوش وہ آشیانہ ہے جسکا کوئی نعم البدل نہیں ۔

جب میں نے ماں جیسی عظیم ہستی کے متعلق حدیث پڑھی تو میرے آقا کا فرمان ہے ''ماں کے قدموں تلے جنت ہے ''

بادل نے کہا ماں ایسی دھنک ہے جس میں ہر رنگ نمایاں ہے

سمندر نے کہا ماں ایسی ہستی ہے جو اولاد کے لاکھوں راز اپنے اندر چھپا لیتی ہے۔

مالی نے کہا ماں گلشن کا سب سے خوبصورت پھول ہے۔

موسم نے کہا ماں نہ زیادہ سرد ہے نہ زیادہ گرم۔

دعا نے کہا ماں وہ شخصیت ہے جو ہر وقت اپنی اولاد کے لئے خوشحالی کی دعا دیتی ہے۔

جنت نے کہا ماں ایک ایسی ہستی ہے کہ میں بھی جس کے قدموں تلے ہوں۔

شبنم نے کہا ماں وہ قطرہ ہے جس سے انسان کی آنکھوں کو ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے۔

بہار نے کہا ماں وہ درخت ہے جو ہر موسم میں سرسبز رہتا ہے۔

چاندنی نے کہا ماں وہ چاندنی ہے جو ہروقت چمکتی رہتی ہے۔

پہاڑوں نے کہا۔ ماں کی محبت چٹان سے زیادہ مظبوط ہے۔

درختوں نے کہا۔ماں ایک ایسا سایہ ہے جس کے نیچے آ کے زندگی بھر کی تھکان اتر جاتی ہے۔

خوشبو نے کہا ماں ایک ایسی مہک ہے جسکی خوشبو پورے گھر کو تروتازہ رکھتی ہے۔

اور ماں ایک ایسی خوشبو ہے جس سے سارا جہاں مہک اٹھتا ہے

ماں کی محبت کسی خزانے سے کم نہیں۔

ماں ایسا چمن ہے جس پر کبھی خزاں نہیں آتا جس نے ماں کا ادب کیا وہ دنیا اور آخرت میں فلاح پائے گا۔کبھی ماں سے بددعا نہ لو۔

میں نے ماں سے بڑھ کر گھنی چھاؤں والا درخت نہیں دیکھا۔

ماں کا دل سدا بہار پھولوں کی مانند ہے۔

صبر و برداشت کی عظیم کہانی ماں ہے۔

ماں کائنات کی روشنی ہے۔

ماں جنت کے دروازوں میں سے درمیانی دروازہ ہے۔

ماں زندگی کے اندھیرے میں اُجالا ہے۔

ماں زندگی کی تاریک راہوں میں روشنی کا مینار ہے۔۔

ماں ایک ایسا درخت ہے جس کا سایہ زندگی کی تھکن دور کرتا ہے۔

ماں کی دعا کامیابی کا راز ہے۔

ماں کی خوشنودی دنیا میں باعث دولت اور آخرت میں باعث نجات ہے۔

ماں ایک ایسا موتی ہے جو ایک بار کھو جانے کے بعد دوبارہ نہیں ملتا۔

ماں خدا کا عظیم تحفہ ہے۔

دھرتی کی سب سے قیمتی چیز ماں ہے۔

ماں کی دعا کی خوشبو سدا مہکتی رہتی ہے۔

ماں ایک ایسا ستارہ ہے جو زندگی میں کبھی نہیں ڈوبتا۔

ماں کی آغوش دکھوں کی دعا ہے۔

مسرتوں کے ہجوم اور خوشیوں کے تلاطم میں ماں کی عظمت دیکھو۔

ماں نعمت ورحمت ہے

ماں فرشتوں جیسی معصومیت اور سچائی کا پیکر ہے۔

ماں پریشان ہو تو کائنات بے چین ہو جاتی ہے۔

ماں خدا کا جلوہ اور خدا کی خوشی ہے اس کو خوش رکھنا ضروری ہے۔

ماں کی دعا مایوسیوں میں روشنیوں کا مینار ہوتی ہے۔

ماں ایک پکار ہے جو سیدھی عرش پر جاتی ہے۔

ماں ایک روشنی ہے جو سیدھا راستہ دکھاتی ہے۔

گلاب جیسی خوشبو، چودھویں کے چاند جیسی چاندنی، فرشتوں جیسی معصومیت، سچائی کے پیکر، اورلازوال محبت یہ تمام یک جان ہو جائیں تو ایک مقدس لفظ بن جاتا ہے۔ ماں

ماں وہ ہستی ہے جو گناہنگار انسان کو دوزخ سے بچا لیتی ہے۔

ماں فرشتوں جیسی معصومیت اور سچائی کا پیکر ہے۔

ماں پریشان ہو تو کائنات بے چین ہو جاتی ہے۔

ماں کے قدموں تلے جنّت ہے ماں دُنیا کی عزیز ترین ہستی ہے۔

ماں کا سایہ ٹھنڈی چھاؤں ہے ماں کے بغیر کائنات نامکمل ہے۔

ماں کی دُعا کامیابی کا راز ہے ماں کی گود انسان کی پہلی درسگاہ ہے۔

ماں کے بغیر گھر ایک قبرستان ہے ماں کے بغیر گھر سُونا سُونا لگتا ہے۔

ماں کی خوشنودی دنیامیں باعثِ دولت اور آخرت میں باعثِ نجات ہے

ماں کی اصل خوبصورتی اسکی محبت ہے اور میری ماں دُنیا کی خوبصورت ماں ہے۔

ماں کی بددُعا سے بچو کیونکہ خدا اور اس کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا۔

ماں کو مصیبت کے وقت جب بھی یاد کرتا ہوں تو مجھے سکون ملتا ہے۔

ماں ایک پھول ہے جو دُنیا کے کانٹے چُبھنے کے باوجود مسکراتا ہے۔

ماں کی نافرمانی کرنا کبیرہ گُناہوں میں سب سے بڑا گُناہ ہے۔

ماں انسانوں کو پیار کرنے والی سب سے بڑی ہستی ہے۔

ماں کی نافرمانی کرنے والا جنّت میں داخل نہیں ہوگا۔

محبت کی گہرائی میں ہر چیز کو سمیٹے ہوئے احساس کو ماں کہتے ہیں۔

ماں ایک ایسی راحت کا نام ہے جو اپنی مامتا میں دکھوں، غموں کے طوفان کو دبا کر تبسم کی کلیوں کو نچھاور کرتی ہے۔ چاند کی چاندنی، شام کی شفق، سحر کی شبنم، دھنک کے رنگ، ستاروں کی چمک، کائنات کے سب رنگ مجھے ماں کی محبت میں چھپے نظر آتے ہیں۔

ماں، خدا کی رحمت، شفقت، محبت اور راحت کی بارش کا نام ہے۔

ماں کا رتبہ اس قدر عظیم ہے۔ اگر ناراض ہوجائے تو خدا بھی روٹھ جاتا ہے۔

ماں وہ مہربان موجوں کا سمندر ہے جس کی محبت میں سمندر دب جائے۔

ماں تپتی دھوپ میں سائبان ہے۔

ماں صحرا پر بادل کی طرح ہے۔

ماں سفر کی تھکن میں آغوش سکون ہے۔

ماں دکھوں میں راحت قلب ہے۔

ماں غموں میں ہنسی کا ذریعہ ہے۔

ماں دل کی دھڑکن ہے۔

ماں کی محبت پھول سے زیادہ تروتازہ اور لطیف ہے۔

ماں دُعائے مستجاب ہے۔

ماں لوری ہے فردوس کے نغموں کی۔

ماں ڈھال ہے مصائب دہر میں۔

ماں ایک خوشبو ہے جس سے سارا جہان مہکتا ہے۔

ماں کی دعا ایک سائبان ہے جو سدا سر پر تنی رہتی ہے۔

ماں کی خدمت جنّت کی ضامن ہے۔

ماں کا تصور، اس کی یاد اور اس کا ذکر دکھوں کی تمازت کو کم کرتا ہے۔

ماں ایک کتاب کی مانند ہے۔

ماں دکھوں کا مداوا ہے۔

ماں کی محبت کسی خزانے سے کم نہیں

ماں سراپا جذبۂ تعمیر ہے

ماں رحمتوں کا سایہ ہے۔

ماں مہرو وفا کی ایک حسین تصویر ہے۔

ماں دعاؤں کا مرکز ہے۔

ماں صدق وصفا کے لفظ کی تفسیر ہے

ماں روحانی اعتماد کی ڈھارس ہے

ماں غموں کے ہجوم میں تسلی ہے۔

ماں خوابِ محبت کی صحیح تعبیر ہے

ماں ہی وجودِ زن ہے کائنات کا رنگ۔

ماں روح رواں اور کائنات کی مظہر ہے۔

ماں محسنہٗ کائنات ہے۔

ماں سرتاپا محبت کی داستان ہے۔

دنیا میں کوئی رشتہ ماں سے زیادہ پیارا نہیں

بچے کے لئے سب سے اچھی جگہ ماں کی گود ہے۔

ماں کا پیغام سب سے خوبصورت اور شیریں ہے

ماں ایک ایسی لازوال ہستی ہے کہ جس کے دم سے یہ کائنات آباد ہے۔

جب بچہ مسکراتا ہے تو ماں کو پوری کائنات جھومتی محسوس ہوتی ہے۔

ماں اس دنیا کی سب سے بڑی دولت ہے۔

ماں ممتا کی انمول داستان ہے۔

ماں گلشن کا وہ پھول ہے جو چمن کی خوبصورتی میں اضافہ کرتا ہے۔

ماں ٹھنڈک ہے ابر بہاراں کی۔

ماں کی محبت چٹان سے زیادہ مضبوط اور پھول سے زیادہ خوبصورت ہے۔

ماں کی محبت کسی خزانے سے کم نہیں

ماں جیسے شفیق کوئی نہیں۔

ماں کا دل سدا بہار پھولوں کی مانند ہے۔

ماں گھر کی روشنی ہے۔

ماں کی خوشی خدا کی خوشی ہے۔

ماں کا دل بڑا نرم اور رحمدل ہوتا ہے۔

دونوں جہانوں میں خوشحال زندگی کا محور ماں ہے۔

ماں نعمت ورحمت ہے۔

ماں وہ صدف ہے جس کے سینے میں حقیقی محبت کا چمکدار موتی چھپا ہے۔

ماں کی دعا مایوسیوں میں روشنی کا مینار ہے۔

ماں قسمت بناتی ہے۔

ماں کی آغوش دکھوں کی دوا ہے۔

ماں دنیا کی عزیز ترین ہستی ہے۔

ماں کا رشتہ تخلیق کا رشتہ ہے جو وصف ہے رب ذوالجلال کا

ماں کا امتزاج ہے درد، تکلیف، راحت اور سکون کا۔

ماں کے رشتے کی بدولت یہ جہان رنگ و بو آباد ہے۔

ماں رحمت کی برسات ہے۔

ماں وفا کی ایک حسین تصویر ہے۔

ماں گلشن عصمت کی شادابی ہے

ماں وہ ہستی ہے جس کے لئے دنیا میں الفاظ نہیں ملتے۔

ماں ایک ایسی شفقت ہے جو کبھی تہی دامن نہیں ہوتی۔

ماں بصارت اور بصیرت ہے۔

ماں کی دعا ہمیشہ مہکتی رہتی ہے۔

ماں مسرتوں کا ہجوم اور خوشی کا تلاطم ہے

ماں کی زندگی میں محبت اور مہربانی کا خمیر داخل کیا گیا ہے۔

ماں لوری ہے فردوس کے نغموں کی۔

ماں ایک مشغل ہے جو راستہ دکھاتی ہے۔

ماں کا ہر جذبہ جنون اور ہر عمل قربانی کا آئینہ دار ہے۔

ماں کی ہر تھپکی میں سرور ہوتا ہے۔

ماں وہ گلشن ابد ہے جس کے ہر پتے میں ہزاروں فردوس بریں اور جنت نعیم آباد ہیں

ماں وہ جام فطرت ہے جس کے ہر قطرہ آب میں معرفت الٰہی کے سمندر ہمیشگی کی موجوں سے لہرا رہے ہیں

ماں کے برکات وسعادات لازوال ہے۔

ماں کی آغوش محبت وہ ہے جس میں انبیاء بھی پلے۔

ماں کی آغوش محبت وہ ہے جس میں اولیاء بھی پلے۔

ماں دنیا میں جنت کی سفیر ہے

ماں محبت کی گہرائی ہے

ماں راحت کا نام ہے۔

ماں کی مامتا دکھوں، غموں کی طوفان کا مقابلہ ہے

ماں کے روپ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی عظمتوں، رحمتوں، اور شفقتوں کا جلوہ دکھایا ہے۔

قلم میں وہ طاقت کہاں، زبان میں وہ قوت کہاں اور دل میں وہ جذبات و کیفیات کہاں جو ماں جیسی عظیم ہستی کو صحیح طور متعارف کرا سکیں جنہوں نے اپنی ماؤں کو ناراض کیا ہوا ہے۔ کہ وہ جا کر اپنی ماؤں کے قدموں میں گر کر معافی مانگیں یقیناً جب آپ واپس جائیں گے تو ماں کی محبت اور جذبات میں پہلے سے زیادہ جولانی پائیں گے۔ اس لئے کہ پھول کی خوشبو میں کمی واقع ہوسکتی ہے باغ کی تروتازگی خزان آنے سے شکست خوردہ ہوسکتی ہے لیکن ماں رب کائنات کا وہ عظیم تحفہ ہے جس کی محبت کے لئے مرتے دم تک کوئی زوال نہیں ہے۔ اس لئے جلدی کریں ورنہ پھر سوائے پچھتانے کے اور کچھ ہاتھ نہیں لگے گا۔

قرآن کی رو سے والدین کی عظمت

وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ ○ وَإِن جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَن تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ○

ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے متعلق نصیحت کی ہے، اس کی ماں نے دکھ پر دکھ اٹھا کر اسے حمل میں رکھا اور اس کی دودھ چھڑائی دو برس میں ہے کہ تو میری اور اپنے ماں باپ کی شکرگزاری کر، (تم سب کو) میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔

اور اگر وہ دونوں تجھ پر اس بات کا دباؤ ڈالیں کہ تو میرے ساتھ شریک کرے جس کا تجھے علم نہ ہو تو توان کا کہنا نہ ماننا، ہاں دنیا میں ان کے ساتھ اچھی طرح بسر کرنا اور اس کی راہ چلنا جو میری طرف جھکا ہوا ہو تمہارا سب کا لوٹنا میری ہی طرف ہے تم جو کچھ کرتے ہو اس سے پھر میں تمہیں خبردار کروں گا۔

توحید باری تعالیٰ کے بعد انسان کے دل و دماغ میں خدمت و اطاعت، شکر نعمت، بذل و سخا اور ہمدردی و موانست پیدا کرنے کے لئے حقوق والدین کا ذکر نہایت ضروری سمجھا گیا۔ تاکہ معاشرے میں سلامتی اور فراوانی کا دور دورہ ہو۔ رشد و ہدایت سے بھری ہوئی اسلامی تعلیم نے خوش نصیب اور مطیع و منقاد انسانوں کو اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بندے اور والدین کے حق میں خادم و چاکر بنا دیا۔ والدہ کی خدمت کا پیغام دیا۔ تو ساتھ ہی اُس کے احسانات کو دہرایا۔

(پیٹ میں رکھا اس کی ماں نے تھک تھک کر) ہماری روحوں میں والدہ کی بے لوث محنت اور خدمت کا احساس پیدا کرنے کے لئے ہمیں وہ وقت یاد کرایا۔ جب ہمارے ہاتھ، پاؤں، آنکھ، ناک اور کان ابھی وجود میں بھی نہیں آئے تھے۔

(بھلا نہ تھا وہ ایک بوند منی کی جو ٹپکائی گئی) یہ انسانی وجود کی بنیاد ہے جس کا تذکرہ قرآن حکیم میں متعدد مقامات پر صراحتاً آیا ہے

(پرورش کا باعث اپنے والدین کو یقین کرے)

و قضٰی ربک الا تعبدو الا ایاہ و بالوالدین احسانا.

ترجمہ: اور تمہارے رب کا حکم ہے کہ اسکے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

والدین کے ساتھ بھلائی کرنا یہ ہے۔ کہ زندگی میں ان کی جان و مال سے خدمت اور دل سے تعظیم و محبت کرے۔ مرنے کے بعد ان کے لئے دُعا اور استغفار کرے۔ ان کے عہد تا مقدور پورے کرے۔ ان کے دوستوں کے ساتھ تعظیم و حسن سلوک سے اور ان کے اقارب کے ساتھ صلۂ رحمی سے پیش آئے۔

و بالوالدین احسانا ط اما یبلغن عندک الکبر احدھما او کلٰھما فلا تقل لھمآ اُفِ و لا تنھر ھما قولاً کریما. واخفض لھما جناح الذل من الرحمۃ و قل رب الرحھما کما ربیٰنی صغیرا.

ترجمہ: اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اگر والدین میں سے کوئی ایک یا دونوں تمہارے پاس بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انہیں اُف تک نہ کہو، اور نہ انہیں جھڑکو۔ بلکہ ان سے عزت کے ساتھ بات کیا کرو۔ اور انکے ساتھ محبت کا برتاؤ کرتے ہوئے انکے سامنے اپنے آپ کو انکساری سے جھکاؤ، اور یہ دعا کرو کہ یارب! جس طرح انھوں نے میرے بچپن میں مجھے پالا ہے، آپ بھی انکے ساتھ رحمت کا معاملہ کیجئے۔ (سورۃ بنی اسرائیل آیت ۲۳، ۲۴)

بڑھاپے میں خدمت کی احتیاج زیادہ ہوتی ہے۔ بڑی سعادت مند اولاد کا کام ہے کہ اس وقت بوڑھے والدین کی خدمت گزاری و فرمانبرداری سے جی نہ ہارے۔ قرآن

نے تنبیہ کی کہ جھڑکنا اور ڈانٹنا تو کجا ان کے مقابلہ میں زبان سے ً ہوں ً بھی مت کرو بلکہ بات کرتے وقت پورے ادب و تعظیم کو ملحوظ رکھو۔ کوئی بری بات زبان سے نہ نکالنا۔ نہ کوئی ایسا کام کرنا جو انہیں برا معلوم ہو۔ اپنا ہاتھ ان کی طرف بے ادبی سے نہ بڑھانا بلکہ ادب عزت اور احترام کے ساتھ ان سے بات چیت کرنا۔ ان کے سامنے تواضع عاجزی، فروتنی اور خاکساری سے پیش آنا۔ اور اسی طرح ان کے سامنے بات کرو جیسے ایک خطاوار غلام سخت مزاج آقا سے بات کرتا ہے۔ ان کے لئے ان کے بڑھاپے میں ان کے انتقال کے بعد دعائیں کرتے رہنا۔ خصوصاً یہ دعا کرنا کہ خدایا ان پر رحم کر جیسے رحم سے انھوں نے میرے بچپن کے زمانے میں میری پرورش کی البتہ ایمانداروں کو کافروں کے لئے دعا کرنی منع ہوگئی ہے گو وہ ماں باپ ہی کیوں نہ ہو۔

ایک مرتبہ حضورؐ نے منبر پر چڑھتے ہوئے حضرت جبرائیل علیہ السلام کی تین دعاؤں پر باری باری آمین کہا تھا۔ پوچھنے پر پتا چلا کہ ایک دعا تھی اس شخص کی ہلاکت کی جس کے ماں باپ یا ان میں سے کوئی ایک موجود ہو اور ان کی خدمت کر کے راضی کر کے اپنے لئے جنت حاصل نہ کر سکے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اور دعا کرو! کہ پروردگار ان دونوں پر رحم فرما جس طرح ان دونوں نے بچپن میں میری پرورش کی تھی۔

اے پروردگار، جس رحمت و محبت، تکلیف اور جانفشانی سے انھوں نے میری پرورش کی اور میری خاطر اپنے شب و روز میرے اوپر نثار کر دیے تو بھی ان کے حال پر نظرِ کرم فرما۔

اے خدا، اب یہ بڑھاپے کی کمزوری اور بے بسی میں مجھ سے زیادہ خود رحمت و شفقت کے محتاج ہیں پروردگار میں ان کی خدمت کا کوئی بدلہ نہیں دے سکتا تو ہی ان کی سرپرستی فرما اور ان کے اوپر اپنی رحمتوں کی بارش فرما دے۔

قرآن کی مختلف تفاسیر کی رو سے ماں باپ کی عظمت

قرآن مجید میں والدین کے ساتھ احسان کرنے کے حکم کے ساتھ یہ ہدایت بھی موجود ہے کہ اگر تمھارے سامنے والدین یا ان میں کوئی ایک بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو اُن سے اُف بھی نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا۔

و قل لهما قولاً کریما

اور ان سے تعظیم کی بات کہنا۔

(ترجمہ: محترم اعلیٰ حضرت مولانا رضا احمد خان بریلویؒ)

اور ان سے خوب ادب سے بات کرنا (ترجمہ: محترم مولانا اشرف علی تھانویؒ)

بلکہ ان سے احترام سے بات کرنا (ترجمہ: محترم سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ)

ایسی طرح بات کرو جیسے ایک خطاوار ملازم سخت مزاج آقا سے کرتا ہے۔(ترجمہ: ابن مسیّبؒ)

اور ان سے بات ادب سے کرنا (ترجمہ: محترم مولانا محمود الحسن دیوبندیؒ)

بڑھاپے میں خدمت کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے جس سے بعض اوقات اہل وعیال بھی اکتانے لگتے ہیں۔ زیادہ پیرانہ سالی میں ہوش وحواس بھی ٹھکانے نہیں رہتے۔ بڑی سعادت منداولاد کا کام ہے کہ اس وقت بڈھے والدین کی خدمت گزاری اور فرمانبرداری سے جی نہ ہارے۔ قرآن نے تنبیہ کی کہ جھڑکنا اور ڈانٹنا تو کجا، ان کے مقابلے میں زبان سے ''ہوں'' بھی مت کرو۔ بلکہ بات کرتے وقت پورے ادب و تعظیم کو ملحوظ رکھو۔

(تفسیر محترم مولانا شبیر احمد عثمانیؒ)

شیعہ عالم حافظ سید فرمان علی کا ترجمہ اور تفسیر:
اور جو کچھ کہنا سننا ہو تو بہت ادب سے کہا کرو۔اس کی تفسیر میں وارد ہے کہ تیز نظر سے، آنکھ بھر کر ان کی طرف نہ دیکھو۔ان کی آواز پر اپنی آواز، ان کے ہاتھ پر اپنے ہاتھ نہ بلند کرو۔ان کے آگے نہ چلو۔اُن کا نام لے کر نہ پکارو۔۔ان کے آگے نہ بیٹھو۔ایسا کام نہ کرو جس سے اُن کو کوئی گالی دے۔اگر مومن ہوں تو مغفرت کی اور غیر مومن ہوں۔تو ہدایت اور ایمان کی دعا کرو۔

قرآن مجید کی طرح تورات میں بھی توحید کی تعلیم کے بعد ہے "تو اپنے ماں باپ کو عزت دے تا کہ تیری عمر اس زمین پر جو خداوند تیرا خدا تجھے دیتا ہے دراز ہو۔

مسلم شریف میں بنی اسرائیل کے ایک عابد جریج کا واقعہ بیان کیا گیا ہے جو عبادت میں مصروف تھا۔اتنے میں اس کی ماں آئی۔اور کہا کہ اے جریج! میں تیری ماں ہوں۔مجھ سے بات کر۔وہ نماز میں مشغول ہونے کی وجہ سے نہ بولا۔ دوسرے دن وہ پھر آئی اور یہی صورت پیش آئی۔تو ماں نے بد دعا دی کہ یا اللہ! اسے اس وقت تک نہ مارنا جب تک یہ بدکار عورتوں کو نہ دیکھ لے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔کہ اس نے صرف اتنی ہی بد دعا کی تھی۔اگر وہ اس کوئی سخت بد دعا دیتی تو وہ بھی پوری ہو جاتی۔حدیث مبارکہ میں ہے۔کہ کسی اور کی بدکاری کا جرم جریج کے ذمّے لگا دیا گیا۔بعد میں اللہ تعالیٰ نے اُسے بچا لیا۔

ماں کی عظمت احادیث کی روشنی میں

اویس قرنی کا واقعہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے فرمایا ۔ تیرے زمانے میں ایک شخص آئے گا اُس کا نام اویس ہوگا۔ اُس کا علاقہ قرن ہوگا۔ اُس کا رنگ کالا ہوگا ۔ اُس کا قد ہوگا درمیانہ۔ اور ایک سفید نشان اُس کے جسم پر ہوگا۔ جب وہ آئے گا تو تو اُس سے دعا کرانا۔ عمرؓ تو بھی کرانا۔ اور علیؓ تو بھی کرانا۔

اور میں قسم کھا کے کہتا ہوں ۔ کہ اویس سے دنیا بھر جائے تو عمرؓ اور علیؓ کے بدن کے ایک بال کے برابر نہیں۔ لیکن اُس کے ذریعے سے ایک پیغام آگے پہنچانا تھا۔

تو حضرت عمرؓ اور اور حضرت علیؓ حیران ہو کر دیکھنے لگے۔ کہ اُویس سے دعا کراؤ اور ہم صحابی ہیں۔ اور وہ تابعی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اُس نے ماں کی ایسی خدمت کی ہے۔ جب وہ ہاتھ اُٹھاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کا ہاتھ واپس خالی موڑتا ہی نہیں ۔ یہ پیغام پہنچانا تھا۔

حضرت عمرؓ جب خلیفہ بنے۔ تو ہر سال حج کرتے۔ ایک سال آپؓ نے سارے حاجیوں کو اکٹھے کیئے ۔ اور سارے حاجیوں کو بٹھایا۔ اور اُن سے فرمایا سارے قرن والے کھڑے رہو۔ ایک آدمی کھڑا رہا۔ آپؓ نے پوچھا۔ تم قرنی ہو جواب دیا۔ ہاں۔

آپؓ نے پوچھا۔ اویس کو جانتے ہو بولا۔ ہاں وہ میرا بھتیجا ہے مگر وہ تھوڑا سا پاگل ہے۔ مگر تو کیوں پوچھ رہا ہے۔ عمرؓ رونے لگے۔ بولا۔ وہ پاگل نہیں بلکہ تو پاگل ہے۔ پھر آپؓ نے

پوچھا کدھر ہے آیا ہوا ہے حج پر۔ بولا ہاں آیا ہوا ہے۔ اور اونٹ چرانے گیا ہوا ہے عرفات پر۔
حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ کو ساتھ لیا۔ اور دوڑے عرفات کی طرف۔ تو دیکھا ایک آدمی درخت کے نیچے نفل پڑھ رہا ہے۔ اور اونٹ اُس کے چاروں طرف چر رہے ہیں۔ یہ دونوں حضراتؓ اُس کے قریب بیٹھ گئے اویس نے محسوس کیا کہ کوئی آیا ہے میرے پاس۔ تو نماز کو مختصر کیا۔ سلام پھیرا۔ عمرؓ نے پوچھا۔ تیرا نام کیا ہے۔ فرمایا اللہ کا بندہ۔ عمرؓ نے فرمایا ہم سب اللہ کے بندے ہیں۔ میں پوچھ رہا ہوں ماں نے جو تیرا نام رکھا ہے وہ کیا ہے۔ وہ تو عمرؓ اور علیؓ کو پہچانتا نہیں تھا۔ بولا مگر تم کیوں پوچھ رہے ہو۔
تو حضرت علیؓ نے فرمایا یہ امیر المومنین عمرؓ بن خطاب ہیں اور میں علیؓ بن ابو طالب ہوں۔ ایک دم تھوڑا سا گھبرائے۔ دونوں کو سلام کیا۔ اور کہا میں معذرت چاہتا ہوں۔ میں نے پہچانا نہیں۔ میں اویس قرنی ہوں
عمرؓ نے فرمایا ہاتھ اُٹھاؤ۔ ہاتھ اُٹھاؤ دعا کے لئے۔ اُمت کو پیغام پہنچا رہا ہے۔ کہ ماں کی خدمت کیسے کی جاتی ہے۔
عمرؓ جیسے ہاتھ اُٹھوا رہا ہے اور علیؓ جیسا ہاتھ اُٹھوا رہا ہے اُس نے کہا میرا کیا اوقات ہے جی۔ کہ ہاتھ آٹھاؤں۔
عمرؓ نے فرمایا ہاں۔ ہمیں ہمارے نبی ﷺ کا حکم تھا کہ اویس کے ہاتھ اُٹھوانے ہیں۔ اور فرمایا جب وہ ہاتھ اُٹھاتا ہے تو وہ ہاتھ خالی واپس نہیں کیئے جاتے۔ کیونکہ وہ ماں کی خدمت کرتا تھا۔
میرے نبی ﷺ نے فرمایا۔؛ جب لوگ جنت میں جائیں گے تو اویس بھی جائے گا۔

تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ کہ اویس کو روک لو۔ باقی لوگوں کو جانے دو۔ تو اویس گھبرائیں گے۔ کہ مجھے کیوں روک لیا۔ ۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ کہ اویس تیرے سامنے جہنم کے لوگ کھڑے ہوئے ہیں تو شفاعت کر۔ تیرے طفیل لاکھوں انسانوں کو جہنم سے بچاؤں گا۔ اور جنتی بنادوں گا۔ جدھر تیری انگلی اُٹھتی جائے گی جنت لکھوادی جائے گی۔ اُن کے لئے جنت لکھ دی جائے گی۔

محمد ﷺ نے فرمایا۔ کاش میری ماں زندہ ہوتی۔ تو تم دیکھتے۔ کہ میں اپنی ماں کی اطاعت کیسے کرتا۔ میں عشاء کی نماز پر کھڑا ہوتا۔ اور سورۃ فاتحہ پڑھ رہا ہوتا ادھر سے میری ماں کہتی ''محمدؐ'' تو میں نماز توڑ کر کہتا۔ ''لبیک'' 'اماں جی'

محترم مولانا طارق جمیل صاحب (رہنمائے تبلیغی جماعت)

ایک صحابیؓ کا واقعہ

ایک صحابیؓ آیا کہ بیگم کا پیغام ہے۔ نزع کا عالم ہے کلمہ نہیں پڑھا جاتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا بیٹا کلمہ پڑھو کہا نہیں پڑھ پا رہا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کون زندہ ہے والدین میں سے۔ کہا جی ماں زندہ ہے۔ آپؐ نے پوچھا کیا ناراض ہے۔ کہا جی۔ آپؐ نے فرمایا بلاؤ ۔ آپؐ نے پوچھا۔ ام علقمہ بیٹے سے ناراض ہو کہا جی ناراض ہوں۔ آپ ﷺ نے پوچھا کیا ناراضگی ہے۔ ماں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ بہت نیک بچہ ہے۔ راتوں کو اُٹھتا ہے۔۔ نوافل پڑھتا ہے۔ دن میں روزہ رکھتا ہے۔ لیکن جب مجھ سے بولتا ہے تو بدتمیز ہو کر بولتا ہے۔ بہت سخت لہجے میں بولتا ہے۔ کبھی میٹھا بول اس نے میرے لئے نہیں بولا ہمیشہ دھنک کے بولتا ہے۔ سخت ہو کر بولتا ہے۔ نافرمانی کوئی نہیں ہے۔ زبان کی شدت نے دل دکھایا ہے۔ اور

کہاں تک پہنچا۔ کہ صحابی ہو کے کلمہ نہیں پڑھا جا رہا۔
صحابیؓ کہلانے والے۔ اور صحابیؓ کہنے والے کلمہ نہیں پڑھ رہا۔
ماں پیچھے کھڑی ہوئی ہے۔
آپ ﷺ نے فرمایا معاف کرو گی۔ کہا جی نہیں۔ میں نہیں معاف کرونگی۔
آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں اس کو آگ میں جلاؤں سفارش کرو گی۔ فرمایا جی کروں گی اتنا میں نہیں چاہتی۔
آپ ﷺ نے فرمایا دیکھو اگر تم نے معاف نہیں کیا یہ سیدھا جہنم میں جائے گا۔ تو میری آگ اللہ تعالیٰ کی آگ سے بہت کم ہے۔ کہا اچھا یا رسول اللہ ﷺ میں معاف کرتی ہوں۔
تو آپ ﷺ نے فرمایا بیٹا کہو لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ۔ زبان سے نکلا کلمہ۔ اور ساتھ ہی جان بھی نکل گئی پھر آپ ؐ نے اس کا جنازہ پڑھا اور اس کے دفن کے بعد اعلان فرمایا لوگوا جس نے ماں باپ کو دکھ دیا ان پر اللہ کی لعنت۔ فرشتوں کی لعنت۔ زمین و آسمان کی لعنت۔ نہ نماز قبول ہے۔ نہ روزہ قبول ہے۔ نہ صدقہ قبول ہے۔ خواہ وہ بیٹا ہو۔ بیٹی ہو۔ اگر ماں باپ دکھی ہے۔ تو خطرے کا الارم بج رہا ہے۔
ہاں البتہ اگر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا کہے تو وہ اطاعت نہیں کرنی۔

محترم مولانا طارق جمیل صاحب
رہنمائے تبلیغی جماعت

والدین کی نافرمانی کا انجام

جب لوگ بیویوں کے فرمانبردار ہوں گے۔اور ماؤں کو ذلیل کریں گے۔والدین کی نافرمانی کے لئے اللہ تعالیٰ نے بڑا خطرناک لفظ استعمال کیا ہے۔(عق) جو والدین کی نافرمانی کرے گا وہ یوں ٹکڑے ٹکڑے کیا جائے گا۔ جیسے کاغذ کا پرزہ ٹکڑے ٹکڑے کیا جاتا ہے

میرے نبیؐ سے کسی نے پوچھا۔قیامت کب آئے گی۔آپؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کو پتہ۔ پھر پوچھا قیامت کی نشانی کیا ہے؟

آپؐ نے فرمایا جب ماؤں کو ذلیل کیا جائے گا خاص طور جب بیٹیاں اپنی ماؤں کو ذلیل کرے گی تو قیامت آجائے گی۔

آپؐ نے فرمایا جس نے ماں باپ کو دکھ دیا اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت۔فرشتوں کی لعنت۔ اور اُس پر زمین وآسمان کی لعنت۔ نہ اُس کی نماز قبول ہے۔نہ روزہ قبول ہے۔ اور نہ صدقہ قبول ہے۔

محترم مولانا طارق جمیل صاحب
رہنمائے تبلیغی جماعت

باپ کی فریاد

ایک صحابیؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور باپ کی شکایت کی۔ کہا یا رسول اللہ ﷺ میرا باپ میرا پیسہ میرے پوچھے بغیر ہی خرچ کرتا ہے آپؐ نے فرمایا اچھا بلاؤ اس کو۔ باپ کو پتہ چلا کہ بیٹے نے میری شکایت کی۔ تو انھوں دل میں کچھ اشعار کہے۔ جب اس کا باپ مجلس میں آئے تو اُس سے پہلے جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچ چکے تھے۔ اور آپؐ کو اُن اشعار کی اطلاع کردی۔ حالانکہ اُس صحابی نے زبان سے نہیں کہے تھے دل ہی دل میں وہ اشعار پڑھے تھے۔ تو آپؐ نے ان سے پوچھا

کیس بعد میں سنیں گے پہلے وہ سناؤ جو آتے وقت تمہارے دل میں آئے تھے۔ اور تمہارے دماغ میں آئے تھے۔ وہ صحابی حیران ہوئے کہ میں نے کسی کو بتایا نہیں اور نہ کسی نے وہ اشعار مجھ سے سنے۔ بس دل کی دنیا میں آئے اور وہیں دفن ہوئے۔ آپؐ کے رب نے وہ بھی سن لیا۔ فرمایا ہاں میرے رب نے وہ بھی سن لیا۔ کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ بھی سچے ہیں اور آپ ﷺ کا رب بھی سچا ہے۔

آپؐ نے فرمایا سناؤ۔ وہ صحابیؓ سنانے لگا۔

جس اُردو کا ترجمہ یہ ہے۔

بیٹے تو نے میری شکایت اللہ کے نبی ﷺ کو لے کر کی ہے۔

جس دن تو پیدا ہوا تھا اُس دن سے ہم نے اپنے لیے جینا چھوڑ دیا۔

ہم تو تیرے لئے جیتے تھے

سردیوں کے تھپیڑے اور گرمیوں کی شدتوں کو برداشت کیا تیرے لئے۔ اور تجھے سکھ پہنچانے کے لئے

اپنے دیس کو چھوڑا تمہارے اچھے مستقبل بنانے کے لئے

اپنے لئے تو جینا ہی چھوڑ دیا تھا

کمایا تیرے لئے بچایا تیرے لئے

بنایا تیرے لئے گھر لیا تیرے لئے۔

بیلنس بنایا تیرے لئے

اپنی تو خواہشات کو تو سینے میں دفن کر دیا۔

تیری ایک مسکراہٹ کے لئے سارا دن کام کیا۔

تجھے اچھا کر دینے کے لئے تمہاری ماں بھی جاب پر لگا دی تمہارا باپ بھی جاب پر لگا۔

اور ہماری جوانی کا رس نچھڑ نچھڑ کر تیری ہڈیوں میں اُترا۔

تم بیمار ہوتا ہم تم سے زیادہ بیمار ہوتے۔

تو روتا ہم تم سے زیادہ روتے۔

تو تڑپتا ہم تم سے زیادہ تڑپتے۔

تیری بیماری ہمیں پریشان کر دیتی کہیں مر نہ جائے۔

تیری بیماری ہمیں رولاتی بھی تھی تڑپاتی بھی تھی

تیری بیماری ہمیں اُٹھاتی بھی تھی جگاتی بھی تھی۔

پھر ہماری جوانیاں کھلتی گئی

تیری ہڈیوں میں ہمارا رس اترتا گیا۔

ہم گھٹتے رہے اور تو بڑھتا رہا۔

تو چڑھتا گیا اور ہم گرتے گئے

تجھ میں طاقت آئی ہم میں کمزوری آئی۔

تیری کمر سیدھی ہوئی تیری باپ کی کمر جھک گئی۔

تو سرسبز درخت بنا۔

اور تیرے باپ کی ٹہنیاں اور ڈالیاں خشک کر بیٹھا۔

پھر مجھے خیال آیا کہ جیسے میں تیری اُنگلی پکڑ کر چل پڑتا تھا۔

اور تجھے کندھے پر بٹھا کر چلتا

تجھے گود میں رکھتا

تیری ماں تجھے کبھی دودھ پلاتی کبھی لوریاں دیتی

کبھی تیرے رونے پر آنسو بہاتی

تو پھر مجھے خیال آیا کہ اب تو جوان ہے۔اور ہم بوڑھے ہیں

اب تو ہمارے انگلیاں پکڑ کے چلے

جہاں ہم تمہیں بٹھا بٹھا کے کھلایا کرتے تھے۔

نہلاتے تھے کپڑے پہناتے تھے۔

تو ہمیں بھی بازار لے جائے گا۔اور کہے گا ابا کیا لینا ہے۔

ابا کیا لینا ہے۔ابا کیا لینا ہے۔

لیکن جب مجھے تیرے آسرے کی ضرورت پڑی

کہ میری کمر جھک گئی اور تیری کمر مضبوط ہوگئی۔

تو مجھے خیال آیا کہ اب یہ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے مسجد لے جائے گا۔

میرا حال پوچھے گا۔ کہ ابا کیا چاہیے

کہ ایک دم تیری نظریں بدل گئیں اور تم نے کہنا شروع کر دیا۔

کون ہو تم لوگ کہاں سے آئے ہو۔

میری زندگی میں کون ہو دخل دینے والے تم لوگ۔

تو بیٹا میں سوچنے لگا۔ کہ میں نے خواب دیکھا ہے۔

میں تیرا باپ نہیں میں تیرا نوکر ہوں۔

میں ویسے خواب دیکھ رہا تھا کہ میں تیرا باپ ہوں۔

لگتا ہے مجھے خواب آیا تھا۔ کہ یہ تیری ماں ہے میں تیرا باپ ہوں

ہم تو تیرے نوکر، نوکرانیاں ہیں۔ تو ہمارا سردار ہے۔

اچھا اگر تو ہمارا سردار ہے۔ تو نوکر سے بھی اچھا سلوک کر۔

اگر تو نے مجھے باپ نہ سمجھا اور باپ کو باپ نہ سمجھا اور ماں کو ماں نہ سمجھا

تو تم پڑوسی کا خیال کر لیتے کہ لوگ پڑوسی کا حال پوچھ لیتے ہیں

ہمیں پڑوسی ہی بنا لیتے۔

کیا دکھ بھرے الفاظ ہیں اُس کے دکھ بھرے الفاظ میرے نبیؐ روتے روتے آپؐ کی داڑھی مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی۔

اور اُس صحابیؓ کے بچے کو گریبان کو پکڑ کر جھٹکا دیکر فرمایا دفعہ ہو جاؤ میرے نظروں سے دفعہ ہو جاؤ تو اور تیرا سب کچھ تیرے باپ کا ہے۔

الا ھوالخلّق العلیم زبردست بنانے والا اللہ تعالیٰ

یہ آسمان کا نظام ہے کہ اللہ کہتا ہے کہ تیرے باپ کے دل میں تیرے لئے محبت ڈالتا ہوں تیری ماں کے دل میں تیرے لئے تڑپ ڈالتا ہوں۔

کتنی مائیں ہیں جو کہتی ہیں میری زندگی میرے بیٹے کو دیدے۔اس کو زندگی دیدے مجھے اُٹھالے۔

اور کتنے باپ ہیں دعائیں مانگتے ہیں یا اللہ میری زندگی میرے بیٹے کو دیدے۔ میرے بیٹے کو رکھ لے مجھے اُٹھالے۔

کوئی بچہ کہتا ہے کہ میرے زندگی میرے باپ کو دیدیں میرے باپ کو رکھ لے مجھ اُٹھالے یا میری زندگی میری ماں کو دیدیں میری ماں کو رکھ لے مجھے اُٹھالے

آسمان کا نظام ہے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میں تیری محبت تیری ماں اور تیرے باپ کے دل میں ڈالتا ہوں وہ کھاتا نہیں جب تک تو نہ کھالے۔ وہ پی نہیں سکتے جب تک تو نہ پی لے۔ وہ سونہیں سکتے۔جب تک تو نہ سوئے۔

اور یہ کائنات بنانے والے کا احسان ہے جس کا نام اللہ ہے۔

لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ۔

محترم مولانا طارق جمیل صاحب
رہنمائے تبلیغی جماعت

ماں کے حقوق

عن ابی ھریرہؓ قال رجل یا رسول اللہ من احق بحسن صحابتی قال امک ثم امک ثم اباک ثم ادناک

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا مجھ خدمت کا سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہاری ماں کا۔ پھر کہتا ہوں تمہاری ماں کا۔اس کے بعد تمہارے باپ کا حق ہے۔ اس کے بعد جو تمہارے قریبی رشتہ دار ہوں۔ پھر ان کے بعد جو قریبی رشتہ دار ہوں''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ حضور سرورِ کائنات علیہ السلام والصلوۃ نے فرمایا۔جو بیٹا ماں باپ کی طرف رحمت وشفقت کی نظر سے دیکھے۔اللہ تعالیٰ اس کے حساب میں ہر نظر کے بدلے ایک مقبول حج کا ثواب لکھتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔اگر وہ دن میں سو مرتبہ دیکھے۔آپ ﷺ نے فرمایا۔ہاں پھر بھی۔ اللہ تعالیٰ بہت بڑا اور پاک ہے۔

حدیث میں آیا۔کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔کہ وہ شخص ہلاک ہو جس کے سامنے اس کے ماں باپ یا ان میں سے ایک بڑھاپے کو پہنچ جائے اور پھر وہ ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہو۔

حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خوشی ماں باپ کی خوشی میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ماں باپ کی ناراضگی میں ہے۔

ماں کی خدمت جہاد سے بہتر

عن معاویہ بن جاھمۃ ان جاھمۃ جاء الی النبی ﷺ فقال یارسول اللہ اردت اغزو و قد جئت استشیرک فقال ھل لک من ام؟ قال نعم قال فالزمھا الجنۃ عند رجلھا۔
(رواہ احمد و نسائی۔ بحوالہ معارف الحدیث)

ترجمہ معاویہ بن جاھمہ سے روایت ہے۔ کہ میرے والد جاھمہؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میرا ارادہ جہاد میں جانے کا ہے اور میں آپؐ سے اس بارے میں مشورہ لینے حاضر ہوا ہوں۔ آپ ﷺ نے ان پوچھا کیا تمہاری ماں ہے؟ انہوں نے عرض کیا ہاں ہیں آپ ﷺ نے فرمایا جاؤ پھر انہی کے پاس اور انہی کی خدمت میں رہو۔ ان کے قدموں میں تمہاری جنت ہے۔

جنت اور دوزخ کے مستحق لوگ

حدیث میں ہے۔ کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ ماں باپ کا مجھ پر کیا حق ہے؟

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تیری جنت اور دوزخ وہی دونوں ہیں۔ یعنی تو اگر ان دونوں کو راضی اور خوش رکھے گا۔ تو جنت کا مستحق بنے گا اور اگر ان کو ناراض کرے گا اور ان کی نافرمانی کرے گا تو دوزخ کا مستحق بنے گا۔

ماں کی نافرمانی کی ممانعت

عن النبی صلی اللہ علیہ و سلم قال و ان اللہ حرم علیکم عقوق الا مھات و منع وھات وواد البنات و کرہ لکم قبل و قال و کثرۃ السوال و اضاعت المال

نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔اللہ نے تم پر ماں کی نافرمانی حرام قرار دی ہے۔اور والدین کے حقوق نہ دینا اور ناحق ان سے مطالبات کرنا بھی حرام قرار دیا ہے۔لڑکیوں کو زندہ دفن کرنا بھی حرام قرار دیا ہے اور قیل وقال فضول باتیں کثرت سوال اور مال کی اضاعت کو ناپسند کیا ہے۔

محترم مولانا جمیل احمد بالاکوٹی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔کہ اگر کوئی شخص ماں باپ کو رات بھر ناراض رکھے یہاں تک کہ صبح ہو جائے۔تو اس کے لئے دوزخ کے دو دروازے کھول دیے جاتے ہیں اگر ماں باپ میں سے کسی ایک کو ناراض رکھے اس کے لیے بھی دوزخ کے دو دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔اگر ماں باپ میں کسی ایک کو ناراض کرے تو اس کے لیے دوزخ کا ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔خواہ اس ناراضگی میں زیادتی ماں باپ ہی کی کیوں نہ ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے۔حضور ﷺ نے فرمایا۔ماں باپ کی رضامندی سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل ہوتی ہے اور ماں باپ کو ناراض کرنے سے اللہ تعالیٰ بھی ناراض ہو جاتا ہے۔

حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کہ تمام گناہوں میں سے اللہ تعالیٰ جس گناہ چاہیں معاف فرمادیں مگر ماں باپ کی نافرمانی کا جو گناہ ہے اس کی سزا دُنیا ہی میں دے دیتے ہیں یعنی قیامت سے پہلے پہلے۔

والدین سائنس کی نظر میں

مشہور ماہر ڈاکٹر نکلسن دیوز اور فلکیات کے ماہر استاد پروفیسر ملن گیم کی رپورٹ اور ریسرچ بغور دیکھی جائے تو دونوں کی باتیں ہم آہنگ ہیں۔ان کی رپورٹ کے مطابق والدین جوں جوں بوڑھے ہوتے جاتے ہیں ان کی محبت بڑھتی جاتی ہے اور والدین محبت کی نگاہوں میں ایک روشنی کا پیٹرن بن کر اولاد کے حق میں صحت اور تندرستی کا باعث بنتا ہے۔والدین ہزاروں میل دور اپنی نیک تمناؤں کے ذریعے غیر مرئی شعاعوں کا سلسلہ اولاد تک پہنچاتے رہتے ہیں چاہے والدین بیمار ہوں۔لیکن ان کی غیر مرئی شعاعوں کی طاقت ہرگز کمزور نہیں ہوتی۔روز بڑھتی رہتی ہے۔

ماں کا دوسرا نام

ماں کا دوسرا نام محبت ہے۔وہ محبت جو ماں اپنے بچوں پر نچھاور کرتی ہے ماں پھول کی طرح پیار کرتی ہے ماں کا پیار دنیا کی سب سے بڑی دولت ہے۔ماں اللہ کا بہترین تحفہ ہے ماں اپنی اولاد کا سارا دکھ سینے میں اتار لیتی ہے اور انہیں خوشیاں دیتی ہیں ماں کا ہر روپ خوب صورت، دل کش اور حسین ہوتا ہے ماں کے چہرے پر ہر وقت محبت رہتی ہے ماں کسی سے نفرت نہیں کرتی ماں کی محبت وقت محبت رہتی ہے ماں کی محبت سمندر کی طرح وسیع ہوتی ہے ماں کے قدموں تلے جنت ہے۔ماں عظیم ہے۔ماں اپنے بچوں کو اخلاق سکھاتی ہے۔ اور باپ انہیں تعلیم دلواتی ہے ماں سے محبت کرنا اللہ سے محبت کرنا ہے ماں کے پیار میں اتنی طاقت ہے کہ وہ بھٹکے ہوئے انسان کو سیدھے راستے پر لگا سکتی ہے جس طرح باغ میں گلاب کا پھول نہ ہو تو باغ خوبصورت نہیں لگتا اسی طرح جس گھر میں ماں نہ ہو وہ گھر گھر نہیں لگتا۔

جذبے تمام پیار کے

دنیا میں ہوش سنبھالتے ہی جس ہستی کو اپنی طرف متوجہ پایا وہ ماں تھی۔ کتنا خوبصورت لفظ ہے۔ جس کا نام لیتے ہی ایک تحفظ کا حساس ہوتا ہے۔ ماں کا نام لیں تو ایسے لگتا ہے کہ چاروں طرف خوشبوؤں نے بسیرا کرلیا ہے ماں دنیا کا خوبصورت اور حسین ترین تحفہ بچوں کی غلطیوں کو نظر انداز کرنے والی ماں جنت کی نشانی۔ ماں کا نام لیں تو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے ایک مضبوط دیوار ہمارے چاروں طرف چن دی گئی ہو اور ہمیں کوئی خطرہ محسوس نہیں ہوتا۔ ماں ہی تو ہے جو اپنی اولاد کا دکھ درد اپنا دکھ درد سمجھتی ہے۔ بالکل ایسے ہی جیسے یہ اس کی اولاد کا نہیں اس کا اپنا دکھ اپنی تکلیف ہو۔ ایک سایہ خنکی آمیز ایک ٹھنڈی میٹھی پھوار ایک چشمہ سدا بہار محبت کا تراشا ہوا ایک مجسمہ سراپا خلوص ومحبت ووفا کا سمندر۔ احساس کی ندی ماں سچائی اور قربانی کی مجسمہ۔ دنیا کی انمول ترین چیز ماں۔ عظمت کا مینار ماں ہے اس لیے تو ماں کے قدموں کے تلے جنت ہے۔

شفقت جو تھی ماں باپ کے حصے میں آ گئی۔

جذبے تمام پیار کے ماؤں میں جا بسے

ماں تو میری عقل اور میرا خیال وخواب ہے۔

ماں تو میری بصارت اور بصیرت ہے۔

ماں تو میری بھوک اور پیاس ہے۔

ماں تو میری آنکھوں کا حسن ہے۔

ماں تو میرا غم اور خوشی ہے۔
ماں کی گود سے لیکر۔۔۔۔۔۔

ماں کی گود سے لیکر اس کی دودھ کی امرت دھاریوں تک اس کی مدھ بھری لوریوں سے لیکر پیار بھری جھڑکیوں تک اس کی ایک ایک ادا حتی کہ اس کی کج ادائی بھی حسن ہے۔ اسلئے اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے لئے اپنی محبت کرتے ہوئے جس شخصیت کی مثال بیان کرتا ہے وہ ماں کی ہے ماں کی ممتا ہر تاریخ میں اور ہر جغرافیے میں ہے اور یہ ان جھونپڑیوں میں بھی ہے جن کا ذکر کسی کتاب میں نہیں

حسن سلوک کا حقدار ماں

عن بھر بن حکیم ، عن جده قلت : یا رسول اللہ من ابر قال (امک) قلت من ابر؟ قال (امک) قلت من ابر؟ قال ثم اباک ثم الا قرب فا لاقرب

حضرت بھر بن حکیم اپنے باپ دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ رسول میں کس کے ساتھ حسن سلوک کروں؟ آپؐ نے فرمایا اپنی ماں کے ساتھ۔ پھر میں نے عرض کیا (اس کے بعد) کس کے ساتھ حسن سلوک کروں آپ ﷺ نے فرمایا اپنی ماں کے ساتھ۔ پھر میں نے عرض کیا (اس کے بعد) اپنے ماں کے ساتھ۔ پھر میں نے عرض کیا (اس کے بعد) کس کے ساتھ حسن سلوک کروں۔آپ ﷺ نے فرمایا اپنے باپ کے ساتھ۔اس کے بعد جو تمہارے قریبی رشتہ دار ہوں پھر جو ان کے بعد قریبی رشتہ دار ہوں۔

ماں کی عظمت آسمانی کتابوں میں

پروفیسر انجم سلطان شہباز لکھتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیفہ ارض کی رشد و ہدایت کے لیے کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر اس دنیا میں مبعوث فرمائے اور ان سب کی تعلیمات کا محور جہاں توحید ربانی اور فلاح انسانی تھا وہیں انہوں نے بالخصوص حقوق العباد کے ضمن میں ماں کی خدمت اور اطاعت کا پرچار بھی کیا اس طرح تورات ہو یا زبور اور انجیل ہو یا قرآن مبین ہر صحیفہء آسمانی میں عظمت مادر کا اعتراف اور خدمت مادر کا حکم موجود ہے۔

زمانہ جاہلیت میں عورت سے اس کا مقام اور تقدس چھین لیا گیا اور اس کو بھی جائیداد منقولہ سمجھ لیا گیا مگر جب غارِ حرا سے نور اسلام کی تابناک کرنوں نے اذہان کو منور اور قلوب کو مسخر کرنا شروع کیا تو مقام مستورات کا ادراک بھی ہونے لگا۔ یوں تو از روئے اسلام عورت کا ہر روپ پر وقار ہے وہ بہن ہے تو بھائی کی مونس وغمخوار ہے بھائی کو اس پر مان ہے۔ بیٹی ہے تو والدین کے دل کی قرار اور گھر کا تقدس ہے۔ بیوی ہے تو شہر کی دم ساز، باعث راحت اور شریک حیات ہے ان سب سے بالاتر عورت کا وہ روپ ہے جس میں تقدس ملائکہ ہے، حوروں کی پاکیزگی اور عفت اور شرم و حیا ہے۔ بیکراں سمندروں کی وسعت ہے۔ جس کی آغوش تربیت میں انقلاب انگیز اقوام پروان چڑھتی ہیں جو حق اولاد میں دعائے مستجاب ہے۔ جو مصائب دھر میں اولاد کی ڈھال ہے۔ وہ روپ ہے ماں کا روپ ہے۔

''ماں'' ایک ایسا دلنشین لفظ ہے ایک ایسی صوتی دلفریبی ہے جسے زبان

سے ادا کرتے وقت لازوال جذبات کی لہریں ہلکورے لیتی ہیں اور ماں کا لفظ پکارنے والا خواہ کوئی بوڑھا بھی ایسے محسوس کرتا ہے گویا وہ آج بھی مامتا کی ٹھنڈی شیریں چھاؤں تلے پالنے میں پڑا انگوٹھا چوس رہا ہے۔اور ماں کی میٹھی لوری اس کی سماعت میں امرت انڈیل رہی ہے۔

ماں کی تخلیق

اللہ تعالیٰ نے چاند سے اس کا حسن ۔ پھول کی پنکھڑی سے اس کی نزاکت ۔ بلبل سے اس کا چہکار۔ پائل سے اس کی جھنکار۔ باغوں سے اس کی بہار، مور سے اس کی چال۔ قدرت سے اس کا پیار۔ندیوں سے اس کا سکون۔ پانی کی لہروں سے ان کی تیزی آبشاروں سے ان کا ترنم۔آفتاب سے اس کی گرمی۔ فرشتوں سے اس کی محبت۔ستاروں سے ان کی ٹھنڈک، چمن سے اس کی مہک پہاڑوں سے ان کی سختی۔ آسمان سے اس کا سایہ۔کانٹوں سے اس کی کے پھول۔ سمندر سے اس کی وسعت۔ ہیرے سے اسکی چمک ۔ قوس قزح سے اس کے رنگ۔ موسموں سے انکا تغیر۔ تلوار سے اس کی کاٹ۔ بادلوں سے اس کی کڑک اور بارش سے اس کی نغمگی لیکر ان تمام چیزوں کو جب شفقت کے کھرل میں ڈال کر پیار و محبت کے دستے سے گڑا جو مرکب حاصل ہوا۔اس کو تخلیق کے مراحل سے گزارا یوں ماں کی تکمیل ہوئی۔

حیوانات میں ماں بحیثیت مامتا

اگر عالم حیوانات کا بغور مشاہدہ کیا جائے تو یہ حقیقت عیاں ہو جاتی ہے کہ ماں کا تعلق خواہ کسی بھی نوع سے کیوں نہ ہو اس کے اندر اپنی اولاد کیلئے شفقت کے جذبات ہوتے ہیں۔آپ سمندر کے مخلوقات دیکھ لیں یا جنگل کے درندے، چرندے اور پرندے ماں جہاں بھی اور جس حالت میں بھی ہے اسے اپنے گھونسلے میں چوں چوں کرتے ننھے منے بچوں کے منہ میں ڈال دیتی ہے۔ پھر یہ محض چڑیا پر ہی موقوف نہیں ہے بلکہ آپ جس پرندے کو بھی دیکھیں گے اس میں مامتا کا جذبہ موجود ہوتا ہے۔کوے اپنے بچوں کی حفاظت کیلئے انسان پر حملہ آور ہو جاتے ہیں باز اپنے آشیانے میں بچوں کی جانب بڑھنے والوں کی آنکھیں نوچ کر انہیں بصارت سے محروم کردیتے ہیں۔ یہاں تک کہ گیدڑ جس کا نام بزدلی کی علامت ہے اس کی مادہ بھی اپنے بچوں کے تحفظ کیلئے انسانوں پر حملہ کر دیتی ہے شیر جو درندگی کی علامت ہیں ان میں بھی اپنے بچوں کیلئے حد درجہ اپنائیت اور محبت ہوتی ہے پھر ذرا اس ہرنی کا تصور کیجئے جسے نبی کریم ﷺ نے اپنے بچوں کو دودھ پلانے کیلئے ایک شکاری کے پھندے سے نجات دلائی تھی۔ اور وہ وفاکش ہرنی اپنے بچوں کو دودھ پلانے کے بعد واپس آئی تو نبی کریم ﷺ نے اسے شکاری سے لیکر آزاد فرمایا۔ پھر اس واقعے کا تصور کیجئے جب ایک صحابی ایک ننھے سے پرندے کے بچوں کو چادر میں ڈال کر لے آئے تو ان کی ماں بھی ان بچوں کے ساتھ آ گئی۔ اور رحمت دو عالم ﷺ نے فوراً انہیں آزاد کرنے کا حکم دیا۔ یہ تو جانوروں کی مثال ہے اور انسان جسے اشرف

المخلوقات کا تاج زرین پہنایا گیا ہے ذرا اس کی ماں اور اس ماں کی مامتا کا تصور کرتے ہوئے ماں کی عظمت کا احساس تو کریں۔

ماں کائنات کا ایک لازوال رشتہ ہے۔ ماں کے قدموں تلے جنت ہی نہیں ہوتی بلکہ ماں تو خود مجسم جنت الفردوس ہوتی ہے۔ ماں ایک بچے کو جنم دیتی ہے پھر اسے پوری تندہی سے پروان چڑھاتی ہے اس کے بچے کو ذرا سی تکلیف ہوتی ہے تو ماں کی آنکھ شب بھر میں ایک دفعہ بھی نہیں جھپکتی۔ اس کے بچے پر ذرا سی آنچ آئے تو وہ شعلۂ انتقام بن جاتی ہے ماں کے اس رشتے کا نعم البدل پوری کائنات اور اس کی رنگینیوں اور دلکشی میں ایک بھی نہیں ہے۔

دنیا بھر کی تمام عظیم شخصیات نے ماؤں کی کوکھ سے ہی جنم لیا ہے۔ خواہ وہ پیغمبر ہیں یا عظیم جرنیل۔

خالق کائنات نے بھی فضیلت ماں کو کھول کر بیان فرما دیا ہے۔ اور ماں کی نافرمانی پر اپنے غضب سے آگاہ فرمایا ہے۔ خالق کائنات نے روز اول سے آج تلک کوئی بچہ بن ماں کے پیدا نہیں فرمایا۔ سوائے آدمؑ اور حواؑ کے۔

ایک ماں کا فرمانبردار بیٹا

حضرت موسیٰ علیہ السلام جب شام کی طرف چلے تو پیدل چلتے چلتے تھک گئے اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس وحی بھیجی کہ اس پہاڑ کی وادی میں میرا ایک بندہ ہے۔اس کے پاس جایئے اور سواری مانگئے۔

موسیٰ علیہ السلام اسے ڈھونڈنے کیلیئے نکلے ایک بندۂ درویش کو عبادت میں مشغول پایا۔آپ سمجھ گئے۔یہی وہ مرد صالح ہے آپ نے اس سے کہا مجھے سواری چاہیئے۔اس نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا ایک ابر کا ٹکڑا جارہا تھا اسے حکم دیا اے ابر کے ٹکڑے نیچے آ اور اس بندے کو سوار کرلے۔جہاں جانا چاہے چھوڑ کر آ۔ابر نیچے آیا گویا ہوا اپنے دوش پر سوار کر کے موسیٰ علیہ السلام کو لے گئی۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا موسیٰ تم جانتے ہو اس بندے کو اتنا مرتبہ کیسے ملا؟ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی نہیں۔۔۔اللہ نے فرمایا اس کی ماں کی آخری لمحات تھے اس نے اپنے بچے سے ایک حاجت مانگی اس نے فوراً پوری کردی۔اس کی ماں نے دعا دی تھی اے اللہ اس نے میری حاجت پوری کی تو اس کی حاجت پوری کرنا۔اب یہ مجھ سے جو بھی مانگتا ہے میں عطا کرتا ہوں۔

ماں کی عظمت
مولانا جمیل احمد بالاکوٹی

موسیٰ علیہ السلام کا دوسرا واقعہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے پوچھا۔ یا اللہ! میرا جنت کا ساتھی کون ہے۔ تو فرمایا کہ فلاں قصائی۔ قصائی کا بتایا۔ نہ کسی ابدال، نہ کسی قطب کا، نہ کسی شہید کا، نہ محدث کا۔ کہا کہ فلاں قصائی! حضرت موسیٰ علیہ السلام حیران ہو گئے۔ پھر اس قصائی کو دیکھنے چلے گئے قصائی بازار میں بیٹھا گوشت بیچ رہا ہے۔ شام ڈھلی اس نے دوکان بند کی۔ اور گوشت کا ٹکڑا تھیلے میں ڈالا اور گھر چل دیا۔ موسیٰ علیہ السلام بھی ساتھ ہو گئے۔ کہنے لگے تیرے ساتھ جاؤں گا۔ اس کو نہیں پتہ تھا۔ کہ یہ موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ کہنے لگا آجاؤ۔ گھر گئے اس نے بوٹیاں سالن چڑھایا۔ آٹا گوندھا۔ روٹی پکائی۔ سالن تیار کیا۔ پھر ایک بڑھیا تھی اسے اٹھا کر کندھے کا سہارا دیا سیدھے ہاتھ سے لقمے بنا بنا کر اسے کھلائے اس کا منہ صاف کیا، اس کو لٹایا ۔ وہ کچھ بولی بڑبڑائی، موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا یہ کون ہے؟ اس نے کہا کہ میری ماں ہے۔ صبح کو اس کی ساری خدمت کر کے جاتا ہوں اور رات کو آکر پہلے اس کی خدمت کرتا ہوں اب اپنے بچوں کو دیکھوں گا۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ کچھ کہہ رہی ہے؟ کہا: ہاں جی۔ روز کہتی ہے عجیب بات ہے میں روز اس کی خدمت کرتا ہوں تو کہتی کہ اللہ تجھے موسیٰ علیہ السلام کا ساتھی بنائے۔ میں قصائی اور موسیٰ علیہ السلام نبی کہاں؟ (اللہ اکبر)

بکھرے موتی (جناب مولانا محمد یونس صاحب)

ماں کی نافرمانی قیامت کی علامت

اللہ کے نبی ﷺ سے پوچھا گیا۔ کہ یا رسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟ فرمایا کہ اللہ ہی کو پتہ ہے کب آئے گی۔ کہا کوئی نشانی تو بتائیں۔ فرمایا، دیکھو! جب اولاد ماؤں سے نوکروں کی طرح بات کرے تو بس قیامت آگئی، جب اولاد والدین کے ساتھ ایسی بات کرے جیسے نوکروں سے کی جاتی ہے اور ان سے وہ سلوک کرے جو نوکروں سے کیا جاتا ہے۔ تو پھر سمجھنا قیامت قریب آچکی ہے۔

بکھرے موتی (جناب مولانا محمد یونس صاحب)

ماں کی شان میں گستاخی کرنے والے کی سزا

امام بخاری رحمۃ اللہ نے اپنی کتاب "المفرد" میں لکھا ہے۔ کہ ایک قبرستان میں مغرب کے بعد ایک قبر پھٹتی تھی۔ اس میں ایک شخص نکلتا، جس کا سر گدھے کے سر کی مانند تھا۔ گدھے کی آواز نکال کر چند لمحے بعد قبر میں چلا جاتا تھا کسی نے لوگوں سے پوچھا کہ آخر اس قبر والے کے ساتھ یہ معاملہ کیوں ہو رہا ہے؟ کیا وجہ ہے؟ بتانے والے نے بتایا کہ یہ آدمی شراب پیتا تھا جب اس کی ماں اسے ڈانٹتی تو کہتا تھا کہ کیوں گدھے کی طرح چلاتی ہے؟

فائدہ: ماں کا ادب بہت ضروری ہے حدیث میں ہے ماں کے پیروں کے نیچے جنت ہے اور باپ جنت کا دروازہ ہے۔

بکھرے موتی (جناب مولانا محمد یونس صاحب)

والدین کے آداب کے ثمرات

بنی اسرائیل کا ایک یتیم بچہ ہر کام اپنی ماں سے پوچھ کر ان کی مرضی سے کیا کرتا تھا۔اس نے ایک دن خوبصورت گائے پالی۔اور ہر وقت اس کی دیکھ بھال میں مصروف رہتا۔ایک مرتبہ ایک فرشتہ انسانی شکل میں اس کے پاس آیا اور گائے خریدنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ بچے نے قیمت پوچھی تو فرشتے نے بہت تھوڑی قیمت بتائی۔ جب بچے نے ماں کو اطلاع دی تو اس نے انکار کردیا۔ فرشتہ ہر بار قیمت بڑھاتا رہا۔اور بچہ ہر بار اپنی ماں سے پوچھ کر جواب دیتا رہا۔جب کئی بار ایسا ہوا تو بچے نے محسوس کیا کہ میری والدہ گائے بیچنے پر راضی نہیں لہٰذا اس نے فرشتے کو صاف انکار کردیا کہ گائے کسی بھی قیمت پر نہیں بیچی جاسکتی۔فرشتے نے کہا کہ تم بڑے خوش بخت اور خوش نصیب ہو کہ ہر کام اپنی والدہ سے پوچھ کر کرتے ہو،عنقریب کچھ لوگ تمہارے پاس اس گائے کو خریدنے کے لئے آئیں گے۔تو تم اس گائے کی خوب قیمت لگانا۔

دوسری طرف بنی اسرائیل میں ایک آدمی کے قتل کا واقعہ پیش آیا اور انہیں جس گائے کی قربانی کا حکم ملا وہ اس بچے کی گائے تھی۔ چنانچہ بنی اسرائیل کے لوگ جب اس بچے سے گائے خریدنے کے لئے آئے تو اس بچے نے کہا کہ اس گائے کی قیمت اس کے وزن کے برابر سونا ہے بنی اسرائیل کے لوگوں نے اتنی بھاری قیمت ادا کر کے گائے خرید لی۔تفسیر معالم العرفان فی دروس القرآن میں لکھا ہے۔کہ اس بچے کو یہ دولت والدہ کے ادب اور ان کی اطاعت کی وجہ سے ملی۔تفسیر طبری میں بھی اس طرح کا واقعہ منقول ہے اس سے معلوم ہوا کہ والدین کی خدمت وادب کا کچھ صلہ اس دنیا میں بھی دے دیا جاتا ہے۔

(۲)

ایک نوجوان اپنے والدین کا بڑا ادب کرتا تھا اور ہر وقت ان کی خدمت میں مشغول رہتا تھا جب والدین کافی عمر رسیدہ ہو گئے تو اس بھائیوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ کیوں نہ اپنی جائیداد کو والدین کی زندگی میں ہی تقسیم کر لیا جائے۔ تا کہ بعد میں کوئی جھگڑا نہ کھڑا ہو۔ اس نوجوان نے کہا کہ آپ جائیداد کو آپس میں تقسیم کر لیں اور مجھے اس کے بدلے میں والدین کی خدمت کا کام سپرد کر دیں۔ دوسرے بھائیوں برضا و رغبت یہ کام اس کے سپرد کر دیا۔ یہ نوجوان سارا دن محنت مزدوری کرتا۔ پھر گھر آ کر بقیہ وقت والدین کی خدمت اور بیوی بچوں کی دیکھ بھال میں گزارتا۔ وقت گزرتا رہا یہاں تک کہ اس کے والدین نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

ایک مرتبہ یہ نوجوان رات کو سو رہا تھا۔ کہ اس نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہنے والا اسے کہہ رہا ہے۔ اے نوجوان تم نے اپنے والدین کا ادب کیا ان کو راضی و خوش رکھا اس کے بدلے میں تمہیں انعام دیا جائے گا۔ جاؤ فلاں چٹان کے نیچے ایک دینار پڑا ہے وہ اٹھالو، اس میں تمہارے لئے برکت رکھ دی گئی ہے۔ یہ نوجوان صبح کے وقت بیدار ہوا، تو اس نے چٹان کے نیچے جا کر دیکھا تو اسے ایک دینار پڑا ہوا مل گیا۔ اس نے دینار اٹھالیا اور خوشی خوشی گھر کی طرف چل پڑا راستے میں ایک مچھلی فروش کی دکان کے قریب سے گزرتے ہوئے اسے خیال آیا کہ اس دینار کے بدلے ایک بڑی مچھلی خرید لی جائے تا کہ بیوی اور بچے اس کے کباب بنا کر کھائیں چنانچہ اس نے دینار کے بدلے بڑی مچھلی خرید لی۔ جب گھر واپس آیا تو اس کی بیوی نے مچھلی کو پکانے کے لئے کاٹنا شروع کیا۔ پیٹ چاک کیا تو اس میں سے دو ایسے

خوبصورت قیمتی موتی برآمد ہوئے۔اس وقت کے بادشاہ کو ویسے ہی ایک موتی کی تلاش تھی اس نے تمام جوہریوں سے اس بابت معلومات کیں مگر کسی کے پاس ویسا موتی نہ تھا۔اس لڑکے کے پاس وہ موتی مل گیا۔لڑکے نے وہ موتی بادشاہ کو سونے سے لدے ہوئے ۳۰ خچروں کے عوض فروخت کردیا۔بادشاہ نے جب موتی دیکھا تو اپنے خدام سے کہا یہ موتی جڑواں ہوتا ہے تنہا نہیں ہوتا اس کا جڑواں موتی تلاش کرو۔ اگرچہ انہیں اس کی دگنی قیمت دینی پڑ جائے۔

شاہی خدام اس لڑکے کے پاس آئے اور کہا: کیا آپ کے پاس اس جیسا دوسرا موتی ہے ہم اس کی دگنی قیمت دینے کو تیار ہیں اس نے کہا: ہاں مگر اس کی دگنی قیمت دے دو گے۔؟

انہوں نے کہا: ہاں تو اس شخص نے وہ موتی دگنی قیمت کے عوض انہیں فروخت کردیا اس طرح اللہ تعالیٰ نے اُسے اپنے والدہ کی خدمت کا دنیا میں بھی بہتر صلہ عطا فرمایا اور وقت کا سب سے مالدار انسان بن گیا۔

(بحوالہ حیرت انگیز واقعات)

والد کے ساتھ خیر خواہی پر جنت میں داخلہ

ایک شخص کے میزان کے دونوں پلڑے برابر ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے تو نہ جنتی ہے اور نہ جہنمی ہے۔ اتنے میں ایک فرشتہ ایک صحیفہ لا کر اس کے میزان کے ایک پلڑے میں رکھے گا جس میں ''اُف'' (والدین کی تکلیف اور صدمہ کی آواز) لکھا ہوا ہوگا جو بدی کے پلڑے وزنی کر دے گا اس لئے کہ ''اُف'' کے ایسا کلمہ ہے جو دنیا کے پہاڑوں کے مقابلہ میں بھاری ہے۔ چنانچہ اس کے لئے جہنم کا فیصلہ ہوگا وہ شخص اللہ تعالیٰ سے جہنم سے نجات کی درخواست کرے گا تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائیں گے اس کو واپس لاؤ۔ پھر اللہ تعالیٰ اسے کہیں گے اے ماں باپ کے نافرمان! تو کس بنا پر جہنم سے چھٹکارے کی درخواست کرتا ہے؟ وہ شخص کہے گا۔
اے رب! میں جہنم میں جانے والا ہوں مجھے وہاں سے چھٹکارا نہیں کیونکہ میں والد کا نافرمان تھا اور میں ابھی دیکھ رہا ہوں کہ میرا باپ بھی میری طرح جہنم میں جانے والا ہے۔ لہٰذا میرے باپ کے بدلے میرا عذاب دُگنا کر دیا جائے اور ان کو جہنم سے چھٹکارا دیا جائے۔
یہ بات سن کر اللہ تعالیٰ ہنس پڑیں گے اور فرمائیں گے۔ دنیا میں تو اس کا نافرمان تھا اور آخرت میں تو نے اس کو بچا دیا۔ پکڑ اپنے باپ کا ہاتھ اور دونوں جنت میں چلے جاؤ (التذکرہ للقرطبی جلد ۱ صفحہ ۳۱۹، وزرقانی جلد ۱۲ صفحہ ۳۱۹)
بکھرے موتی (جناب مولانا محمد یونس صاحب)

عورت بحیثیت ماں

ماخوذ (حسنت جمیع خصالہ) طالب الہاشمی

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ماں باپ کے ساتھ حُسنِ سلوک، ان کی تعظیم وتکریم اور معروف میں ان کی اطاعت کے جوتاکیدی احکام دیئے ہیں۔اس کی نظیر کسی دوسرے مذہب میں نہیں ملتی۔سورۃ البقرہ، سورۂ النساء، سورۂ الانعام، سورۂ بنی اسرائیل، سورۂ لُقمان، سورۂ انعنکبوت، اورسورۂ الاحقاف میں یہ احکام مختلف اسالیب میں ملتے ہیں۔سورۂ لقمان میں جو حکم ہے اس کے اسلوب سے ظاہر ہوتا ہے کہ ماں کا حق باپ کے حق پر فائق ہے۔یہی بات رسول اکرم ﷺ کے ارشادات سے بھی واضح ہوتی ہے اس سلسلے میں چند احادیث نبوی (ﷺ) ملاحظہ ہوں:

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ مجھ پر خدمت اور حسن سلوک کا سب سے زیادہ حق کس کا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔تمہاری ماں کا، میں پھر کہتا ہوں تمہاری ماں ۔ میں پھر کہتا ہوں تمہاری ماں۔ میں پھر کہتا ہوں تمہاری ماں کا۔ اس کے بعد تمہارے باپ کا حق ہے۔

معاویہ جاہمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد جاہمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میرا ارادہ جہاد میں جانے کا ہے۔اور میں آپ ﷺ کی خدمت میں مشورہ لینے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ آپ ﷺ نے ان سے پوچھا، کیا تمہاری ماں ہے؟ انہوں نے

عرض کیا: جی ہاں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر اس کے پاس جاؤ اور اسی کی خدمت میں رہو۔ اُس کے قدموں میں تمہاری جنت ہے۔

(مسندِ احمد، سنن نسائی)

حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بلا شبہ اللہ تعالیٰ نے تم پر اپنی ماؤں کی نافرمانی اور حق تلفی حرام کر دی ہے

(صحیح بخاری، صحیح مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں ہجرت اور جہاد پر آپ ﷺ کی بیعت کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے اس کا اجر و ثواب چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے والدین میں کوئی ایک زندہ ہے؟ اس نے کہا، دونوں ہی زندہ ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم اللہ تعالیٰ سے اجر چاہتے ہو؟ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اپنے والدین کے پاس جاؤ۔ اور ان کے ساتھ نیک سلوک کرو اور ان کی خدمت کرو۔ (صحیح مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خاک آلودہ ہو ناک اس شخص کی (یعنی ذلیل اور رُسوا ہو)۔ یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمائی۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا۔ یا رسول اللہ! وہ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ شخص جس نے اپنے ماں باپ دونوں کو بڑھاپے کی حالت میں پایا، یا ان میں سے کسی ایک کو۔ پھر (ان کی خدمت اور اطاعت کر کے) بہشت میں داخل نہ ہوا۔ (صحیح مسلم)

حضرت اسماء بنتِ ابی بکرؓ کہتی ہیں کہ میری والدہ (جو کہ مشرکہ تھی)۔ صلح حدیبیہ

کے بعد مکہ سے مدینہ آئی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا، یارسول اللہ ﷺ! میری والدہ میرے پاس آئی ہے اور وہ اسلام سے بیزار ہے کیا میں اس سے اچھا سلوک کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں اس سے اچھا سلوک کر۔ (صحیح بخاری۔ صحیح مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ میری والدہ کا اچانک انتقال ہوگیا ہے۔ وہ کوئی وصیّت نہیں کر پائی۔ میرا خیال ہے کہ اگر وہ بات کرتی تو صدقہ کرنے کو کہتی، اب اگر میں اس کے لیے صدقہ کروں تو کیا اس کا اجر اس کو ملے گا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اب تمہارے صدقہ کرنے سے اس کو ثواب ملے گا۔

مشہور صحابی سیّد الخزرج حضرت سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ حضرت عمرہ بنتِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وفات پائی۔ تو آنحضور ﷺ کے ارشاد کے مطابق انہوں نے والدہ کے ایصالِ ثواب کے لیے پانی کی ایک سبیل قائم کی (بروایت دیگر ایک کنواں کھدوایا)۔ اس نے "سقایہ آلِ سعد" کے نام سے شہرت پائی۔ (مسند احمد)

اُسوۂ نبوی ﷺ

آنحضور ﷺ کی والدہ آپ ﷺ کے بچپن ہی میں وفات پا گئی تھیں آپ ﷺ کی ولادتِ باسعادت کے بعد چند دن بی بی ثوبیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ ﷺ کو دودھ پلایا پھر بی بی حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو تقریباً پانچ سال تک آپ ﷺ کو دودھ پلانے اور پالنے کا شرف حاصل ہوا۔ والدہ ماجدہ کی وفات کے بعد ننّھے حضور ﷺ کی نگہداشت اور خدمت کی عزت حضرت اُمِّ ایمن کو حاصل ہوئی۔

حضور ﷺ کو ان تینوں بیبیوں کا ہمیشہ بہت اکرام اور لحاظ رہا۔ بی بی ثوبیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسلام تو قبول کر لیا تھا، لیکن وہ کسی وجہ سے مدینہ میں اقامت اختیار نہ کر سکیں۔ ہجرت کے بعد حضور ﷺ مدینہ سے ان کے لیے خرچ اور کپڑا بھیجا کرتے تھے۔

بی بی حلیمہؓ کے بارے میں بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ دو تین مرتبہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ ﷺ نے انکی بیحد تعظیم و تکریم کی۔
علاّمہ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان۔ کہ حضور ﷺ کی حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی کے بعد ایک دفعہ حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ ﷺ کے خدمت میں حاضر ہوئیں اور اپنے علاقے میں قحط سالی کی شکایت کی۔ حضور ﷺ نے ان کو چالیس بکریاں اور سامان سے لدا ہوا ایک اونٹ عطا فرمایا۔

طبقات ابنِ سعد ہی کی ایک اور روایت میں محمد بن منکد ر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں۔ کہ ایک مرتبہ ایک عورت حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس نے بچپن میں آپ ﷺ کو دودھ پلایا تھا۔ اسے دیکھ کر حضور ﷺ ''میری ماں'' ''میری ماں'' کہتے ہوئے اٹھے اور اپنی چادر بچھا کر اسے بٹھایا۔

علاّمہ سُہیلیؒ نے ''روض الاُنف'' میں بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو اُمّ المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کو کچھ اونٹنیاں مرحمت کیں۔ جن کو لے وہ دعائیں دیتی ہوئیں رخصت ہوئیں۔

حضرت اُمِّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے طویل زندگی پائی۔ حضور ﷺ کی ساری حیاتِ اطہر ان کے سامنے گُزری، یہاں تک کہ وہ آپ ﷺ کی رحلت کے بعد بھی کافی عرصہ تک حیات رہیں۔ حضرت اُمِّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور ﷺ کو وراثۃً بطور کنیز ملی تھی۔ لیکن آپ ﷺ نے انہیں آزاد کر دیا۔ آپ ﷺ ان کی بہت تعظیم کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے۔ کہ میری والدہ کے بعد اُمِّ ایمن میری ماں ہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ انہیں امّی کہہ کر بلایا کرتے تھے۔ اور وقتاً فوقتاً ان کی مالی مدد بھی فرماتے رہتے تھے۔ اگر کبھی وہ اپنی کوئی حاجت لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتی تھیں تو آپ ﷺ ان کی وہ حاجت فوراً پوری کر دیتے تھے۔

(طبقات ابنِ سعد۔ صحیح مسلم وغیرہ)

بہشتی زیور کی رو سے والدین کے حقوق

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ کی خوشی ماں باپ کی خوشی میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضی ماں باپ کی ناراضی میں ہے۔

حضرت معاذؓ کی ایک حدیث میں ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ماں باپ کی نافرمانی ہرگز نہ کر اگر چہ وہ تجھ کو یہ حکم کریں کہ اہل وعیال اور مال سے علیحدہ ہو جاؤ۔ ماقاۃ میں لکھا ہے کہ یہ مبالغہ اور کمال اطاعت کا بیان ہے ورنہ اصل حکم کے لحاظ سے لڑکے کے لیے والدین کے فرمانے کی بنا پر اپنی بیوی کو طلاق دینا ضروری نہیں۔ اگر چہ ماں باپ کو بیوی کے طلاق نہ دینے سے سخت تکلیف ہو کیونکہ اس کی وجہ سے کبھی لڑکے کو سخت تکلیف کا سامنا ہوتا ہے اور ماں باپ کی شفقت سے یہ بعید ہے کہ وہ بیٹے کی تکلیف کو جانتے ہوئے اس کا حکم کریں کہ وہ بیوی یا مال کو علیحدہ کر دے۔ پس ایسی صورت میں ان کا کہنا ماننا ضروری نہیں۔ میں کہتا ہوں کہ مبالغہ کے لیے ہونے کا قرینہ یہ ہے۔ کہ حضور ﷺ نے اس کے ساتھ یہ بھی فرمایا کہ خدا کے ساتھ شرک نہ کر اگر چہ تو قتل کر دیا جائے یا جلا دیا جائے اور یہ یقیناً مبالغہ ہے ورنہ کفر ایسی مجبوری کی حالت میں کہنا اللہ تعالیٰ کے قول (مَن کَفَرَ باللہ بعد ایمانہ) سے ثابت ہے۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے ماں باپ میں اللہ کا مطیع ہوتا ہے۔ تو اگر دونوں ہوں تو دو دروازے جنت کے کھل جاتے ہیں اور اگر ایک ہو تو ایک۔ اور اگر نافرمانی کرتا ہے۔ تو اگر دونوں کی نافرمانی کرتا ہے تو اس کے لیے

دو دروازے دوزخ کے کھل جاتے ہیں اور اگر ایک کی نافرمانی کرتا ہے تو ایک کھل جاتا ہے۔ اسی حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ اگر ماں باپ اس پر ظلم ہی کرتے ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا کہ اگر وہ دونوں ظلم ہی کرتے ہوں۔

مرقاۃ میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ماں باپ میں کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ان کے حقوق میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے۔ اور ان کے حقوق ادا کرتا ہے۔ اور اس میں یہ بھی ہے کہ والدین کی اطاعت مستقل ان کی اطاعت نہیں ہے بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔ جس کی اللہ تعالیٰ نے خاص طور سے وصیت فرمائی ہے۔ اس لیے ان کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت سمجھتے ہوئے کرنی چاہیے۔ یعنی جو بات وہ خدا کے حکم کے مطابق کہیں اس کو ماننا چاہیئے اور جو حکم اللہ کے خلاف کہیں اسے نہ ماننا چاہیے۔ کیونکہ حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں مخلوق کی فرمانبرداری نہیں۔ اور مرقاۃ میں لکھا ہے کہ ماں باپ کے ظلم سے مراد حدیث میں دنیوی ظلم ہے اخروی ظلم نہیں۔ یعنی دنیوی امور میں اگر چہ وہ زیادتی کریں تب بھی ان کی فرمانبرداری لازم ہے۔ اور اگر وہ دین کے خلاف کوئی بات کریں تو اس میں ان کی فرمانبرداری نہ کرنی چاہیے۔

جو ہر جمعہ کو والدین کی یا والد یا والدہ کی قبر کی زیارت کرے تو اسکی مغفرت کی جائے گی اور وہ خدمت گزار والدین کا لکھ دیا جائے گا۔

والدین کے گستاخ کو قبر کا قبول کرنے سے انکار

چھ دفعہ قبر کھولی زمین دوبارہ مل جاتی ۔ والدین نے معاف کیا تو ساتویں بار قبر میں جگہ ملی ۔

گوجرانوالہ کا رہائشی (ف ر) انتقال کر گیا ۔ دفنانے کے لئے جب اسے قبرستان لے جایا گیا تو چھ دفعہ قبر کھودی گئی لیکن اسے دفنانے کے وقت زمین دوبارہ مل جاتی ۔ والدین کی طرف معاف کرنے کے بعد ساتویں مرتبہ قبر کھودنے پر مرحوم کو زمین نے قبول کر لیا ۔

بتایا گیا ہے کہ مرحوم اپنے والدین کو کتیا اور کتے کے لفظ سے پکارتا تھا ۔ اور اپنی بیوی کو کہتا تھا کہ کتے اور کتیا کو روٹی کے ٹکڑے پھینک آؤ ۔ جنازہ میں شریک لوگوں اور عزیزوں نے مرحوم کے والدین کو اسے معاف کرنے کے لئے کہا ۔ اور جب اس کے والدین نے
اسے معاف کیا تب اسے زمین نے قبول کر لیا

(روزنامہ نوائے وقت ۶ جمادی الثانی ۱۴۲۲ء ۲۸ اگست صفحہ ۱۶ کالم ۶)

خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروقؓ کے دور کا قصّہ

خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروقؓ کو ایک شخص کے بارے میں پتہ چلا۔ کہ وہ ماں کو گالیاں دیتا ہے۔آپ ؓ نے اُس شخص کو بلوایا۔اور حکم دیا۔ کہ پانی سے بھرا مشکیزہ اس کے پیٹ پر خوب کس کر بندھوا دیا۔اور اس کو کہا کہ اسے اسی مشکیزہ کے ساتھ پھیرنا بھی ہے۔اور کھانا پینا بھی ہے اور سونا جاگنا بھی ہے۔یعنی ہر وقت یہ مشکیزہ اس کے پیٹ کے ساتھ بندھا رہے گا۔ایک دن گزرا۔تو وہ شخص بلبلاتا دربارِ خلافت میں حاضر ہوا کہ اس کو معاف کردیا جائے وہ آئندہ ایسی حرکت نہیں کرے گا۔آپ ؓ نے پانی آدھا کردیا ،مگر مشکیزہ بدستور اس کے پیٹ بندھا رہنے دیا۔مزید ایک دن کے بعد وہ شخص ماں کو بھی سفارشی بنا کر ساتھ لے آیا کہ اس کو معاف کردیا جائے۔اور اس مشکیزہ کو ہٹا دیا جائے دو دن سے نہ ہی سو سکا۔اور نہ ہی ٹھیک سے کھا سکا ہے۔ سیدنا فاروق اعظمؓ نے اس کی ماں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔کہ اس نے تجھے پیٹ کے باہر نہیں بلکہ پیٹ کے اندر اتنے ہی وزن کے ساتھ نو (۹) ماہ اٹھا کر رکھا ہے۔نہ وہ ٹھیک سے سو سکتی تھی اور نہ ٹھیک سے کھا سکتی تھی، پھر تو اُسے موت کی سی اذیت دے کر پیدا ہوا اور دو سال اس کا دودھ پیتا رہا۔ اور جب اپنے پاؤں پر کھڑا ہوا تو اس کا شکریہ ادا کرنے کے بجائے اس کے لئے تیرے منہ سے گالیاں نکلتی ہیں۔اگر آئندہ یہ شکایت موصول ہوئی تو تجھے نشانِ عبرت بنادوں گا۔

فتاویٰ واقضیۃ عمر بن حطاب

ماں

خدا کی عنایت کا تحفہ ہے ماں

حقیقت میں جنت کا خطہ ہے ماں

شبنم کی ٹھنڈک ،گلوں کی مہک

گلستان کا رنگین نظارا ہے ماں

جلوؤں کی دنیا میں جلوہ گری

یا حوروں کا دلکش ترانہ ہے ماں

بھلائی ہے درکار اس کو سدا

خلوص و عمل کا سندیسہ ہے ماں

دعا اس کی مستجاب ہے ہر گھڑی

کہ بخشش کا روشن وسیلہ ہے ماں

ہے گھر بار کی ساری رونق یہی

خوشی کا مبارک ذریعہ ہے ماں

سدا جان دیتی ہے اولاد پر

کہ مہر و محبت کا کشتہ ہے ماں

رفاقت ہے اس کے ،سکوں کا سبب

کہ شفقت کا بے مثل ،دعوی ہے ماں

ہے بلبل کا نغمہ کوئی دل نشین

تو مہر درخشاں کا جلوہ ہے ماں

جب عرش علا پر بڑا شاد تھا

انمول بھیجا خدا نے یہ تحفہ ہے ماں

ہے قدموں تلے جس کے جنت

ہے قدموں تلے جس کے جنت وہ ماں ہے

محبت کے رنگوں میں سب سے حسین ہے

ہے سانسوں میں جس کی بہاروں کی خوشبو

وہ ماں کے سوا کوئی دوجا نہیں ہے

کبھی چاندنی ہے کبھی کہکشاں ہے

ماں کی محبت

میری ماں محبت کا سارا جہاں ہے
کبھی تشنگی میں وہ آب رواں ہے
کبھی خود ہے منزل ہے کبھی کارواں ہے
ہے آغوش ایسی تھکن مٹ گئی ہے
تھی ماتھے پہ بکھری شکن مٹ گئی ہے
سفر کے جو کانٹے مرے پاؤں میں تھے
ترے پاس آکے چبھن مٹ گئی ہے۔
گھٹن جب بڑھی تو ہوا بن گئی ہے
پڑی دھوپ سر پہ گھٹا بن گئی ہے۔
کبھی مجھ کو گھیرا جو رنج والم نے
مرے واسطے اک دعا بن گئی ہے
خدا کی خدائی میں سب سے جدا ہے
جو یہ روٹھ جائے تو روٹھے خدا ہے
یہ تحفہ ہے قدرت کا درس وفا ہے
یہ شب کے اندھیروں میں جلتا دیا ہے
اگر ماں کی دنیا میں عزت کرو گے
یہ سچی حقیقت ہے تم خوش رہو گے
یہ حکم خدا ہے حکم نبی ہے
کتابوں میں اکثر یہی پڑھو گے۔

(منظر)

ماں باپ کی شان

اپنے ماں باپ کو تو دل نہ دُکھا
اپنی جنت کو خدا کے لیے دوزخ نہ بنا
میرے مالک میرے آقا ﷺ نے کہا
اپنے ماں باپ کا تو دل نہ دکھا
باپ پیارے سے اچھی کوئی دولت کیا ہے۔
ماں کا آنچل جو سلامت ہے تو جنت کیا ہے
یہ راضی تو بنی راضی خدا ہے
اپنے ماں باپ کا تو دل نہ دُکھا
جب بھی دیکھا تو تجھے پیار سے دیکھا ماں نے
خون دل دودھ کی صورت میں پلایا ماں نے
تو نے پیار کے بدلے میں کچھ نہ دیا ماں کو
اپنے ماں باپ کا تو دل نہ دُکھا
ان کی ممتا دے ہر حال میں سنبھالا تجھ کو
کس قدر پیار سے ماں باپ نے پالا تجھ کو
نعمت بالا سے کچھ کم نہیں سایہ اُن کا
اپنے ماں باپ کا تو دل نہ دُکھا
تیرے ماں باپ نے کس پیار سے پالا تجھ کو
خود رہے بھوکے دیا منہ کا نوالہ تجھ کو
ان کی مٹھی میں ناداں مقدر تیرا
اپنے ماں باپ کا تو دل نہ دُکھا
تیرے بیٹے بھی کہاں روٹیاں دیں گے تجھ کو
یہ بھی تیری ہی طرح گالیاں دیں گے تجھ کو
تو بھی صاحبِ اولاد ہے یہ کیوں بھول گیا
اپنے ماں باپ کا تو دل نہ دُکھا

ممتا کی ٹھنڈی چھاؤں

کرے جب یاد ماں مجھ کو کہیں اپنی دعاؤں میں
کڑی دھوپ سے آؤں گھنی ٹھنڈی چھاؤں میں
سلگتے ہیں مری نالے تو ملتی ہے وہ پھر جنت
اے ماں میری، مری ہمدم، مجھے تیرے ہی پاؤں میں
جو ہے خوشبو تری اک ممتا کی مل نہیں سکتی
کہیں ڈھونڈے سے بھی دنیا کی مصنوعی وفاؤں میں
فرشتوں کا تقدس ہے امر پاکیزگی بھی ہے
ہے پوشیدہ کوئی چاہت تری ان سب اداؤں میں
کوئی مشکل پڑے جب بھی مجھے انجم تو پھر ابھرے
وہی اک مہرباں چہرہ مری ساری صداؤں میں

(انجم سلطان شہباز)

ممتا کا پھول

رشتہ گلشن دنیا میں گل ہے ماں

ماں کی عظمت کو جو لفظوں کی زبان دیتا ہوں

پھول بن کر مہک اٹھتی ہے یہ تحریر مری

سمٹ آتے ہیں پھر الفاظ سبھی کاغذ پر

ٹوٹ جاتی ہے بندھی ذہن سے زنجیر مری

رشتہ گلشن دنیا میں گل ہے ماں

ماں تو سایہ ہے ایسا سلگتے ہوئے تھر میں ایسا

جس کی چھاؤں سے لپٹ کر میں تو کھو جاتا ہوں

بھول جاتا ہوں تھکن کانٹے بھی پاؤں کے سبھی

گود میں رکھتا ہوں سر اور وہیں سو جاتا ہوں

رشتہ گلشن دنیا میں گل ہے ماں

ہو جہاں میں کوئی بھی قوم، کوئی مذہب ہو

ماں کی عظمت پہ سبھی ایک نظر آتے ہیں

دیکھنے لگتی ہیں آنکھیں حسین جنت کے نقوش

ہاتھ ممتا کے مرے گال جو سہلاتے ہیں

رشتہ گلشن دنیا میں گل ہے ماں

ماخوذ۔ مولانا جمیل احمد بالاکوٹی

ماں تیری یاد میں

برس اک اور بیت گیا تیرے بن لیکن
گھٹا سکا نہ میرے دل سے محبت کا اثر

مجھے جو سایہ میسر تھا تیری الفت کا
وہ دے سکا نہ کوئی ابر اور نہ ہی کوئی شجر

خدا نصیب کرے تجھ کو عرش کا سایہ
نہ پہنچے سایہ رحمت میں گرمی محشر

تیرے بن کیا تجھے معلوم ہے اے ماں میں نے
نہ ملی ہو جو کسی کو وہ سزا پائی ہے

تجھ کو جب بھی میں نے سوچا تو یہ محسوس کیا
تیری خوشبو میری سانسوں میں اتر آئی ہے

مہک ہے تیرے نقش پا کی اب تلک گھر میں
بہشت ڈھونڈوں تو کیوں ڈھونڈوں میں کہیں جا کر

ماں! تیرے قدموں میں جنت تیری دعاؤں میں بہشت
میں اب یہ نعمتیں ڈھونڈوں بھی تو کہاں جا کر

ماں کو سلام

ساری زندگی ماں کے نام کرتا ہوں
میں خود کو ماں کا غلام کرتا ہوں

جنہوں نے کی زندگی اولاد پہ نثار
جو ہیں مائیں ان کو سلام کرتا ہوں

جہاں دیکھتا ہوں لفظ ماں لکھا ہوا
چومتا ہوں اُس کا احترام کرتا ہوں

میری زبان کو مل جاتی ہے مٹھاس
جب میں ماں سے کلام کرتا ہوں

ماں باپ کے حقوق

جا بجا قرآن میں کہتا ہے رب — سب کو ہے ماں باپ کا لازم ادب
دولتِ دارین اگر درکار ہو! — دل سے تم ماں باپ کی خدمت کرو
یوں ضَعیفی کو نبھانا چاہیئے — اُف زبان پر بھی نہ لانا چاہیے
پیش آنا عاجزی سے تم سدا — کرنا ان دونوں سے برتاؤ بھلا
بخشش اولاد کا ہے یہ سبب — رہنا ان کے سامنے تم با ادب
اور ادب سے یہ دعا کرنا سدا — اے خدا، اے مالک ہر دوسرا
رحم فرمانا میرے ماں باپ پر — مجھ پہ رکھتے تھے یہ شفقت کی نظر
ہے یہ ارشادِ شہِ خیرالبشرؐ! — اس اطاعت کو رکھیں پیشِ نظر
جس نے دیکھا پیار سے ماں باپ کو — اس سعادت مند کو یہ مژدہ دو
ہر نگہ کے بدلے ملتا ہے ثواب — اس کی بخشش کا نہیں کوئی جواب
آپؐ سے پوچھا صحابہؓ نے کبھی — حکم کیا ہے اس میں پیارے نبیؐ
اچھے برتاؤ کا ہے حق دار کون؟ — ایسا انسان ہے مرے سرکارؐ کون
آپؐ نے فرمایا اور سب نے سنا — ہے یہ حق ماں باپ کا سب سے بڑا
اک دفعہ یہ آپؐ فرمانے لگے — تین ہمراہی سفر پر چل دیے!
راہ میں ناگاہ بارش آگئی — فِکر اس سے سب کو بچنے کی ہوئی
ہوگئی مسدود جب ہر ایک راہ — غار میں تینوں نے لی جا کر پناہ
سخت بارش کے سبب بھاری چٹان — آئی اوپر سے پھسل کر بے گمان
ہوگیا منہ بند اس سے غار کا — اب نہ باہر کا تھا کوئی راستہ
سخت گھبراہٹ میں تینوں پڑ گئے — پڑ رہے تھے لالے سب کی جان کے

الغرض تینوں نے مل کر طے کیا — مل کے سب اللہ سے مانگیں دعا
کی ہو نیکی جو خدا کے واسطے — اس حوالے سے کہیں اللہ سے
عین ممکن ہے خدا ہو مہربان — ہے وہی اک کارساز دو جہاں
سب سے پہلے اک مسافر نے کہا — جو عمل اس کی نظر میں خاص تھا
اپنی اس نیکی کو دہرانے لگا — یعنی مانگی اس نے رو رو کر دعا
دوسرے ساتھی نے بھی مانگی دعا — کام اب بھی کچھ نہ لیکن ہو سکا
تیسرے نے عجز سے یہ عرض کی — یاد ہے میرے خدا وہ بھی گھڑی
میرے جب ماں باپ میرے ساتھ تھے — تھے ضعیفی کے سبب معذور سے
رات دن تنہا چراتا بکریاں — شام کو واپس جو نہی آتا مکاں
پیش کرتا دودھ ہوتا جتنا جو، — سب سے پہلے اپنے اِن ماں باپ کو
اپنے بچّوں کو پلاتا بعد ازان — اے خدا تجھ پر تو ہے سب کچھ عیاں
اِک دفعہ کا ذکر ہے ایسا ہوا — دور جنگل بکریاں لے کر گیا
واپسی پر دیر کافی ہو گئی! — تھی ندامت دیر کے باعث بڑی
سو چکے تھے میرے بوڑھے والدین — تھا بہت ملحوظ مجھ کو ان کا چین
دودھ کا برتن لیے جب رات بھر — ان کی خدمت میں رہا تھا تا سحر
ہوں نہ بے آرام سوتے میں کہیں — اس لیے ان کو جگایا ہی نہیں
میں نے اپنایا یہ عمل میرے خدا! — تیری خوشنودی کی خاطر تھا کیا
جیسے ہی کی ختم یہ اپنی دعا — غار کے منہ سے وہ پتھر ہٹ گیا
چل گیا ہے اس روایت سے پتا — خدمتِ ماں باپ کا کیا ہے صلہ

(سید ضمیر علی دل طالب نگری)

میری ماں

جنت نظیر ہے مری ماں

رحمت کی تصویر ہے مری ماں

میں اک خواب ہوں زندگی کا

جس کی تعبیر ہے مری ماں

زندگی کے خطرناک راستوں میں

مشعل راہ ہے مری ماں

مرے ہر غم، ہر درد میں

اک نیا جوش، ولولہ ہے مری ماں

مری ہر ناکامی وابستہ مجھ سے ہے

مری کامیابی کا راز ہے مری ماں

چھپا لیتی ہے وہ زخم کو مرہم کی طرح

مری ہر درد کی دوا ہے مری ماں

دنیا میں نہیں کوئی نعم البدل اس کا

ممتا میں ہے مکمل، فقط مری ماں

ماں کے نام

یہ کامیابیاں عزت یہ نام تم سے ہے
خدا نے جو بھی دیا مقام تم سے ہے
تمہارے دم سے ہیں مرے لہو میں کھلتے گلاب
مرے وجود کا سارا نظام تم سے ہے
کہاں بساط جہاں اور میں کمسن و ناداں
یہ میری جیت کا سب اہتمام تم سے ہے
جہاں جہاں ہے مری دشمنی سبب میں ہوں
جہاں جہاں ہے میرا احترام تم سے ہے۔

(۲)

قدر ماں کی اگر کوئی جان لے
اپنی جنت کو دنیا میں پہچان لے
جب تو پیدا ہوا کتنا مجبور تھا
یہ جہاں تیری سوچ سے بھی دور تھا
ہاتھ پاؤں بھی تب تیرے اپنے نہ تھے
تیری آنکھوں میں دنیا کے سپنے نہ تھے
تجھ کو آتا صرف رونا ہی تھا
دودھ پی کے کام تیرا سونا ہی تھا
تجھ کو چلنا سکھایا تھا ماں نے تیری
تجھ کو دل میں بسایا تھا ماں نے تیری

وہ میری بدسلوکی پر بھی مجھ کو دعا دیتی ہے
اپنی آغوش میں لے کر سب غم بھلا دیتی ہے
یوں لگتا ہے جنت سے آ رہی ہو خوشبو
وہ جو پلو سے ہوا دیتی ہے
کیا خوب بنایا ہے رب نے ماں کا رشتہ
ویران گھر کو بھی ماں جنت بنا دیتی ہے
ماں کے بعد کون میرا سہارا ہے
یہ سوچ مجھے اکثر رُلا دیتی ہے

غزل

ضبط کو محترم کیا ماں نے
میرے دل کو حرم کیا ماں نے
پیار کے ساتھ میرے ماتھے پر
ایک بوسہ رقم کیا ماں نے
پڑھ کے دوبار آیۃ الکرسی
میرے سینے پہ دم کیا ماں نے
مجھ کو گھر سے روانہ کرتے ہوئے
اپنی آنکھوں کو نم کیا ماں نے
روئی کاشف بخار کا سُن کر
دور بیٹھے بھی غم کیا ماں نے

والدہ کا مقام

والدہ خواب محبت کی صحیح تعبیر ہے
والدہ صدق وصفا کے لفظ کی تفسیر ہے۔
والدہ مہرو وفا کی اک حسین تصویر ہے
والدہ کیا ہے؟ سراپا جذبہ تعمیر ہے۔
بستی الفت کی آبادی اسی کے دم سے ہے
گلشن عصمت کی شادابی اسی کے دم سے ہے۔
رحمت دوراں مجسم بن کے کوئی آ گئی
جس کی شفقت دیکھ کر ہوش وخروش شرما گئی
رونے والے کوادھر آئی ادھر بہلا گئی
کیوں نہ ہواس کی ادا سے اس کا مقصد پا گئی
ایک دم میں اس کی غوں غاں کو سمجھ لیتی ہے یہ
کوئی دیوانی ہے ہر دم لوریاں دیتی ہے یہ
رات دن ننھے کی خاطر جاگتی رہتی ہے کون؟
چاند میرا، لال میرا، روز وشب کہتی ہے کون؟
وقف ہے کس کی زبان تیری دعاؤں کے لئے؟
کون ہے سینہ سپر تیری بلاؤں کے لیے؟
کیا کبھی تو نے تدبر بھی کیا اے نوجواں؟

کس کے سینے سے چمٹتی تھی تیری ننھی سی جاں؟

مادر مشفق اگر ہوتی نہ تیری پاسباں

کھا گئے ہوتے، کبھی کے تجھ کو کتے بلیاں؟

یاد کر عہد طفولیت کے احسانات کو

آ جگہ دیں اپنے سر آنکھوں پہ امہات کو

انبیاء بھی اس کی آغوش محبت میں پلے

اولیاء بھی اس کے آخر دست شفقت میں پلے

اتقیاء بھی اس کے دامان عطوفت میں پلے

اصفیا بھی اس کے احسان و مروت میں پلے

اس کی خدمت سب پہ لازم ہے بشر کوئی بھی ہو

اس کی خوشنودی مقدم ہے حشر کوئی بھی ہو۔

رحمت کی برسات ہے ماں

جب تو پیدا ہوا تھا کتنا مجبور تھا۔
یہ جہاں تیری سوچوں سے دور تھا
ہاتھ پاؤں بھی تب تیرے اپنے نہ تھے
تیری آنکھوں میں دنیا کے سپنے نہ تھے
تجھ کو آتا تھا جو صرف رونا ہی تھا
دودھ پی کے تیرا کام سونا ہی تھا
تجھ کو چلنا سکھایا تھا ماں نے تیری
تجھ کو دل میں بسایا تھا ماں نے تیری
ماں کے سائے میں پروان چڑھنے لگا
وقت کے ساتھ قدر تیرا بڑھنے لگا
دھیرے دھیرے تُو کڑیل جواں ہو گیا
تجھ پر سارا جہاں مہربان ہو گیا
زورِ بازو پہ تو بات کرنے لگا
خود ہی سجنے لگا خود سنورنے لگا
ایک دن اک حسینہ تجھے بھا گئی
بن کے دلہن وہ پھر تیرے گھر آ گئی
فرض اپنے سے تُو لڑنے لگا
بیج نفرت کا خود ہی تو بونے لگا
پھر تو ماں باپ کو بھی بھلانے لگا
تیر باتوں کے پھر تو چلانے لگا
بات بے بات ان سے تو لڑنے لگا
قاعدہ اک نیا پھر تو پڑھنے لگا
یاد کر تجھ سے ماں نے کہا ایک دن
اب ہمارا گزارہ نہیں تیرے بن
سن کے یہ بات تُو طیش میں آ گیا
تیرا غصہ تیری عقل کو کھا گیا۔
جوش میں آ کے تو نے یہ ماں سے کہا
میں تھا خاموش سب دیکھتا ہی رہا
آج کہتا ہوں پیچھا میرا چھوڑ دو
جو ہے رشتہ میرا تم سے وہ توڑ دو
جاؤ جا کے کہیں کام دھندا کرو
لوگ مرتے ہیں تم بھی کہیں جا مرو
بیٹھ کر آہیں بھرتے تھے وہ رات بھر
ان کی آہوں کا تجھ پہ ہوا نہ اثر
ایک دن باپ تیرا چلا رُوٹھ کر
کیسے بکھری تھی پھر تیری ماں ٹوٹ کر
پھر وہ بے بس اجل کو بلاتی رہی
زندگی اس کو ہر روز ستاتی رہی

ایک دن موت کو بھی ترس آ گیا
اس کا رونا بھی تقدیر کو بھا گیا

اشک آنکھوں میں تھے وہ روانہ ہوئی
موت کا ایک ہچکی بہانہ ہوئی

اک سکون اُس کے چہرے پہ چھانے لگا
پھر تو میت کو اُس کی سجانے لگا

مُدتیں ہو گئیں آج بوڑھا ہو گیا تو
جو پڑا اٹوٹی کھٹیا پہ کوڑا ہے تو

تیرے بچے بھی اب تجھ سے ڈرتے نہیں
نفرتیں ہیں محبت وہ کرتے نہیں

درد میں تو پکارے کہ او میری ماں
تیرے دم سے روشن تھے دونوں جہاں

وقت چلتا رہے وقت رکتا نہیں
ٹوٹ جاتا ہے وہ جو کہ جھکتا نہیں

بن کے عبرت کا اَب تُو نشان رہ گیا
ڈھونڈھ لے زور تیرا کہاں رہ گیا

تو احکامِ ربی بھلاتا رہا
اپنے ماں باپ کو تو ستاتا رہا

کاٹ لے تو وہی تُو نے بویا تھا جو!
تجھ کو کیسے ملے تُو نے کھویا تھا جو

یاد کر کے گیا دَور رونے لگا
کل جو تُو نے کیا آج ہونے لگا

موت مانگے تجھے موت آتی نہیں
ماں کی صورت نگاہوں سے جاتی نہیں

تُو جو کھانسے تو اولاد ڈانٹے تجھے
تو ہے ناسور سُکھ کون بانٹے تجھے

موت آئے گی تجھ کو مگر وقت پر
بن ہی جائے گی تیری قبر وقت پر

قدر ماں باپ کی گر کوئی جان لے
اپنی جنت کو دنیا میں پہچان لے

اور لیتا رہے وہ بڑوں کی دعا!
اُس کے دونوں جہاں اُس کا حامی خدا

یاد رکھنا تو ساغر کی اس بات کو
بھول جانا نہ رحمت کی برسات کو

ماخوذ: ماں محسنۂ کائنات ہے

خواجہ محمد اسلام

پیاری ماں

پیاری ماں مجھ کو تیری دعا چاہئیے
تیرے آنچل کی ٹھنڈی ہوا چاہیے
لوری گا گا کے مجھ کو سلاتی ہے تو
مسکرا کر سویرے جگاتی ہے تو
مجھ کو اس کے سوا اور کیا چاہئیے
پیاری ماں مجھ کو تیری دعا چاہیئے
تیری ممتا کے سائے میں پھولوں پھلوں
تھام کر تیری انگلی میں بڑھتا چلوں
آسرا بس تیرے پیار کا چاہئیے
پیاری ماں مجھ کو تیری دعا چاہئیے
تیری خدمت سے دنیا میں عزت مری
تیرے قدموں کے نیچے ہے جنت مری
عمر بھر سر پہ سایہ ترا چاہئیے
پیاری ماں مجھ کو تیری دعا چاہئیے ۔

تیری عظمت کو سلام

ماں تیرے قدموں تلے جنت میری رکھی گئی
تیری ہی آغوش میں راحت میری رکھی گئی

میں شعور، آگہی سے تھا نہ ہرگز آشنا
تربیت میں تیری یہ نعمت میری رکھی گئی۔

تیرے ہی ہاتھوں ہے بارآور مری کشت حیات
ان میں ہی پنہاں کہیں دولت مری رکھی گئی

تیری ہستی تیرا ہی پیکر میری پہچان
روز محشر تجھ ہی نسبت مری رکھی گئی

فکر میں اک میری ہی بے خواب تھیں راتیں تری
تیری ہی خدمت میں ہر عظمت میری رکھی گئی

یاد میں گر تو نہیں ہے تیرگی ہی تیرگی
عشق میں تجھ سے ہی یہ شدّت مری رکھی گئی

تو لب ساحل منار نور ہے میرے لئے
تجھ سے طوفانوں میں بھی قربت میری رکھی گئی

ماں تیری شفقت محبت تیری عظمت کو سلام
تو وقار آدمیت تیری عظمت کو سلام

ماں محسوس ہوتی ہے

(سعید ہاشمی)

ماں محسوس ہوتی ہے
نظر کے سامنے جیسے کبھی وہ پھول کے مانند
نظر سے دور جو جائے
تو خوشبو بن کر آتی ہے۔
ماں محسوس ہوتی ہے۔۔۔۔
خوشبو پھول زادی۔۔۔کسی آنچل سے نکلی ہو
کسی تربت پہ ٹھہری ہو۔۔۔۔کسی سہرے کی باسی ہو
مگر محدود مدت تک بچاری قائم رہتی ہے
مگر پھر ایک خوشبو۔۔۔جو ہمیشہ ساتھ رہتی ہے
وہ خوشبو ماں کی ہوتی ہے۔۔۔۔
جب بیزار ہوتا ہوں زمانے بھر کی الجھن سے
اپنوں کی عداوت سے۔۔۔۔۔سورج کی تمازت سے
پہر وجب میں جلتا ہوں
جب ایسے میں گھٹا آ کر سورج ڈھانپ دیتی ہے
تو ماں محسوس ہوتی ہے۔
بازارِ زیست میں ہر سُو روپۓ پیسوں کی چھن چھن ہے

کہیں تحفوں کی چاہت ہے۔۔۔کہیں رشتوں کی الجھن ہے

ہماری زندگی تو بس کسی آتش کا ایندھن ہے

ایسے میں کوئی پوچھے کہ روٹی کھائی ہے تم نے؟

تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں۔۔۔۔

ماں محسوس ہوتی ہے

نمازوں میں۔۔۔۔۔دعاؤں میں

قرآن کی پاک صداؤں میں

جب ذکر جنت کا آتا ہے

قسم معبود کی میرے، ایسے ساعت میں مجھ کو

ماں محسوس ہوتی ہے۔ سعید ہاشمی

کاش کسی دن ایسا ہو۔۔۔۔۔

میں آنکھیں کھولوں اور اے ماں
تو میر سرہانے بیٹھی ہو
میرے بالوں کو ہولے سے سہلاتی ہو
کاش کسی دن ایسا ہو
میں تھکن سے چور بدن
جب بستر پر آجاؤں ماں
تیرے ہاتھوں کا وہ نرم سالمس
میرے درد کو کافور کرے
کاش کسی دن ایسا ہو
جب ٹوٹ کے پھر سے بکھروں میں
میرے کرچیاں سمیٹے تو
اور پھر نئ تشکیل کرے
کاش میری بند آنکھوں کا
یہ خواب کبھی تو سچا ہو
ماں جانتی ہوں ہے کہاں ممکن
ان لمحوں کو جی پانا
سو تیری خاطر اب اے ماں
یہ آنکھیں کبھی نہ کھولوں گی
میں بند آنکھوں سے جی لوں گی !!!!!

(حنا فرحین)

ماں کے نام

مائیں سُکھ کی چھاؤں جیسی ہوتی ہیں
دُکھ میں سرد ہواؤں جیسی ہوتی ہیں
دے کر اپنی خوشیاں دُکھ سہہ لیتی ہیں
یہ مقبول دعاؤں جیسی ہوتی ہیں
سارے رشتے عین وفا سے خالی ہیں
یہ بھرپور وفاؤں جیسی ہوتی ہیں
جب سنّاٹا روحیں گھائل کرتا ہے
تب با سوز صداؤں جیسی ہوتی ہیں۔
دکھوں کی دھوپ میں اتنا سمجھی ہوں
مائیں سُکھ کی چھاؤں جیسی ہوتی ہیں۔

اویس

چڑیا سے سمندر کی شکست

سمندر کے کنارے ایک درخت تھا جس پہ چڑیا کا گھونسلا تھا ایک دن تیز ہوا چلی تو چڑیا کا بچہ سمندر میں گر گیا چڑیا بچے کو نکالنے لگتی تو اسکے پَر گیلے ہو جاتے۔ اور وہ لڑکھڑا جاتی۔ اُس نے سمندر سے کہا اپنی لہر سے میرا بچہ باہر پھینک دے مگر سمندر نہ مانا۔ چڑیا بولی دیکھ میں تیرا سارا پانی پی جاؤں گی تجھے ریگستان بنا دوں گی۔۔۔۔ سمندر اپنے غرور میں گرجا کہ اے چڑیا میں چاہوں تو ساری دنیا کو غرق کر دوں۔ تو میرا کیا بگاڑ سکتی ہے۔ چڑیا نے یہ سُنا تو بولی چل پھر خشک ہونے کو تیار ہو جا۔ اسی کے ساتھ اس نے ایک گھونٹ بھرا۔ اور اُڑ کے درخت پہ بیٹھی۔ پھر آئی گھونٹ بھرا پھر درخت پہ بیٹھی۔ یہی عمل اُس نے ۷۔۸ بار دُھرایا تو سمندر گھبرا کے بولا۔ پاگل ہو گئی ہے کیا کیوں مجھے ختم کرنے لگی ہے؟ مگر چڑیا اپنی دھن میں یہ عمل دُھراتی رہی ابھی صرف ۲۲۔۲۵ بار ہی ہوا کہ سمندر نے ایک زور کی لہر ماری اور چڑیا کے بچے کو باہر پھینک دیا۔ درخت جو کافی دیر سے یہ سب دیکھ رہا تھا سمندر سے بولا اے طاقت کے بادشاہ تو جو ساری دنیا کو پل بھر میں غرق کر سکتا ہے اس کمزور سے چڑیا سے ڈر گیا یہ بات سمجھ نہیں آئی؟ سمندر بولا تو کیا سمجھا میں جو تجھے ایک پل میں اُکھاڑ سکتا ہوں اِک پل میں دنیا تباہ کر سکتا ہوں اس چڑیا سے ڈروں گا نہیں؟ میں تو اُس ایک ماں سے ڈرا ہوں ماں کے جذبے سے ڈرا ہوں اِک ماں کے سامنے تو عرش ہل جاتا ہے۔ تو میری کیا مجال جس طرح وہ مجھے پی رہی تھی مجھے لگا کہ وہ مجھے ریگستان بنا دیگی۔

مائی

عجب ای رشتہ ماں دا جے یارو
دُھپاں وچ گھنی چھاں جے یارو
دعاواں دی اوچی دیوار جے یارو
بے لوث محبتاں دا در جے یارو
دنیا تے جنّتاں دا راہ جے یارو
سچا رشتہ بس ماں دا جے یارو
وگدا سمندر صبر دا جے یارو
دوجی واری نہ لبھی ماں جے یارو

ثوبیہ شاہد

اگر ہو گود ماں کی تو فرشتے کچھ نہیں لکھتے
جو ممتا رُوٹھ جائے تو کنارے پھر نہیں دِکھتے
یتیمی ساتھ لاتی ہے زمانے بھر کے دُکھ عابی
سنا ہے باپ زندہ ہو تو کانٹے بھی نہیں چُبھتے ۔

ماں ساتھ ہے تو سایہ قدرت بھی ساتھ ہے
ماں کے بغیر لگے دن بھی رات ہے
میں دور ہو جاؤں تو اس کا میرے سر پہ ہاتھ ہے
میرے لیے تو میری ماں ہی کائنات ہے
دامن میں ماں کے صرف وفاؤں کے پھول ہیں
ہم سارے اپنی ماں کے قدموں کے دھول ہیں

میرے اشعار پیاری ماں کے لیے

۱۔ اے خوگے مورے ستا رضا غواړمه
ستا د خپو خاورے یم بقا غواړمه

۲۔ سترگو کے ستا چرے رامه شه اوخکے
بس تا خوشحاله په دنیا غواړمه

۳۔ زما جنت دے ستا د خپو د لاندے
زه په هر حال کس خدمت ستا غواړمه

٤۔ ستا د سر سورے دے مدام وی حیات
د پاک الله نه دا دعا غواړمه

۵۔ بغیر له تا بادشاهی تخت به سه کړم
زه د دنیا بدل کے تا غواړمه

٦۔ زه په دنیا او آخرت کے مورے
په هر مقام دِ په خندا غواړمه

۷۔ ماته ستا هر حکم قبول دے مورے
چه ته رضا ئے زه هم دا غواړمه

۸۔ ددے سپرلی به سه هوا وی مورے
زه ستا دشال تازه هوا غواړمه

۹۔ په دواړه جهانه ته خوشحاله اوسے
په جنتونو کے بس تا غواړمه

۱۰۔ ستا د خپو خاورے خکلوم به همیش
ستا په خدمت کے خپل الله غواړمه

۱۱۔ چہ لوئے عظمت اوخوشحالئی دی پکے
پہ ھر ھر دم کے ستا آسرا غواڑمہ

۱۲۔ نورالامین تہ دعا گانے کوہ
ستا نہ ستا دعا بار بار غواڑمہ

اُردو ترجمہ:

۱۔ اے پیاری ماں میں تیری رضا چاہتا ہوں میں آپ کی پیر کی خاک ہوں بقا چاہتا ہوں

۲۔ آپ کے آنکھوں میں کبھی آنسو نہ ہو۔ بس میں دنیا میں آپ کی خوشی چاہتا ہوں

۳۔ میری جنت آپ کے پاؤں تلے ہے۔ میں ہر حال میں آپ کی خدمت گزار رہنا چاہتا ہوں

۴۔ آپ ہمیشہ حیات رہیں اللہ سے بس یہی دعا ہے۔

۵۔ آپ کے بن بادشاھت و تخت کچھ نہیں۔ بس آپ کا آسرا اللہ کا قیمتی تحفہ ہے

۶۔ مجھے دنیا اور آخرت میں آپ کی خوشیاں چاہتا ہوں۔

۷۔ میں آپ کی فرمانبرداری کر کے تمہاری رضا حاصل کرنا مطلوب ہے

۸۔ موسم بہار کی تازہ ہوائیں کب آپ کی آغوش سے مقابلہ کر سکتی ہے۔
تیرے گود میں جنت کی ہوائیں موجود ہیں

۹۔ میں آپ کی خوشیوں کے ساتھ دنیا اور جنت میں رہنا چاہتا ہوں۔

۱۰۔ میں آپ کے قدموں کے خاک کو چھوم کر ہی اللہ کو منانا ہے اور اپنے
پروردگار کو راضی کرنا ہے۔

۱۱۔ آپ کے آسرا اور دعاؤں کی برکت سے حفاظت بھی ہیں۔ خوشیاں بھی
ہیں اور عظمت بھی ہے۔

۱۲۔ میں آپ ہی دعاؤں کا محتاج ہوں اور ہر آن ہر گھڑی آپ کی دعائیں چاہتا ہوں۔

کچھ اپنی ماں کے بارے

اپنے ماں کے بارے لکھنے سے پہلے میں اپنی ماں کا شجرہ نسب پیش کرتا چاہتا ہوں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نورالامین بن (اَ-ک) بنت حبیب اللہ بن عطاء اللہ بن محمد ممتاز بن محمد طاہر بن نور محمد بن ابو سعید بن میاں عنایت اللہ بن میاں مخدوم باہر بن اللہ بخش بن پیر محمد بن اسحاق بن نیکراج بن شیخ جنید بن میاں عباس بن لودی خان بن شاہ حسین لودی اسحاق خیل بن محمد رفیق بن عبدالکریم بن غریق الرحمۃ بن عبدالرزاق بن عبدالقادر بن عبدالرؤف بن **حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن** عبدالمطب بن عبدالہاشم بن عبدالمناف بن قصاء الدین بن کلاب بن حمزت بن کعب بن لوا بن غالب بن نضر بن مالک بن کنانۃ بن حسریمینۃ بن مدرکتہ بن الیاس بن منظر بن نظار بن مسعد بن الدا بن اددا بن یمیع بن سلیمان بن ثابت بن حک بن قیذار بن حضرت اسماعیل علیہ السلام بن حضرت ابراہیم علیہ السلام بن آزر بن ناخور بن شارخ بن ارغوان بن فالع بن عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن حضرت نوح علیہ السلام بن لامک بن متوشلخ بن اخنوخ یامہویائیل بن بیار بن عروا بن ہلال یا ہنوک بن قینان بن آنوش بن حضرت بابا آدم علیہ السلام

میری ماں اسماعیلہ ضلع صوابی کے معزز قریش خاندان میں ۱۹۳۵ کو پیدا ہوئیں۔ یہ خاندان مکہ کے قریش خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور اُن صحابہ کرامؓ اجمعین کے اولاد ہیں جو اسلام پھیلانے کے سلسلے میں برصغیر تشریف لائے تھے۔ اور یہاں مستقل قیام فرمایا۔

الحمدللہ! میری ماں کا آباواجداد اس خطے کے بڑے معزز، مکرم اور عظمت اور اخلاق کے اعلیٰ ترین مقام کے مالک ہیں۔ دارالقضا ، ریاضت اور ولایت کی ذمہ داریاں ہمیشہ سے اس خاندان کے پاس رہی ہیں۔ اور ابھی تک اس علاقے کے ولایت اور دارالقضاء کی ذمہ دارایاں اس خاندان کے پاس ہیں۔ صحابہ کرامؓ کے تمام صفات اس خاندان میں پائے جاتے ہیں۔ اسلام کی خدمات کے لئے اس خاندان کو اللہ تعالیٰ نے خصوصی کرم سے نوازا۔ اور اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے یہی لوگ انعام کے طور پر تشریف فرما ہوئے۔ اور اس خطے کے لئے ابرِ رحمت ثابت ہوئے۔ صحابہ کرام چونکہ خود محمد ﷺ کے تربیت یافتہ تھے اس لئے اس کی تعریف کے ہم ناتواں لوگوں کے بس کی بات نہیں۔ اور نہ ہم اس کی تعریف اور خدمات کا حق ادا کر سکتے ہیں

میری ماں کے آباواجدا نے نہ صرف اسلام کے لئے جان و مال کی قربانیاں دیں بلکہ اسلام کا پورا حق ادا کیا۔ کیونکہ یہ خاندان علم و فضل کے اعتبار سے بڑے بلند درجے پر فائز تھے اور باقاعدہ اسلام اور قرآن سے واقفیت رکھتے تھے یہی وجہ تھی کہ اس خاندان نے اسلام اور قرآن کے لئے ناقابل فراموش خدمات انجام دیں۔ اور اس خطے میں اسلام پھیلانے میں اس خاندان کا بڑا احسان اور اکرام ہیں۔

ان کی وجہ سے اسلام کی روشنیاں پھیلی۔ اور لوگوں کی زندگیاں بدل گئیں۔ جو

لوگ نفرتوں کی وجہ سے پہچانے جاتے تھے۔ وہ لوگ محبت کے اعلیٰ سطح پر پہنچ گئے۔ اللہ اور رسول کی پہچان دی۔ اور الحمد للہ اس میری ماں کے خاندان نے لوگوں کی زندگیاں بدل دیں۔

فاران کے پہاڑوں میں طلوع ہونے والا وہ سورج جس کی روشنی پوری دنیا میں پھیل گئی۔ اور اسلام اور قرآن کی بہترین زندگی سے ہمکنار کرایا۔

یہ صحابہ کرامؓ نہ صرف اسماعیلہ میں آئے تھے بلکہ پورے برصغیر میں جلوہ گر ہوکر تشریف فرما ہوئے۔ چونکہ اسلام سے پہلے ہر طرف ظلمت ہی ظلمت تھی۔ اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ ظلم وستم کا دور دورہ تھا۔ جور و جفا عام تھا، زنا کاری اور دوسرے کبائر معیوب نہ تھے۔ چوری اور ڈاکہ زنی پر فخر کیا جاتا تھا۔ انسان، انسان کے خون کے پیاسے تھے۔ عورت، حیوانوں کی سی زندگی بسر کرنے پر مجبور تھی، کمزوروں اور ضعیفوں کا کوئی پرسان حال نہ تھا اضطراف تھا، ظلم تھا۔ بے چینی تھی۔ بدی کا راج تھا اور بے حیائی کا غلبہ تھا، وہ رب جو خزاں میں بہار پیدا کرتا ہے، وہ رب جو ظلمتِ شب کے بعد نور سحر پیدا کرتا ہے۔ وہ رب جو قحط سالی میں کلبلاتے انسانوں، بلبلاتے حیوانوں اور تڑپتے کیڑے مکوڑوں پر رحم کرتے ہوئے بارش برساتا ہے اسی رب کو جو میرا، آپ کا اور ہر شے کا رب ہے۔ اسے اشرف المخلوقات کی حیوانوں سے بدتر حالت پر رحم آگیا اور اس نے کائنات کے یہی ظلمت کو دور کرنے کے لئے میری آبا واجدا کی طرح مقدس ترین انسانوں کی نزول فرما کر مہربانی کی۔ تمام انسانوں کو اللہ تعالیٰ کی پہچان کرادی۔ قرآن کی روشنیاں پھیلائی۔ اور ایسا انقلاب برپا کردیا کہ پوری دنیا اس کی مثال لانے سے قاصر ہے۔ اُن کی قربانیوں نے فضائیں

بدل دیں۔ برے عقائد ختم کردیے۔ سوچنے کے انداز بدل دیئے ۔تجارت ، معاشرت اور ثقافت میں انقلابی تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ زندگیوں کا رخ بدل ڈالا۔ظاہر کی اصلاح کی۔ باطن کی اصلاح کی۔ ڈاکو اور اور لٹیرے ،محافظ اور نگہبان بن گئے۔ظالم اور ستم گر، عادل و ہمدرد انسان بن گئے۔فاسق و فاجر،زاہد و پارسا بن گئے۔ جاہل عالم بن گئے۔ بد نیک بن گئے۔ یہ وہ میری ننھیال ہیں جو مذکورہ انقلاب کا ذریعہ بنا۔

وہی لوگ جو مذہب تک جانتے نہیں تھے اللہ تعالیٰ نے پوری انسانیت کے لئے امام بنائے اور پوری انسانیت کے لئے محبت والے اور ہمدرد بنائے گئے۔ اللہ کی پہچان کرادی۔اور محبوب خدا کی پہچان کرادی۔

اس میری ننھیال نے اسلام کی بہترین انداز میں خدمت کی۔ بڑے بڑے علماء پیدا کئے۔اور آج جتنے مدرسے اور جتنی خانقاہیں قائم ہیں سب اس خاندان کی بدولت ہے۔ یقیناً ہزاروں کتابیں لکھ کر اس خاندان کا احاطہ کرنا مشکل ہے۔مگر میں اختصار سے کام لیتے ہوئے نمایاں ترین پہلو تحریر میں لا رہا ہوں۔

اسی خاندان کی بدولت ہی توحید اور ایمان کی شمعیں روشن ہوئی اور واحد یہی خاندان ہیں جنہوں نے ہمیشہ سے نہ صرف کفر اور شرک کا قلع قمع کیا۔ بلکہ تمام بدعات کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا۔ اور ہمیشہ باطل قوتوں کا مقابلہ کیا۔

اور مختلف ادوار میں باطل قوتوں سے جہاد میں بھی مصروف رہے۔ اور لوگوں میں بھی جہاد کا جذبہ بیدار کیا۔

اور باطل قوتوں کو نہ صرف شکست دی بلکہ اس خطے سے باطل قوتوں کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کردیا۔

یہی حضرات رحمت و برکت کے سرچشمہ تھے۔ ان کے سائے میں پوری انسانیت راحت پا گیا۔اُن کے وجود سے دلوں میں روشنیاں منتقل ہوئیں ۔ اور اُن کا وجود ساری انسانیت کے لئے پناہ گاہ بن گیا۔

جب ہم ان حضرات کی زندگی اوران کی سیرت وشمائل پرغور کرتے ہیں تو یہ حقیقت نمایاں طور پرنظرآتی ہیں جن کے کمالات کی وجہ سےانہیں دنیا نے اپنے دل میں جگہ دی۔

میری ماں کے آباء واجدا کی زندگیوں میں اس درجہ حلاوت ، کیف اور چاشنی بھردی تھی کہ جوبھی ان کی صحبت میں پہنچ گیا۔ وہ ان میں جذب ہوکررہ گیا۔

اسلام کے تمام علوم اُن کا سرمایہ تھے خواہ شرعی ہو یا عقلی ۔اوروہ علوم وجود باری، نبوت پرایمان راسخ تھا جس کے ذریعے سے پوری انسانیت کورہنمائی بخشی۔

آج علاقے کے بڑے بڑے اسلامی مدرسے اسی خاندان کی وجہ سے وجود میں آئیں اورتا حال بڑے بڑے علماء رہنمائی حاصل کرنے کے لئےتشریف لاتے ہیں۔

یہ عظمت اورفضیلت اس خاندان کواس وجہ سے ملی ۔ کہ اسلام کے لئے انہوں نے تکلیفوں اورمصیبتوں کے پہاڑوں کوعبورکردئے۔

اوراسی طرح یہ میری ننھیال تقویٰ کے بلندترین چوٹی پر تھےاور دوسرے انسانوں کو بھی تقویٰ کے بلندترین سطح پر لے آئے۔اورتمام اسلامی مراحل تک پہنچ گئے تھے

اس خاندان کی نفاست اورتقویٰ کی وجہ سے ہر شخص ان کوقدراورعظمت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ یہ عظمت اور بڑائی یہ رتبہ ان کواللہ کی نزدیکت ، بزرگی، تقویٰ اور پرہیزگاری کی وجہ سے ملا۔

تاریخ کی ہرسختی اورتکالیف کواس خاندان نے خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔اورتمام

تکلیفیں جھیل کر اس خاندان کے لوگوں نے اسلام پھیلایا۔ اور اسلام کی خاطر تمام آسائشات کو قربان کیا۔

یہ میری ماں کا آبا و اجداد (صحابہ کرامؓ) ایسے کڑے وقت میں تشریف لائے تھے کہ ہر طرف کفر و شرک کا دور تھا اور مائیگریٹڈ صحابہ کرامؓ نے ہندوستان میں وہ تکالیف، سختیاں اور ظلم و تشدد برداشت کیا۔ مگر اف تک بھی گوارا نہیں کیا۔ اور نیکی کی رغبت اور خدا اور رسول ﷺ کی محبت نے ان کو دنیا کی تمام چیزوں سے بے نیاز کر دیا تھا۔

اور قرآنی آیات نہایت خوش الحانی سے تلاوت کرتے اور خدا کے خالق و مالک اور رب ہونے کا اس خوبی سے تذکرہ کرتے کہ مخالفین کے دل میں ایک ایک بات پتھر کی لکیر کی طرح نقش ہو جاتی تھی اور مخالفین خود پکار اُٹھتے " کتنی اچھی ہدایت ہے" اسلام میں داخل ہوتے اور مسلمان ہوتے۔ اور اس کی شیرین زبان اور کلام اللہ کی حقانیت کے سامنے سرِ تسلیم خم کرتے۔ اور جب اس کی محفل سے اُٹھتے تو کلمہ توحید پڑھ کر اُٹھتے۔

میری ننھیال نے اسلام اور قرآن کے لئے نا قابل فراموش خدمات انجام دی

اللہ تعالیٰ نے ان صحابہ کرام کے وسیلے سے اس علاقے کو برکات اور انعامات سے نوازا۔ اور ان حضرات کا یہاں آنا اللہ تعالیٰ کا خصوصی فضل و کرم تھا۔ اور اسی کی برکات کی بدولت اس علاقے میں رحمتیں برس رہی ہیں۔ الحمدللہ۔

دنیا اور آخرت سنورنے میں یہ خاندان پیش پیش ہیں اور ظلمت سے روشنیوں کی طرف زندگیوں کو پلٹ دیا۔ لوگوں کو سیدھے راستے پر لگایا اور تمام احکام سمجھائے۔ اُن کی کوششوں سے اجتماعی اسلامی زندگی پروان چڑھی۔

وہ تمام احکامات جس میں نماز، زکوٰۃ، حج اور روزہ کے تمام مسائل سے فرداً فرداً

لوگوں کو آگاہ کیا۔ اور تمام معاملات جو تمام شعبوں سے متعلق تھیں واقف کرایا۔
اور مسائل سمجھائے۔

اس خاندان کے تمام مرد اور عورتیں نرم گفتار، مہربان، اور شفیق فرشتہ صفت پاکباز اور تمام صفات کے مالک ہیں۔اور کیوں نہ ہو کہ یہ صحابہ کرامؓ کے نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔
علوم قرآن میں بے پناہ مہارت رکھتے ہیں اور تمام مدارس میں درس کا اہتمام شروع سے ہوتا آرہا ہے۔

میرے ننھیال کے تمام عورتوں نے اسلام کو پھیلانے میں قابل قدر خدمات انجام دیں۔
گھروں میں عورتوں اور لڑکیوں کے لئے قرآن اور نماز اور دوسرے مسائل کی پابندی کا اہتمام شروع سے ہوتا چلا آرہا ہے۔یقیناً یہ اس خاندان کی عورتوں کا ثمرہ ہے کہ آج تک اس علاقے کے عورتوں میں تمام اسلامی احیا موجود ہے۔ اور اسلام سے محبت کرنے اور قرآن پر قربان ہونے والے ہو گئے۔

دینِ اسلام کی روح اور اسلام کے نظریۂ شرم وحیا کو صحیح طور پر اجاگر کیا۔
یہ میری ننھیال کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ آج مسلمان عورتیں اسلام کے نظام عفت وعصمت پر پوری اترتی نظر آرہی ہیں۔

اس خاندان کے عورتوں کی تقویٰ وخشیت میں ممتاز مقام ہیں اور الحمدللہ یہی صفات علاقے کی دوسری عورتوں میں ودیعت کرائے گئے ہیں۔

میری ماں بھی چونکہ اسی خاندان یعنی صحابہ کرامؓ کی نسل سے تعلق رکھتی تھی (جس طرح میں نے شجرۂ نسب میں واضح کر چکا ہوں) میری ماں بھی قریش خاندان کے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نسل سے تھی۔ تو وہ تمام صفات کی مالکہ تھیں۔ اللہ

تعالیٰ نے صحابیات کی صفات سے میری ماں کو بھی نوازا ہے۔اور وہ تمام صفات کی مالکہ تھیں جو صحابیات میں موجود تھیں۔

محلّہ بابی خیل موضع اسماعیلہ میں واحد میری ماں عقل مند، سلیقہ شعار، محتاط، حساس اور صاحبہ فضل وکمال تھیں۔یہی وجہ تھی کہ علاقے کے آس پاس کی عورتیں فیض حاصل کرنے کے لئے میرے ماں کے پاس تشریف لاتیں۔میری ماں کو کائنات عالم میں بڑا ارفع اعلیٰ مقام حاصل ہے۔تقویٰ اور خشیت میں میری ماں کو ممتاز مقام حاصل ہے۔نہ صرف علاقے کے معزز خواتین میری ماں سے فیض حاصل کرتیں۔ بلکہ پورا ماحول میری ماں کا تابع رہتا۔

میں پاکستان نیوی میں ملازم تھا۔کراچی کی نیوی کالونی جسے آج کل مجید ایس آر ای کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔اُس وقت اُس کالونی کو ایس آر ای تھری کے نام سے یاد کیا جاتا تھا میں جب بھی اپنی ماں کو ساتھ لے جاتا تو وہاں بھی کراچی کے آس پاس کی عورتیں میری ماں سے فیض حاصل کرنے آیا کرتی تھیں میں سمجھ گیا کہ چونکہ صحابہ کرامؓ کو اللہ تعالیٰ نے بڑا ارفع مقام عطا فرمایا تھا۔ میری ماں بھی صحابہ کرام کے نسل سے تھی۔اس لیے وہ جہاں جاتی۔ پوری کائنات اُن کے گرد گھومتی۔ اس لئے آج مجھے اندازہ ہوا۔کہ یہ برکات اور فضیلتیں صرف اسماعیلہ ضلع صوابی تک محدود نہ تھی بلکہ جہاں بھی میری ماں ہوتی۔وہاں اُن کے برکات و فضیلتیں ساتھ ہولیا کرتی تھیں۔

علم و فضل کے لحاظ سے میری ماں بلند درجے کی مالکہ تھیں۔ قرآن کے بعض حصّوں کی حافظہ تھیں اور باقاعدہ قرآن کی تلاوت کیا کرتی تھیں اور ہمیشہ قرآن کی درس دیتی تھیں اور علوم قرآنی میں بے پناہ مہارت رکھتیں۔اور قرآن کی بے مثال

خدمات انجام دیں۔

میری ماں معمارِ حیات ثابت ہوئیں۔

میری ماں جوش و جذبے، خلوص و عقیدت، عزم و استقامت سے اسلام کی خادمہ تھیں اسلام اور قرآن کے لئے نا قابل فراموش خدمات سرانجام دیں۔اور آج بھی الحمدللہ میری ماں کی پھیلی ہوئی اسلام اور قرآن کی روشنیاں اسماعیلہ اور ضلع صوابی کے مختلف علاقوں میں پھیلی ہوئی ہیں۔اور اُن کی شاگردوں نے مختلف علاقوں میں درس و تدریس کا سلسلا جاری کئے ہوئے ہیں۔اسی طرح میری ماں راہِ حق کی روشنی کی مینار ثابت ہوئی۔

میری ماں انتہائی شفیق، رحم دل اور عالی اخلاق اور کردار کی مالکہ تھیں اور بڑی باغیرت اور باحمیت خاتون تھیں۔

نہ صرف گھر میں توحید اور ایمان کی شمعیں روشن کیں بلکہ ضلع صوابی کی عورتوں میں اسلام کا جذبہ بیدار کیا۔اور اسلام کو پھیلایا اور قرآن کی روشنیاں صحیح معنوں میں پھیلائیں۔ اور اسلام اور قرآن کا حق ادا کیا۔اور اس خدمت میں بڑی تکلیفیں اور مشقتیں برداشت کیں۔اپنی زندگی میں اسلام کی خادمہ ثابت ہوئیں۔

خود بھی اسلام اور اس کے احکام کی فرمانبردار رہیں۔صوم و صلوٰۃ کی پابندی کی۔

تقویٰ بھی ایسی تھی جیسا ہم صحابیات کی حکایات میں سنتے چلے آرہے ہیں۔اپنی آغوش میں اسلام کی مکمل تربیت کرائی۔

اُن کی کوششوں سے نہ صرف اس کے خاندان والوں کو اسلام ، قرآن، اور اسلامی احکامات اور مسائل سے آگاہی ملی بلکہ پورے علاقے والے ان صفات کے مالک بن گئے۔ اور اس خطے کو بطور تحفہ دیا گیا۔

اولاد کوتمام مراحل پر تعلیم سے نوازا۔تمام احکام پر عمل کرایا ۔ اور کسی خلجان میں پڑے بغیر وہ تمام امور سمجھائے۔ جس سے دنیا اور آخرت سنورتی ہے

اُن کی کوششوں سے ہماری اجتماعی زندگی پروان چڑھی۔گھر میں، خطے میں اور تمام باہر اور اندر کی زندگی میں اصلاح کی۔اور اپنی حکمت اور مصلحت سے سب کو با کردار بنایا۔

شیر خوارگی، بچپن، لڑکپن اور جوانی تک اسلامی نقطۂ نظر سے رہنمائی وتربیت دیں۔

زکوٰۃ پابندی سے ادا کرتیں۔اور اپنی شاگردوں کو بھی خاص تاکید کرتیں۔اور مسائل سمجھاتیں۔

یہ میری ماں کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ آج اسلام اور قرآن کی روشنیوں کی کرنیں ہر جگہ موجود ہیں۔اور اسی طرح میری ماں راہِ حق کی روشنی کی مینار ثابت ہوئیں

آج ہر جگہ میری ماں کے شاگردوں نے اسلام پھیلانے میں بے مثال خدمات انجام دے رہی ہیں۔اور اُن قابل فخر عورتوں کے ذریعے سے اسلام ہر جگہ جگمگا اُٹھا۔یہی وجہ ہے۔کہ آج اس علاقے میں علماء، حفظاء اور اسلام کے خادم ہر جگہ موجود ہیں۔

عورت ہی حکمت الٰہیہ کے مطابق مرد بناتی ہے اور اس پر فخر کرتی ہیں اور اسے زمانے کے سرد گرم لمحات کو برداشت کرنے کے قابل بناتی ہیں۔اور اس مقصد کے لئے اپنی جان تک قربان کردیتی ہیں۔یہ میری ماں کا خلوص اور سعی تھی اور جان نثاری تھی کہ اُن کے تمام شاگرد دین اسلام کی روح اور اسلام کے نظریۂ شرم وحیا کو صحیح طور پر سمجھ گئیں اور اسلام کے نظام عفت وعصمت پر پوری اتری۔ اور میری ماں کے نظریۂ کو زندگی کا مقصد بنایا۔ اور اُس کے لئے جان کی بازی لگادی۔اور میری ماں کی بھرپور مدد کی۔اور جوں کے توں تمام مکی اور مدنی زندگی کو اس معاشرے میں رائج کیا۔

قرآنی علوم، فقہ اوراسلامی مسائل میں حیران کن معلومات فراہم کیں۔ میری ماں اپنے علاقے کے تمام شاگردوں کا معلّمہ ہیں کوئی عالمہ ایسی نہ تھی جس نے ان کی شاگردی نہ کی ہو۔ تعلیم و تعلم میں خوب ذوق پیدا کیا۔ جو پودے اپنے دست مبارک سے لگائے وہ خوب بار آور ثابت ہوئے۔ ان کے بے شمار شاگرد خواتین نے ناقابل فراموش کارنامے انجام دئے۔

اور ہندوؤں کی تہذیب و ثقافت اور معاشرت کا خاتمہ میری ماں اور اُن کے خاندان کا درخشاں کارنامہ ہے۔ اسلامی تصورات کی رو سے عورتوں کو گمراہی اور بے راہ روی سے بچایا۔

غیروں سے بھیک میں مانگی ہوئی تہذیب جدید کی طلسم سے علاقے اور مضافات کو نکالا۔ اسی میں میری ماں اوران کے خاندان کی پشت پناہی موجود ہے۔

میری ماں اور میرے ننھیال نے اسلام کی روح اوراسلام کے نظریۂ شرم وحیا کو صحیح طور رائج کرنے میں خاص کردار ادا کیا۔ اوراسلام کے نظام عفت و عصمت اور علاقے میں پردے کا درخشندہ مثال قایم کیا۔ جس کی حقیقت پوری دنیا جانتی ہے۔ عرض تمام برکات اور حسنات میں میری ماں اور اُن کے خاندان کی پشت پناہی موجود ہے

العرض میری ماں اور اُس کا خاندان المحصنٰت الغٰفلٰت المؤمنٰت کی صفات کا نمونہ پیش کرتی ہیں۔

میں نے زندگی میں کوئی عورت ایسی نہیں دیکھی جو میری ماں سے بڑھ کر اپنی علاقے کے لئے برکت والی ثابت ہوئی ہو۔ اُس کی دین اسلام کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیگی۔

میں اپنی ماں اور اپنی ماں کے خاندان کی خدمات کا احاطہ اس چند صفحات میں لانا ناممکن

ہے اور یقیناً میں دو فیصد بھی اس کا حق ادا نہیں کرسکتا۔ کیونکہ تاریخ ان لوگوں سے بھری پڑی ہے تمام کتب میں درج ہیں اور لائبریریاں اس کی گواہی دے رہی ہیں۔

میری ماں ہمیشہ شفقت، محبت، نرمی کرتی رہیں اطاعت اور فرمانبرداری کے جذبات ابھارتی۔ دوسرے بچوں کے سر پر ہمیشہ شفقت سے ہاتھ پھیرتی۔ پیار کرتی اور ہمیشہ خوش طبعی کرتی۔ اپنی اولاد کو پاکیزہ تعلیم وتربیت سے آراستہ کیا اور اس کے لئے ساری کوششیں وقف کردی اولاد کے ساتھ ہمیشہ برابری کا سلوک کیا۔ اوراس معاملے میں بے اعتدالی سے پوری پوری کوشش کی

میں اُس خوش قسمت ماں کا خوش قسمت بیٹا ہوں۔

میری والدہ صاحبہ میرے ساتھ بے انتہا محبت کرتی تھی اور میرے اوپر بہت مہرباں تھی۔ اوراُسکی دعائیں ہمیشہ میرے اردگرد گھومتی ہیں۔

اور میرے بچوں سے بھی بے حد پیار کرتی تھیں۔ میرے بچے بھی اُن کا بے انتہا خیال رکھتے تھےاور میرے بیوی، بچے اور بہوئیں بھی بہت خیال رکھتی تھیں اوراُسکی خدمت کرتی۔

اور میری ماں نے مجھےاور میرے بچوں کو قرآن کی مختلف آیاتیں زبانی یاد کروائی ہیں۔ اور مخصوص دعائیں سکھائی اور پڑھائی ہیں

اور اکثر رات میری ماں میرے بچوں کو صحابہ کرامؓ اور صحابیاتؓ کی داستانیں کبھی اشعار میں سناتی۔ اور کبھی نثر میں سناتی اور میرے بچے خوب لطف اور اثر لیتے تھے۔ اور بڑے شوق سے سن کر ان کو ریکارڈ بھی کرتے تھے۔

میں جب کراچی سے چھٹی پر آتا۔ اور رخصت کرتے وقت اپنے محبت بھری نگاہوں سے دیکھتی اور قرآن کی حفاظت میں رخصت کرتیں۔ اور دروازہ پراس وقت تک کھڑی رہتی جب

تک میں پناہ نہ ہوتا۔ اور جب کراچی سے چھٹی پر آتا۔تو پورا دن میرا انتظار کرتی تھیں۔اور مجھے خصوصی اور امتیازی انداز میں دعائیں دیتیں۔

تلاطم خیز موجوں اور سمندر کے خطرناک طوفانوں سے مقابلہ کر کے میری ماں نے میری کشتی کو کنارے لگا دیا۔

میں نے اپنی ماں جیسی مخلص، غم گسار، بے لوث رفیق اور دم ساز عورت کہیں نہیں دیکھا۔ اس لئے میں نے اپنے شعر میں لکھا کہ اللہ تعالیٰ مجھے آخرت میں اپنی ماں کی رفاقت نصیب فرما۔ میری ماں ایک سرمدی نغمۂ تخلیق ہے۔وہ سر سے پاؤں تک جذبۂ تخلیق کی ایک جوئے رواں ہے۔جس کی ہر موج میں بحرِ بیکراں موجود ہے۔اس سلسلے میں علامہ اقبال کا یہ شعر ملاحظہ ہو:

راز ہے اس کے تپِ غم کا یہی نکتۂ شوق
آتشِ لذتِ تخلیق سے اس کا وجود

میری ماں نے کسی بھی حال میں مجھے اکیلا نہیں چھوڑا۔اور ہر حال میں میرا ساتھ دیتی رہتی ۔ یہاں تک کہ مجھ پر ایک زمانہ ایسا آیا۔تمام کائنات میں اللہ تعالیٰ کی معیت اور فضل و کرم سے ماں کی شفقت اور ہمدردیاں ساتھ رہیں۔اور باقی تمام خاندان والوں نے میرے ساتھ سوشل بائیکاٹ کر رکھا تھا حتیٰ کہ مجھے شادی کی تقریبات میں مدعو نہیں کیا جاتا۔تمام رشتہ دار اور عزیز و اقارب مجھ سے بچھڑ گئے۔

۔:غزل:۔

زندگی نے عجیب موڑ پہ لا کھڑا رکھا ہے
اپنوں میں رہ کر بھی اپنوں سے جدا رکھا ہے
رگ و جان پہ عجیب سا درد ہے طاری
جب سے زندگی کے مفہوم کو سمجھا رکھا ہے
میری ایک مسکراہٹ کے پیچھے کتنے دکھ چھپے ہیں
تب سے ہونٹوں پہ ایک ہی مسکان سجا رکھا ہے
ہجوم میں بھی تنہائی کا احساس ستاتا ہے ہمیں
کیونکہ اپنوں نے بھی بے گانگی کا خول چڑھا رکھا ہے
نہ آگے بڑھنے کی ہمت ہے نہ پیچھے لوٹ جانے کا راستہ
زندگی نے بھی اس مہروؔ کو عجیب موڑ پہ لا کھڑا رکھا ہے

مہروؔ

ایک ماں تھی جو اُس سخت حالات میں بھی میرے لئے تکلیفوں اور مصیبتوں کے پہاڑ سر کیئے ۔مگر مجھے اکیلا نہیں چھوڑا۔اور اس زمانے کے سرد گرم لمحات کو میرے لئے برداشت کیے۔اور میرے لئے بڑی قربانیاں دیں۔میں نے اپنی ماں سے بڑھ کر اپنے بچوں کے لئے قربانیاں دینی والی خاتوں کبھی نہیں دیکھی۔

اس ظلم کی دنیا میں فقط پیاری میری ماں
ہے میرے لئے سایۂ دیوار میری ماں
نفرت کے جزیروں سے محبت کی حدوں تک
بس پیار ہے ہاں پیار ہے ہاں پیار میری ماں

میری محترمہ والدہ صاحبہ ۳۱ جولائی ۲۰۲۰ بروز جمعۃ المبارک عیدالضحیٰ کے مبارک دنوں میں اللہ تعالیٰ کو پیاری ہوئیں۔۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ماں کی شان میں خوبصورت اقوال

۱۔ مجھے ماں اور پھول میں کوئی فرق نظر نہیں آتا اگر دنیا آنکھ ہے تو ماں بینائی ہے۔ اگر ماں پھول ہے تو ماں اُس کی خوشبو ہے۔

۲۔ بغیر لالچ کے اگر پیار ملتا ہے تو صرف ماں سے۔

۳۔ سب سے شیریں پیار ماں کا ہے۔

۴۔ ماں کے بغیر گھر قبرستان کی مانند ہے۔

۵۔ ایک ماں سات بیٹوں کو پال سکتی ہے مگر سات بیٹے ایک ماں کو نہیں پال سکتے۔

۶۔ ماں بچوں کا ہاتھ تھوڑی دیر کے لئے تھامتی ہے لیکن دل ہمیشہ کے لئے

۷۔ اولاد اگر بوڑھی بھی ہو جائے تب بھی ماں کے لئے وہ چھوٹے بچے جیسے ہی ہوتی ہے۔

۸۔ دنیا میں سب سے زیادہ دولت مند وہ ہے جس کی ماں زندہ ہے۔

۹۔ اپنی زبان کی تیزی اُس ماں پر مت چلا جس نے تجھے بولنا سیکھایا۔

۱۰۔ بازار میں ہر چیز مل جاتی ہے مگر ماں اور باپ کا پیار نہیں ملتا۔

۱۱۔ لبوں پہ اُس کے کبھی بددعا نہیں ہوتی بس اک ماں ہے جو کبھی خفا نہیں ہوتی۔

۱۲۔ ماں ایک ایسی بینک ہے جہاں آپ ہر احساس اور دُکھ جمع کروا سکتے ہیں

۱۳۔ جب ہمیں بولنا نہیں آتا تھا تو ہماری ماں بنا بولے ہماری بات سمجھ جاتی تھی اور آج ہم ماں کو کہتے ہیں چل ماں تجھے سمجھ نہیں آئے گی

۱۴۔ ماں کا سایہ خدا کی رحمت ہے۔

۱۵۔ بچے کی پہلی درسگاہ ماں کی گود ہے۔

۱۶۔ سخت سے سخت دل کو ماں کی پرنم آنکھوں سے موم کیا جا سکتا ہے۔

۱۷۔ ماں ایک ایسا ہیرا ہے جو کبھی خریدنے سے حاصل نہیں ہوتا۔

۱۸ ماں کا غصہ وقتی ہوتا ہے جو فوراً ختم ہو جاتا ہے۔

۱۹۔ ماں کی طرف پیار سے دیکھنا بھی عبادت ہے۔

۲۰۔ ماں ایسی ہستی ہے جو ایک بار کھونے سے دوبارہ حاصل نہیں ہوتی۔

۲۱۔ ماں کی عزت کرنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔

۲۲۔ ماں کی ممتا لاثانی ہے۔

۲۳۔ ماں باپ کی عزت کرنے والوں کے لئے جنت کا دروازہ کھلا رہے گا۔

۲۴۔ ماں کی بددعا عرش ہلا دیتی ہے۔

۲۵۔ ماں دنیا کی عزیز ترین چیز ہے۔

۲۶۔ ماں کے بغیر کائنات نامکمل ہے۔

۲۷۔ ماں جنت کا دوسرا نام ہے۔

۲۸۔ ماں کی نافرمانی کبیرہ گناہوں میں بڑا گناہ ہے۔

۲۹۔ کچھ لوگوں کا پیار کبھی نہیں بدلتا وہ ہمارے ماں باپ ہیں۔

۳۰۔ وہ میرے بدسلوکی میں بھی مجھے دعا دیتی ہے آغوش میں لیکر سب غم بھولا دیتی ہے۔

۳۱۔ سخت راتوں میں بھی آسان سفر لگتا ہے۔ یہ میری ماں کی دعاؤں کا اثر ہے۔

۳۲۔ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کے لئے سب سے خوبصورت تحفہ ماں ہے۔

۳۳۔ لوگ کہتے ہیں کہ کسی ایک کے چلے جانے سے زندگی رک نہیں جاتی۔
لیکن یہ کوئی نہیں جانتا کہ لاکھوں کے مل جانے سے بھی اُس ایک ماں کی کمی پوری نہیں ہوسکتی۔

۳۴۔ اللہ تعالیٰ نے یہ صفت صرف عورت کو بخشی ہے کہ اگر وہ پاگل بھی ہو جائے تو اولاد یاد رہتی ہے۔

۳۵۔ ماں باپ کی اصل طاقت اُن کی نیک اولاد ہے ماں باپ تب کمزور، بیمار اور بوڑھے ہوتے ہیں جب اُن کی اولاد ہی ان کو پریشان کرتی ہے۔

۳۶۔ ماں باپ کی عزت کرو ان کی ضروریات کا خیال رکھو تا کہ آپ کی اولاد آپ کا خیال رکھے۔ کیونکہ آپ جو کرو گے وہی آپ کے ساتھ ہوگا۔

۳۷۔ سب سے بُرا وقت وہ ہے جب تمہارے غصّے کے خوف کی وجہ سے ماں باپ اپنی ضروریات اور نصیحت کرنا چھوڑ دیں۔

۳۸۔ جب گھر کے بڑے دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں تو اپنے ساتھ بہت ساری برکتیں اور بے فکریاں بھی ساتھ لے جاتے ہیں۔

۳۹۔ اب سمجھا۔۔۔ماں سچ کہتی تھی سوچیں بوڑھا کر دیتی ہیں۔۔

۴۰۔ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔

۴۱۔ یہ بات بھی غور کرنے والی ہے۔۔۔ماں کی خدمت سے جنت مل جاتی ہے مگر جنت کا دروازہ اُس وقت کھلتا ہے جب باپ کی عزت کی جائے۔

۴۲۔ ماں کا دل اولاد کی ذرا سی تکلیف اور پریشانی پر یوں تڑپ اٹھتا ہے جیسے کوئی مصیبت آن پڑی ہو ماں کی یہ تڑپ انسان اور حیوان دونوں میں یکساں پائی جاتی ہے۔

۴۳۔ ماں سے محبت کرو کیونکہ ماں کی پریشانی دیکھ کر اللہ تعالیٰ نے ''صفا مروہ'' کو حج کا رکن بنا دیا۔

۴۴۔ ماں باپ دنیا میں سب سے بڑی نعمت ہیں۔ ماں نہ ہو تو دل کو دلاسہ دینے والا کوئی نہیں ہوتا اور اگر باپ نہ ہوں تو زندگی کی دوڑ میں اچھا مشورہ دینے والا کوئی نہیں ہوتا۔

۴۵۔ اس سُوکھی چھڑی سے بدتر ہے وہ اولاد جو بڑھاپے میں اپنے والدین کا سہارا نہ بن سکے۔

۴۶۔ ماں تب بھی روتی تھی جب بیٹا کھانا نہیں کھاتا تھا اور ماں آج بھی روتی ہے جب بیٹا کھانا نہیں دیتا

۴۷۔ والدین کی اپنی اولاد کے حق میں دعا کبھی رد نہیں ہوتی۔

۴۸۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں۔ ''مجھے معلوم نہیں کہ ماں کے ساتھ حُسن وسلوک اور خیر خواہی سے بڑھ کر بھی کوئی عمل اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے۔''

۴۹۔ کان کھول کر سن لو۔ ہر درد کی دوا صرف ماں ہے ماں۔

۵۰۔ ہر محبت ماں کی محبت کے سامنے کم تر ہے۔

۵۱۔ ماں زندگی کے اندھیرے میں اُجالا ہے۔

۵۲۔ ماں ایک ایسی غزل ہے جو سننے والے کے دل میں اتر جاتی ہے۔

۵۳۔ ماں دعاؤں کا گنجینہ ہے

۵۴۔ ماں وہ نامِ عظمت ہے جو ہر وقت اپنی اولاد کی خوشی کے لیے دعا مانگتی ہے۔

۵۵۔ ماں قسمت بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

۵۶۔ ماں کی شفقت سے ہر غم خوشی میں بدل جاتا ہے۔

۵۷۔ اسلامی تہذیب کی پوری عمارت ماں کی تعظیم واطاعت پر قائم ہے۔

۵۸۔ دنیا کی سب بڑی نعمت ماں ہے۔

۵۹۔ ماں ایک ایسی لازوال ہستی ہے کہ جس کے دم سے یہ کائنات آباد ہے۔

۶۰۔ ماں کا سایہ گرمی میں درخت کے سایہ سے زیادہ آرام دیتا ہے۔

۶۱۔ ماں باپ اولاد کی محبت میں خود تکلیف اٹھاتے ہیں اور اولاد کو آرام پہنچاتے ہیں۔

۶۲۔ دنیا کی تمام مسرتیں صرف ماں کے کہنے سے مل جاتی ہیں۔

۶۳۔ ماں کی آغوش دکھوں کی دعا ہے۔

۶۴۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر میری ماں زندہ ہوتی، میں نماز میں اللہ کے حضور کھڑا ہوتا، ماں آواز دیتی اور میں نماز چھوڑ کر دوڑ کر ماں کے پاس چلا جاتا اور دنیا والوں کو بتاتا کہ ماں کی عظمت کیا ہوتی ہے۔

۶۵۔ ایک دن میں نے ماں سے پوچھا جن کی ماں نہیں ہوتی، اُن کے لئے کون دعا کرتا ہے۔ وہ بولیں، دریا اگر خشک بھی ہو جائے لیکن ریت سے نمی نہیں جاتی۔

۶۶۔ ماں کا دن ۔۔۔ باپ کا دن ۔۔۔۔۔

ہمارا ہر دن ماں اور باپ کے لئے ہونا چاہیے اسلام ہمیں ہر دن ماں اور باپ کی خدمت اور تعظیم کا درس دیتا ہے۔

۶۷۔ جن کی ماں نہیں ہوتی وہ کھانے کی میز پر کبھی روٹھا نہیں کرتے اور روٹھ جائیں تو انہیں کوئی مناتا نہیں۔

۶۸۔ پوچھتا ہے جب کوئی مجھ سے کہ دنیا میں محبت بچی ہے کہاں۔ مسکرا دیتا ہوں اور یاد آتی ہے ماں

۶۹۔ جن کی ماں نہیں ہوتی، وہ گھر سے نکلیں تو زمانے کی دُھوپ سے بچنے کے

لئے انہیں دعاؤں کی چھتری میسر نہیں ہوتی۔

۷۰۔ جس ہاتھ کو تھام کر تم اپنے پیروں پر کھڑے ہوئے ہو اُس ہاتھ پر جھریاں آجانے کے بعد اُسے مت چھوڑ دینا۔

۷۱۔ نیند اپنی بُھلا کر سُلایا ہم کو۔ آنسو اپنے گرا کر ہنسایا ہم کو درد کبھی نہ دینا اُن ہستیوں کو۔ اللہ نے ماں باپ بنایا جن کو۔

۷۲۔ میں پیار سے دیکھتا گیا اور عبادت ہوتی گئی۔

۷۳۔ ماں کے جو قریب ہوتے ہیں دشمن بھی اُن کے حبیب ہوتے ہیں
ماں جن کے پاس ہوتی ہے۔ وہ لوگ کہاں غریب ہوتے ہیں
ماں جن کی زندہ ہوتی ہے وہ بہت خوش نصیب ہوتے ہیں۔

۷۴۔ اُترنے ہی نہیں دیتی مجھ پہ کوئی آفت۔ میری ماں کی دعاؤں نے آسمان کو روک رکھا ہے۔

۷۵۔ ماں کے لئے سب کو چھوڑ دینا لیکن سب کے لئے ماں کو مت چھوڑنا کیونکہ جب ماں روتی ہے تو فرشتوں کو بھی رونا آجاتا ہے۔

۷۶۔ جب انسان ماں باپ کے لئے دعا کرنا چھوڑ دیتا ہے تو اس کا رزق روک دیا جاتا ہے۔

۷۷۔ ماں باپ کے ہوتے ہوئے ہمیں کسی پیر فقیر کے پاس جانے کی ضرورت نہیں۔ ماں باپ ہر اولاد کے لئے ولی اللہ ہوتے ہیں۔

۷۸۔ اولاد کے لئے خاص کر ماں کی دعا سیدھی اللہ کے ہاں عرش تک پہنچ جاتی ہے۔ درمیان میں کوئی رکاوٹ حائل نہیں ہوتی اور قبول ہو جاتی ہے۔

۷۹۔ ماں کی قدر و قیمت اُن سے آپ پوچھ سکتے ہیں جن کی ماں نہیں ہے اپنی

ماں کے قدموں میں بیٹھ جاؤ اللہ تعالیٰ تمہیں شہرت اور ترقیوں کی بلندیوں پر بیٹھا دے گا۔

۸۰۔ میری ماں سمیت سب کی ماؤں کو سلام

۸۱۔ ماں کی ایک مسکراہٹ سارے غموں کا علاج ہے

۸۲۔ شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ ماں باپ سے سرکشی ہے۔

۸۳۔ اللہ نے ماں باپ سے بھلائی کرنے کی تاکید کی ہے۔

۸۴۔ اس بات سے ہمیشہ بچو۔ کہ ماں نفرت کرے یا بددعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔

۸۵۔ اللہ کو ماں کی دعاؤں سے راضی کیا جا سکتا ہے۔

۸۶۔ جس گھر میں ماں کی عزت نہیں وہ گھر ضرور برباد ہو جاتا ہے۔

۸۷۔ ماں دکھ اور پریشانی کو ختم کرنے کے لیے پیدا کی گئی ہے۔

۸۸۔ جہاں ماں کا احترام ہوتا ہے وہاں اللہ بھی خوش ہوتا ہے برکتیں نازل ہوتی ہیں۔

۸۹۔ جس دے ساہ نال دیوے بلدے

جس دی چھاویں سورج پلدے

۹۰۔ مجھے آج بھی محبت ہے اپنے ہاتھ کی سبھی انگلیوں سے

نہ جانے کس انگلی کو تھام کر میری ماں نے مجھے چلنا سکھایا ہوگا۔

۹۱۔ سر پر جو ہاتھ پھیرے تو ہمت آ جائے

ایک بار مسکرا دے تو جنت مل جائے۔

۹۲۔ لاکھ اپنے گرد حفاظت کی لکیریں کھینچو ایک بھی اُن میں نہیں ماؤں کی

لبوں پہ اُس کے کبھی بددعا نہیں ہوتی۔ بس ایک ماں ہے جو کبھی خفا نہیں ہوتی۔

۹۴۔ جب بھی کشتی میری سیلاب آجاتی ہے۔ توماں دعا کرتی ہوئی خواب میں آجاتی ہے۔

۹۵۔ والدین اولاد کے لئے قدم قدم پر رہبر، کامیابی کا زینہ اور نیک خواہشات کا سرچشمہ ہوتے ہیں

۹۶۔ ماں کی عظمت اور محبت کا قائل سب سے زیادہ دین اسلام ہے۔

۹۷، ماں کا وجود زندگی کا سب سے زیادہ قیمتی سرمایہ ہے۔

۹۸۔ لمبی اڑان کے بعد چڑیا اپنے گھونسلے میں پہنچی تو اس کے بچوں نے پوچھا

''ماں''

آسمان کتنا بڑا ہے۔ چڑیا نے اپنے بچوں کو پروں میں سمیٹ لیا اور بولی

''سو جاؤ بچو وہ میرے پروں سے چھوٹا ہی ہے

۹۹۔ دنیا میں کامیابی چاہتے ہو تو ماں باپ کی خدمت کرو۔

۱۰۰۔ باپ ایک ایسی کتاب ہے۔ جس پر بہت سے تجربات تحریر ہوتے ہیں جو زندگی گذارنے میں ہنمائی کرتے ہیں اس لیے اُسے اپنے سے کبھی دور مت رکھیں۔

۱۰۱۔ اگر تم ستر ۷۰ سال تک خانہ کعبہ کا طواف کر کے اُس کی نیکیاں اپنے ماؤں باپ کو ہدیہ کرتے رہو تب بھی تم اُس آنسو کے ایک قطرے کا بوجھ ہلکا نہیں کر سکتے جو تمہاری بدسلوکی کی وجہ سے تمہارے ماں باپ کی آنکھ سے گرا۔

۱۰۲۔ جنت کا ہر لمحہ دیدار کیا تھا۔ گود میں اُٹھا کے جب ماں نے پیار کیا تھا

۱۰۳۔ سب کہہ رہے ہیں آج ماں کا دن ہے۔ وہ کونسا دن ہے جو ماں کے بِن ہیں

۱۰۴۔ مانگنے پر جہاں ہر منت پوری ہوتی ہے ماں کے پیروں ہی میں وہ جنت ہوتی ہے۔

۱۰۵۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ماں وہ شخصیت ہیں جو میری طرف سے نایاب تحفہ ہیں۔

۱۰۶۔ خدا کی قسم ماں سے زیادہ کوئی کسی کو پیار نہیں کرسکتا اور باپ سے زیادہ کوئی خیال نہیں رکھ سکتا۔

۱۰۷۔ کامیابی کی راہوں میں جس کا تذکرہ ضروری ہے وہ ماں ہے جس کے بغیر زندگی ادھوری ہے

۱۰۸۔ ماں کے ساتھ جا کر بیٹھا کرو کیونکہ ماں کے ساتھ گزرا ہوا وقت قیامت کے دن نجات کا باعث بنے گا۔

۱۰۹، محبت کی ترجمانی کرنے والے کوئی چیز ہے تو وہ ماں کی پیاری ہستی ہے۔

۱۱۰ دنیا کی بہترین موسیقی ماں کی لوری کی آواز ہے۔

۱۱۱۔ اس وقت کو یاد کرو جب تم مجبور تھے اور تمہاری ماں کی نگاہیں تمہیں پیار سے دیکھتی تھیں۔

۱۱۲۔ دنیا اگر آنکھ ہے تو ماں اس کی بینائی ہے۔

۱۱۳۔ ماں ایک ایسی بینک ہے۔ جہاں آپ ہر احساس اور دکھ جمع کر سکتے ہیں۔

۱۱۴۔ میں زندگی کی کتاب میں ماں کے سوا کسی کی تصویر نہیں دیکھتا۔

۱۱۵۔ ماں تو ماں ہوتی ہے وہ پہچان لیتی ہے کہ آنکھیں سونے سے لال ہیں یا رونے سے۔

۱۱۶۔ دنیا کی سب سے پیاری جگہ ماں کی گود ہے۔

۱۱۷۔ ماں گھر کا نیوکلیئس ہوتی ہے، اس کے جانے کے بعد پروٹون، نیوٹران اور الیکٹران اپنا وزن کھو بیٹھتے ہیں۔

۱۱۸۔ وہ لوریوں میں سناتی تھی آیتیں مجھ کو میں ماں کی یاد میں اسم خدا کو

چومتا ہوں۔

۱۱۹۔ ماں محبت، شفقت، عبادت، ریاضت وہ لفظ ہی نہیں اُترا، جس سے تجھے لکھوں

۱۲۰۔ سمجھو کہ صرف جسم ہے اور جان نہیں رہی۔ وہ شخص جو کہ زندہ ہے اور ماں نہیں رہی۔

۱۲۱۔ داستان میرے لاڈ پیار کی بس ایک ہستی کے گرد گھومتی ہے۔
پیار جنت سے اس لئے ہے مجھے یہ میری ماں کے قدم چومتی ہے۔

۱۲۲۔ میری خواہش ہے کہ میں پھر سے فرشتہ ہو جاؤں
ماں سے اس طرح لپٹ جاؤں کہ بچہ ہو جاؤں

۱۲۳۔ ماں میں نہیں جانتی کہ جنت کی حوریں کیسی ہوں گی مگر یقین ہے کہ اگر جنت ماں کے قدموں میں ہے تو جنت کے حوریں میری ماں کی خوبصورتی نیک سیرت اور محبت کا مقابلہ نہیں کرسکتیں۔ یا اللہ میری ماں کا شفیق سایہ میرے سر پہ ہمیشہ سلامت رکھنا۔

۱۲۴۔ خدا کی جنت دنیا میں کبھی دیکھنے کا شوق ہو!
تو فقط ایک بار اپنی ماں کی گود میں کبھی سو کر دیکھنا۔

حضرت امام حُسینؓ

۱۲۵۔ جب انسان اپنی ماں باپ کے لئے دُعا کرنا چھوڑ دیتا ہے تو اس کا رزق روک دیا جاتا ہے۔

۱۲۶۔ ماں بھی کیا خوب ہستی بنائی ہے میرے رب نے

دیدار جس کا سبھی دُکھ پریشانیاں کردیتا ہے ختم خود بخود۔

۱۲۷۔ ماں کا چہرہ اتنا بابرکت ہے۔۔ تسبیح کے دانوں کی طرح۔میں پیار سے دیکھتا گیا اور عبادت ہوتی گئی۔

۱۲۸۔ خالق کو اپنی خلق سے اُلفت تھی اس لئے

جنت اُتار ڈالی ہے ماؤں کے روپ میں۔

۱۲۹۔ ابھی زندہ ہے ماں میری مجھے کچھ بھی نہیں ہوگا۔

میں جب گھر سے نکلتا ہوں دعا بھی ساتھ چلتی ہے۔

۱۳۰۔ نیند اپنی بُھلا کر سُلایا ہم کو۔ آنسو اپنے گِرا کر ہنسایا ہم کو

درد کبھی نہ دینا اُن ہستیوں کو اللہ نے ماں باپ بنایا جن کو

۱۳۱۔ زندگی میں کوئی کتنا ہی پیار کرلے مگر ماں کی کمی کوئی نہیں پوری کرسکتا۔

۱۳۲۔ ہم ولیوں کے پاس بھاگتے پھرتے ہیں دعا کے لئے۔مگر سب سے بڑا ولی تو آپکے گھر میں ہے آپ کی ماں سرفراز اے شاہ۔

۱۳۳۔ دنیا کی خوبصورت ترین چھت باپ ہے۔

۱۳۴۔ ساری رات سوتے ہوئے میں نے جنت کی سیر کی۔صبح جو آنکھ کھولی تو دیکھا کہ سر ماں کے قدموں میں تھا۔

۱۳۵۔ ماں باپ کے ساتھ تمہارا سلوک ایسی کہانی ہے جو لکھتے تم ہو لیکن تمہاری اولاد تمہیں پڑھ کر سناتی ہے مولانا رومی

۱۳۶۔ بھلا ماں کا بھی کوئی دن ہوتا ہے؟

ماں کے بغیر تو کوئی دن، دن نہیں ہوتا!!

۱۳۷۔ مجھے محبت ہے اپنے ہاتھوں کی تمام انگلیوں سے
نہ جانے کون سی انگلی پکڑ کے ماں نے چلنا سکھایا ہوگا

۱۳۸۔ روک لیتا ہے بلاؤں کو وہ اپنے اوپر
ماں کا آنچل مجھے جبریل کا پَر لگتا ہے۔۔۔

۱۳۹، میرے دل کی مسجد میں جب بھی
تیری یادوں کی اذان ہوتی ہے اے ماں
میں اپنے ہی آنسوں سے وضو کر کے
تیرے جینے کی دعاء کرتا ہوں

۱۴۰، والدین کے چہروں پر محبت سے نظر کرنا بھی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا موجب ہے۔

۱۴۱۔ جس نے اپنے والدین کی قدر نہیں کی۔ وہ شخص دنیا میں سب سے بدنصیب ہے

۱۴۲، گردشیں میرا کیا بگاڑیں گی
میں ماں کے کھینچے ہوئے حصار میں ہوں (خدیجہ الٰہی)

۱۴۳۔ ہمیشہ مجھ پہ اس کی دعا کا رنگ کھلا
وہ جس کی چھاؤں مری زندگی کا رحت ہوئی۔ (یاسمین حمید)

۱۴۴۔ چھاؤں میں ہوں ابھی دعاؤں کی
ہوں کسی گود کی پلی میں بھی (شاہدہ حسن)

۱۴۵۔ پریاں مائیں ہوتی ہیں سارے کام کر کے، سارے فرض نبھا کے،
بچوں کو ان کے پاؤں پر کھڑا کر کے غائب ہو جاتی ہیں (اشفاق احمد)

۱۴۶۔ رحمتیں بھی نعمتیں بھی اور دعائیں مانگتی
میری ماں زندہ تھی میں خود کیا دعائیں مانگتی (سعدیہ روشن صدیقی)

۱۴۷۔ پھر مری ماں کی مہربان باہیں
مجھ کو دنیا میں ایک جنت وہ (نزہت انیس)

۱۴۸۔ پھر ماں کی دعاؤں نے اک رنگ دکھایا ہے رُخ
ورنہ کبھی ایسے طوفان بدلتے ہیں (صبیحہ صبا)

۱۴۹۔ جس طرح ماں کی دعا ہوتی ہے
شاعری ردِ بلا ہوتی ہے (نوشی گیلانی)

۱۵۰۔ مجھ کو سایہ خدا کا لگتا ہے
سر پہ جو ہاتھ میری ماں کا ہے (مونا شہاب)

۱۵۱۔ وہ بھیڑ ہے کہ شہر میں چلنا محال ہے
انگلی پکڑنا باپ کی بچہ نہ بھول جائے (کشور ناہید)

۱۵۲۔ وہی ہے دائرہ میرا جو مری ماں نے کھینچا تھا
میں چاہوں بھی تو اپنے گھر سے باہر جا نہیں سکتی (صوفیہ بیدار)

۱۵۳۔ در و دیوار سے جالا نہیں جاتا اماں
مجھ سے گھر بار سنبھالا نہیں جاتا اماں (رخشندہ نوید)

۱۵۴، میرا گھر بھر میرے بچوں کی ہنسی سے گونجے
کبھی فرصت ہو میسر تو اتاروں میں نظر (زہرا)

۱۵۵۔ تین رُتوں تک ماں جس کا رستہ دیکھے

وہ بچہ چوتھے موسم میں کھو جائے (پروین شاکر)

۱۵۶۔ تہمت لگا کے ماں پہ جو دشمن سے داد لے
ایسے سخن فروش کو مر جانا چاہئیے۔

۱۵۷۔ بوجھ اٹھائے ہوئے ہے ہمارا اب تک
اے زمین ماں! تری یہ عمر تو آرام کی تھی (پروین شاکر)

۱۵۸، جہاں پر ماں کو گہری نیند آئی
اس مٹی کا ہے دیدار کرنا۔ (پروین شاکر)

۱۵۹۔ جو ہر انسان عدم سے آشنا ہوتا نہیں آنکھ سے غائب تو ہوتا ہے فنا ہوتا نہیں
آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

علامہ اقبال

۱۶۰۔ محبت عشق، چاہت کا جو رشتہ ہے، میری ماں ہے
بشر کے رُوپ میں گویا فرشتہ ہے میری ماں ہے
بنا کے میری ہستی کے سارے رنگ پھیکے ہیں وہی اک دلنشین خوش رنگ
رشتہ ہے میری ماں ہے

۱۶۱۔ ماں زندگی کا مرکز، صبر و قرار ہے۔ ماں ایک چمن ہے جس میں مسلسل بہار ہے۔
ماں لطف ہے سکون ہے، شفقت ہے پیار ہے
ماں اک عظیم نعمت پروردگار ہے۔

۱۶۲۔ جب بھی کشتی میری سیلاب میں آجاتی ہے
تو ماں دعا کرتی ہوئی خواب میں آجاتی ہے

۱۶۳۔ میں جس صحرا بھی جاؤں مجھے گھر لگتا ہے۔
یہ سب میری ماں کی دعاؤں کا اثر لگتا ہے۔
ایک مدت سے میری ماں نہیں سوئی تابش
میں نے اک بار کہا تھا مجھے ڈر لگتا ہے۔ (عباس تابش)

۱۶۴۔ زندگی کے سفر میں گردشوں کی دھوپ میں جب کوئی سایا نہیں ملتا تو یاد آتی ہے ماں

۱۶۵ 165. Mother was your door to this Dunya, Mother will be your door to Jannah. Take care of this door.

۱۶۶۔ 166. Paradise lies at the feet of your mother. (Prophet Muhammad (P.B.U.H)

۱۶۷۔ The look of a child towards his parents out of love for them is an act of worship.

۱۶۸۔ The heart of a mother is a deep abyss at the bottom of wich you will always find forgiveness.

Mother's love is the fuel that enable ۱۶۹
a normal human being to do the impossible.

The best medicine in the world is a ۱۷۰۔
mother's kiss.

A mother's arms are made of ۱۷۱،
tenderness and children sleep soundly in them.

When you have your mothers Dua's, ۱۷۲۔
you stand against the world

When mother is happy, family is ۱۷۳۔
happy , when family is happy, nation is happy.

مختلف زبانوں میں ماں کا نام

دنیا میں تو ہزاروں زبانیں بولی جاتی ہیں تمام زبانوں کا احاطہ کرنا تو مشکل کام ہیں چندزبانوں کے حوالے سے ماں کے نام تفصیل سے نیچے درج ہیں

Language	زبان	Mother	ماں
Africaan	آفریکن	Moeder, Ma	مویدر، مأ
Albanian	البینین	Nene, Meme	نی نی، می می
Arabic	اربیک	Ahm	اُم
Argones	آرگونیز	Mai	مائے
Austrian	آسٹرین	Ma	ما
Aymara	ایمارا	Taica	ٹے کا
Azeri (Latin script	آزری	Ana	انا
Basque	باسک	Ama	اما
Belarusan	بیلاروسن	Matka	مٹکا، متکا
Bergamasco	برگاماسکو	Mader	مئے در
Bolognese	بولوگ نیس	Meder	می در
Bosnian	بوسنین	Majka	مجکا
Brazilian	برازیلین	Mae	مئے

Bresciano	برسیانو	Mader	ماڈیر،
Breton	بریٹون	Mamm	مام
Bulgarian	بلغارین	Majka	مجکا
Byelorussain	بیلورشین	Macii	ماسی
Calabrese	کیلابریس	Matre, Mamma	ممّا، ماٹرے
Calo	کالو	Bata, Dai	باٹا، ڈے، دے
Catalan	کیٹالان	Mare	مارے
Cebuano	سیبوانو	Inahan, nanay	ایناحن، نانے
Chechen	چیچن	Nana	نانا
Croation	کرواشین	Mati, majka	ماٹی، مجکا
Czech	زیچ ، سی زیک	Abatyse	ابےٹائس
Danish	ڈینش	Mor	مور
Dutch	ڈچ	Moeder, Moer	مویدر، مویر
Dzoratai	زورٹائے، ڈزورٹائے	Mere	می رے

English	انگلش	Mother, Mama, Mom	مدر، ماما، موم
Esperanto	ایسپرینٹو	Patrino, Panjo	پیٹرینو، پانجو
Estonian	ایسٹونین	Ema	ایما
Faeroese	فائےروایس	Mooir	موویر
Finnish	فِنش	Aiti	اے، ٹی
Flemish	فلیمش	Moedar	موئےڈر
French	فرینچ	Mere, Maman	مےرے، مامن
Frisian	فریشین	Emo, Ema, Kanaaiti, Aiti	ای مو، ای مئے، کن ٹیسٹی، اےٹی
Furlan	فرلن	Mari	ماری
Galician	گلئےشین	Nai	نائے، نے
German	جرمن	Mutter	موٹر، مٹر
German	گریک	Mana	مےنا
Griko	گریکو	Salentino, Mana	سیلین ٹینو
Hawaiian	ھوائین	Makuahine	ماکواھائن

Hindi	ھندی	Ma, Maji	ماں، ماں جی
Hungarian	ھنگرین	Anya, Fu	اَن یا، فو
Icelandic	آئیس لینڈک	Mooir	مووير
Ilongo	ایلونگو	Iloy, Nanay, Nay	الوئے، نائے، نے
Indonesian	اینڈونیشین	Induk, Ibu, biang, Nyokap	این ڈک ، اِبُو، بیا نگ، نیوکیف
Irish	آئرش	Mathair	ِمیت ایر
Italian	جیو دیو سپانیش	Madre, Mamma	مادرے
japanese	جیپنیز	Okaasan, Haha	اوکاسن، ھاھا
Judeo Spanish	جیوڈیوسپینیش	Madre	مادرے
Kannada	کاناڈا	Amma	امّاں
Kurdish Kurmanji	کردش ، کرمانجی	Daya	ڈایا، دیا

Ladino	لاڈینو	Uma	اُما
Latin	لیٹن	Mater	ماٹر
Leonese	لیونیز	Mai	مائے
Ligurian	لیگوریین	Mair	مائے رے
Limburgian	لیم برجین	Moder, Mojer, Mam	موڈر، موجر، مم
Lingala	لنگالا	Mama	مما
Lithuanian	لیتوھانین	Motina	موٹینا
Lombardo Occidentale	لوم بارڈو اوکسی ڈینٹل	Madar	ماڈار، مدر
Lunfarado	لن فراڈو	Vieja	وی جا
Macedonian	میسی ڈونین	Majka	مجکا
Malagasy	ملاگیسی	Reny	ری نے
Malay	ملے	Emak	ای ماک
Maltese	مالٹیز	Omm	اوم
Mantuan	مین چون	Madar	ماڈار، مدر
Maori	ماوری	Ew, Haakui	اےوی، ھاکوی
Mapunzugun	مے پون زوگن	Nuke, Nuque	نیوک، نیوکے

Marathi	مراٹھی	Aayi	آئی
Monoglian	منگولین	eh	اتح، ای
Mudnes	میوڈرنیز	Medra, Mama	میڈرہ، ماما
Neapolitan	نیاپولیٹن	Mamma	مما
Norwegian	ناروتجین	Madre	میڈر، میڈرے،میر
Occitan	اوسی ٹین	Maire	مےرے
Old Greek	اولڈگریک	Mytyr	مائی ٹائر
Pamigiano	پرمی گیانو	Madra	مئےڈرا
Persian	پرشین	Madr, Maman	مادر،ممن
Piemontese	پائی مون ٹیسن	Mare	مارئے
Polish	پولش	Matka, Mama	مٹکا، مما
Portuguese	پُرتاگیس	Mae	مےای
Punjabi	پنجابی	Mai, Mataji, Pabo	مائی، ماتاجی،پابو

Quechua	کیچوا	Mama	ماما
Rapanui	ریپانوئے	Matua Vahine	ماتو آواھین
Romagnolo	روماگ نولو	Medra	می ڈرا
Romanian	رومان ین	Mama, Maica	ماما، مےگا
Romansh	رومانش	Mamma	ممما
Russian	رشین	Mat	ماٹ
Samoan	ساموان	Tina	ٹینا
Saami	سامی	Eadni	اےآڈنی
Sardinian, (Limba, Sarda Unificade	سردلین	Mama	ممما
Sardinian Campidanesu	سردنین	Mamai	مادرے، ممما
Sardinian Logudoresu	سردنین	Madre, Mamma	ممما

Serbian	سربین	Majka	مجکا
Shona	شونا	Amai	امائے
Sicilian	سی سی لین	Matri	ماٹری
Slovak	سلوواک	Mama, Matka	ماما، مٹکا
Slovenian	سلوے نین	Mati	ماٹی، ماتی
Spanish	سپینش	Madre, Mama, Mami	مادرے، ماما ،مامی
Swahili	سواحلی	Mama, Mazazi, Mzaa	ماما، مازازی، مزا
Swedish	سویڈش	Mamma, Mor, M orsa	مما مور مورسا
Swiss German	سوِس جرمن	Mueter	میوٹر
Telegu	تلیگو	Amma	امّا
Triestino	ٹرایسٹینو	Mare	مارے
Turkish	ٹرکش	Ane, Ana	این، انا،ولیزئے

Turkmen	ترکمین	Eje	ای جے
Ukrainian	یوکرائنین	Mati	ماٹی
Urdu	آُردو	Ammee	امی
Valencian	وے نی سین	Mare	میرے
Venetian	وے نی شین	Mare	میرے
Viestano	وائس ٹانو	Mamm'	مم
Viestamese	ویٹنامیز	Me	می
Wallon	والون	Mere	مے رے
Welsh	وی لیش	Mam	مام
Yiddis	یی ڈش	Muter	میوٹر، میوتر
h			
Zeneize	ذی نائیز	Moae	موئے
Pushto	پشتو۔	Mor	مور
Kashmiri	کشمیری	Moji	موجی
Sansakrat	سنسکرت	Mata	ماٹا ماتا
Greek	گریک	Matr	ماٹر
France	فرانس	Mayer	مائر
Arabic	اریبک	Amm	ام

ماخوذ:(مور)اکبرہوتی ایڈووکیٹ

تصاویری

حصہ

ناموسِ مصطفیٰ پہ جوانی لٹائیے
مقصد یہ زندگی کا جہاں کو بتائیے

ناموسِ مصطفیٰ پہ نچھاور ہیں دو جہاں
جاں دے کے ان کی آن پہ، ایماں بچائیے

ناموسِ مصطفیٰ پہ ہے مرنے میں زندگی
آبِ حیات کے لیے سر کو کٹائیے

ناموسِ مصطفیٰ پہ تو کٹتے ہیں بانصیب
ہونا ہے خوش نصیب تو ہمت بڑھائیے

ناموسِ مصطفیٰ کی حفاظت ہے بندگی
یہ کام کر کے روحِ عبادت کو پائیے

ناموسِ مصطفیٰ کے تحفظ کے واسطے
جو کچھ بھی بس میں ہے وہ ہنر آزمائیے

ناموسِ مصطفیٰ کا تقدس رہے بحال
گستاخِ مصطفیٰ کو سبق وہ سکھائیے

گستاخِ مصطفیٰ کی سزا قتل ہے صحیح
اس میں کمی کی سوچ کی وقعت گھٹائیے

گستاخ، بدکلام کو دوزخ میں بھیج کر
دُنیا میں سیج خلدِ بریں کی سجائیے

کرتے ہیں جو بھی دینِ نبی میں مداخلت
ان اینکروں سے قوم کا پیچھا چھڑائیے

جتنے بھی غامدی و وحیدی ہیں منکرین
ان مفسدوں کے فتنہ و شر میں نہ آئیے

غازی ہے دینِ حق کا ممتاز قادری
جرأت پہ اس کی نعرۂ حیدر لگائیے

سرکارِ دو جہاں سے ہے احقر کی التماس
بخشش کا ایک جام اسے بھی پلائیے

اپنے کرم سے اس کو نوازش ہو ہر عطا
بدکاریوں پہ اس کی نہ سرکار جائیے

مجبور کر رہا ہے ادا فرضِ منصبی
شرفِ قبولیت سے اسے جگمگائیے

نتیجۂ فکر: سید عارف محمود مجبور رضوی

مجلسِ علمائے نظامیہ پاکستان
مرکزی دفتر: جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور
Ph:042-37374429 Cell:0315-7374429
Email:munpk7374429@gmail.com

ماں میں نہیں جانتی
کہ جنت کی حوریں کیسی ہوں گی۔
مگر یقین ہے کہ اگر جنت ماں کے
قدموں میں ہے تو جنت کی حوریں
میری ماں کی خوبصورتی نیک سیرت
اور محبت کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔
یا اللہ میری ماں کا شفیق سایہ میرے
سر پہ ہمیشہ سلامت رکھنا۔
HEALTH KI DUNYA
facebook/Health.Ki.Dunya

غزل

ضبط کو محترم کیا ماں نے
میرے دل کو حرم کیا ماں نے

پیار کے ساتھ میرے ماتھے پر
ایک بوسہ رقم کیا ماں نے

پڑھ کے دو بار آئت الکرسی
میرے سینے پہ دم کیا ماں نے

مجھ کو گھر سے روانہ کرتے ہوئے
اپنی آنکھوں کو نم کیا ماں نے

روئی کاشفؔ بخار کا سُن کر
دُور بیٹھے بھی غم کیا ماں نے

کاشفؔ کمال

سیانے
کہتے ہیں
اِس توں ٹھنڈی چھاں نی لبدی
ڈُوجی واری۔۔۔ماں نی لبدی
A.H NoteBook

ماں ساتھ ہے تو سایہ قدرت بھی ساتھ ہے
ماں کے بغیر لگے دن بھی رات ہے

میں دور ہو جاؤں تو اس کا میرے سر پہ ہاتھ ہے
میرے لیے تو میری ماں ہی کائنات ہے

دامن میں ماں کے صرف وفاؤں کے پھول ہیں
ہم سارے اپنی ماں کے قدموں کی دھول ہیں

ماں

میری زندگی میری خوشی میری چاہت ہے میری ماں
میری محبت میرا عشق میری دیوانگی ہے میری ماں

میرے دکھوں میں ہوتی ہیں جسکی آنکھیں اشکبار
میری زندگی کا حاصل ہے میری ماں

میری خوشیوں کی میرے دکھ سکھ کی ساتھی
وہ پیاری سی ہستی ہے میری ماں

میری کامیابیوں میری منزلوں کی طالب
ہر پل دعائیں مانگتی جو میرے واسطے ہے میری ماں

Mother's Day Poem

Dear Mom,
I will love you forever;
And forever you will be
The most wonderful mother,
You mean everything to me.

I thought of buying you flowers
In the usual way,
But I knew you would prefer
A FOREVER bouquet!

ماں

میری زندگی میری خوشی میری چاہت ہے میری ماں
میری محبت میرا عشق میری دیوانگی ہے میری ماں

میرے دکھوں میں ہوتی ہیں جسکی آنکھیں اشکبار
میری زندگی کا حاصل ہے میری ماں

میری خوشیوں کی میرے دکھ سکھ کی ساتھی
وہ پیاری سی ہستی ہے میری ماں

میری کامیابیوں میری منزلوں کی طالب
ہر پل دعائیں مانگتی جو میرے واسطے ہے میری ماں

والدین کے چہروں پر محبت سے نظر کرنا بھی
اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا موجب ہے۔

پیاری ماں

پیاری ماں، مجھ کو تیری دعا چاہیے
تیرے آنچل کی ٹھنڈی ہوا چاہیے

لوری گا گا کے مجھ کو سلاتی ہے تو
مسکرا کر سویرے جگاتی ہے تو
مجھ کو اس کے سوا اور کیا چاہیے
پیاری ماں، مجھ کو تیری دعا چاہیے

تیری ممتا کے سائے میں پھولوں پھلوں
تھام کر تیری انگلی میں بڑھتا چلوں
آسرا بس ترے پیار کا چاہیے
پیاری ماں، مجھ کو تیری دعا چاہیے

تیری خدمت سے دنیا میں عزت مری
تیرے قدموں کے نیچے ہے جنت مری
عمر بھر سر پہ سایہ ترا چاہیے
پیاری ماں، مجھ کو تیری دعا چاہیے

TO THE WORLD YOU
ARE A MOTHER, BUT
TO OUR FAMILY
YOU ARE THE
ABSOLUTE WORLD.

HAPPY MOTHER'S DAY

Gazala Shaikh
Maa Ki Dua
Waqt To Kya
Naseeb Bhi Badal
Deti Hai.

تو سمندر محبتوں کا اے ماں
میں تیری گود میں قطرہ سا
بینش | بنداس لوگ

ماں 09 مہینے پیٹ میں رکھتی ہے بچے کو جنم دینے کیلئے

لیکن، باپ پوری زندگی بچے کو دماغ میں رکھتا ہے بچے کی پرورش کیلئے

باپ نے پوچھا بیٹے گھر بیٹھے تجھے جنت کی مٹی
کہاں سے مل گئی؟ بیٹے نے کہا سارا دن ماں
کے پیچھے پیچھے پھرتا رہا، جہاں جہاں دو قدم
رکھتی تھی، وہاں وہاں سے مٹی اٹھا کر جمع کرتا
رہا۔ یہ وہی مٹی ہے۔
"سنہرے الفاظ"

جب تک ماں زندہ ہے دعاؤں
کا سلسلہ نہیں رکتا۔
اے اللہ سب کی ماؤں کو
سلامت رکھنا ۔ آمین

“I smile because
you’re my father.
I laugh because
there’s nothing you
can do about it.”

سبھی کچھ بدل جاتا ہے
سوائے اک "ماں" کے پیار کے
آتش
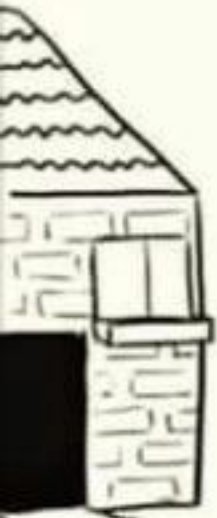
بھلا ماں کا بھی کوئی دن ہوتا ہے ؟؟

ماں کے بغیر تو کوئی دن ، دن نہیں ہوتا !!

جب ماں کو اللہ تعالیٰ نے بنایا تو فرشتوں کو حکم دیا کہ!

ماں!

چاند کی ٹھنڈک
شبنم کے آنسو
بلبل کے نغمے

گلاب کے رنگ
چکوری کی تڑپ
پھول کی چمک

کوئل کی کوک
سمندر کی گہرائی
دریاؤں کی روانی

موجوں کا جوش
کہکشاں کی رنگینی
زمین کی چمک

صبح کا نور اور آفتاب کی تمازت کو جمع کیا جائے تاکہ ماں کی تخلیق کی جائے۔

جب ماں کو اللہ تعالیٰ نے بنالیا تو فرشتوں نے پوچھا!

اے مالک دو جہاں تو نے اس میں اپنی طرف سے کیا شامل کیا

اللہ رب العزت نے فرمایا **محبت**

پتر ہووے بھاویں زمانے دا ولی
نہیں ماں دے پیراں دی خاک ورگا

ماں

ماں کی محبت ہمالیہ پہاڑ ہے
جس کی بلندیوں کو کوئی ناپ نہیں سکتا

یہ وہ گہرا سمندر ہے
جس کی گہرائیوں کا اندازہ کوئی نہیں لگا سکتا

ام عفان

Chand
ماں کے لئیے
اِک دُعا
یارَب میری ماں کو
لازوال رکھنا
میں رہوں نہ رہوں
میری ماں کا خیال رکھنا
میری خوشیاں بھی لے لے
میری سانسیں بھی لے لے
مگر میری ماں کے گرد صدا!
خوشیوں کا جال رکھنا

خواتین کا علم و عمل

اسلام میں عورت کا مقام و مرتبہ

عورت ذات کو اسلام نے
جو مرتبہ اور مقام عطا فرمایا

ہے اس سے دیگر مذاہب یکسر خالی ہیں۔ چناں چہ تاریخ گواہی دیتی ہے کہ اسلام سے پہلے لفظ ''عورت'' سنتے ہی حقارت کی تیوریاں چہرے پر رونما ہوتی تھیں عورت کی قدر راہ پڑی چیز سے زیادہ نہ تھی، بچیوں کو زندہ درگور کیا جانا بُرا نہ سمجھا جاتا تھا، عورت نجاست کا ڈھیر اور شیطان کا نمائندہ سمجھی جاتی تھی، ایامِ حیض میں ان کے لئے مخصوص جگہ مقرر تھی بچی کی ولادت کی خبر انتہائی ناگواری سے سنی جاتی تھی غرض کہ عورت ذات محض ایک کھلونا تھی بے حیائی اور بے پردگی عام تھی، ہر گلی اور کوچے میں عورت کی عزت نیلام ہوتی تھی۔

لیکن میرے محبوب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد مبارک سے عورت کو دنیا میں جینے کا حق ملا، معاشرے میں باعزت مقام ملا، کہیں بیٹی، کہیں ماں، کہیں بیوی اور کہیں بہن جیسی عظیم الشان صفات ملیں، عورت کو گھر کی ملکہ بننے کا اعزاز ملا، تین بچیوں کی تربیت کرنے پر جنت کی خوش خبری ملی، ماں کے قدموں تلے جنت کی بشارت ملی۔

ہمیں فخر ہے کہ دینِ اسلام میں عورت ذات کے متعلق کسی بھی قسم کے حقارت اور ذلت آمیز نظریات نہیں ہیں، اس عورت ذات سے زندگی وجود میں آئی لہذا اس سے زندہ رہنے کا حق نہیں چھینا جاسکتا، اس نے تجاستیں دھو دھو بچے کو کر صاف و شفاف رکھا لہذا اُسے نجس مخلوق قرار نہیں دیا جاسکتا، اس نے اُنگلی پکڑ کر زمین پر چلنے کا طریقہ سکھایا لہذا اُس کے پاؤں کے نیچے سے زمین نہیں چھینی جاسکتی، اس نے اپنی زندگی کے ہر سانس کے ساتھ دعاؤں سے نوازا لہذا اُسے حقارت آمیز گالیاں نہیں دی جاسکتیں، اُس نے پال پوس کر کامل و مکمل بنایا اُسے نامکمل نہیں کہہ سکتے، اس نے گھر کی پُرسکون و پُرامن زندگی عطا کی اُسے فتنہ وفساد کی جڑ قرار نہیں دے سکتے۔

آج پھر اس صنفِ نازک پر مختلف قسموں کے ظلم ڈھائے جارہے ہیں، آزادیٔ نسواں کے پُرفریب نعروں سے دھوکہ دیا جارہا ہے اور ان عورتوں کو سرِ عام ننگا کیا جارہا ہے، ہر کوئی عورت ذات کو اپنی ہوس کا نشانہ بنا رہا ہے اور آزادی کے نام پر عورت کو بیٹی، بیوی، بہن اور ماں بننے کی صفات سے روکا جارہا ہے۔ عورتوں کو کلبوں اور محفلوں کی زینت بنایا جارہا ہے، ان کی عزت و ناموس کو ہر گلی کوچے میں لوٹا جارہا ہے، باریک کپڑوں میں ملبوس ہونا قابلِ عزت و فخر سمجھا جارہا ہے، بھری سڑک پر مختصر لباس میں چلنے پھرنے کو ''روشن خیالی'' کہا جارہا ہے۔ الغرض عورت کو ذلیل و رسوا کیا جارہا ہے، عیاش پسند لوگ قرآنی احکام میں تاویلیں کررہے ہیں، علماءِ حق کو قدامت پسند کے القابات دیئے جارہے ہیں، عورتوں کو ان کا اصلی مقام بتانے والوں کو تنگ نظر کہا جارہا ہے اور ہمارا اعلیٰ طبقہ بھی ان ناپاک نعروں کی مستی میں جھوم رہا ہے۔

خدارا! اپنی ایمانی غیرت سے کام لیں ورنہ سنئیں کہ! ''تمہاری داستان نہ ہوگی داستانوں میں''۔

تیری عظمت کو سلام
ماں تیرے قدموں تلے جنت میری رکھی گئی
تیری ہی آغوش میں راحت میری رکھی گئی
میں شعور و آگہی سے تھا نہ ہرگز آشنا
تربیت میں تیری یہ نعمت میری رکھی گئی
تیرے ہی ہاتھوں ہے بارآور مری کشت حیات
ان میں ہی پنہاں کہیں دولت مری رکھی گئی
تیری ہستی تیرا ہی پیکر مری پہچان ہے
روز محشر تجھ سے ہی نسبت مری رکھی گئی
فکر میں اک میری ہی بے خواب تھیں راتیں تری
تیری ہی خدمت میں ہر عظمت میری رکھی گئی
یاد میں گر تو نہیں ہے تیرگی ہی تیرگی
عشق میں تجھ سے ہی یہ شدت مری رکھی گئی
تو لب ساحل منارِ نور ہے میرے لئے
تجھ سے طوفانوں میں بھی قربت میری رکھی گئی
ماں تیری شفقت محبت تیری عظمت کو سلام
تو وقار آدمیت تیری عظمت کو سلام
Designed & Composed By: F.B

Miss You Ma

ماں تم کہاں ہو تمہیں ڈھونڈتا ہوں
گلی کوچوں میں بے سبب گھومتا ہوں
اپنے آنسو ردا سے تیری پونچھتا ہوں
بس خوابوں میں تیری مہک سونگھتا ہوں
اور خیالوں میں، میں تیرے سنگ گھومتا ہوں
اب تو جھولا بھی مجھے جھولاتی نہیں ہو
اور لوری بھی مجھ کو سناتی نہیں ہو
گود میں اپنی لے کر سلاتی نہیں ہو
جو میں روٹھ جاؤں مناتی نہیں ہو
اور جب بھی بلاؤں تم آتی نہیں ہو
پر یادوں میں تجھ کو بلاتا ہوں میں
اور غم سارے دل کے سناتا ہوں میں

سب ہی کی شکایت لگاتا ہوں میں
ترے دامن میں آنسو چھپاتا ہوں میں
اسی طرح دل کو جلاتا ہوں میں
پر ماں تو بہت بے وفا ہو گئی
اپنے بچے سے کیوں تو جدا ہو گئی
بتا دے میں ڈھونڈوں کہاں تجھ کو ماں
بتا دے ملے گی کہاں مجھ کو ماں

POETRY: REHAN BIN TAYYAB · DESIGN · DEDICATED TO MY MOTHER

ماں

ریحان بن طیب

" اگر غیر معمولی طور پر Genius ہونے کا فیصلہ
ان تین چیزوں پہ کیا جائے۔۔
عظیم مقصد، انتہائی محدود ذرائع، بے مثال نتیجہ۔۔
تو کوئی بھی شخص محمدؐ کا مقابلہ کرنے کی جرأت
نہیں کر سکتا۔۔ "

فانسیسی فلاسفر، الفانسی دے لامارٹائن
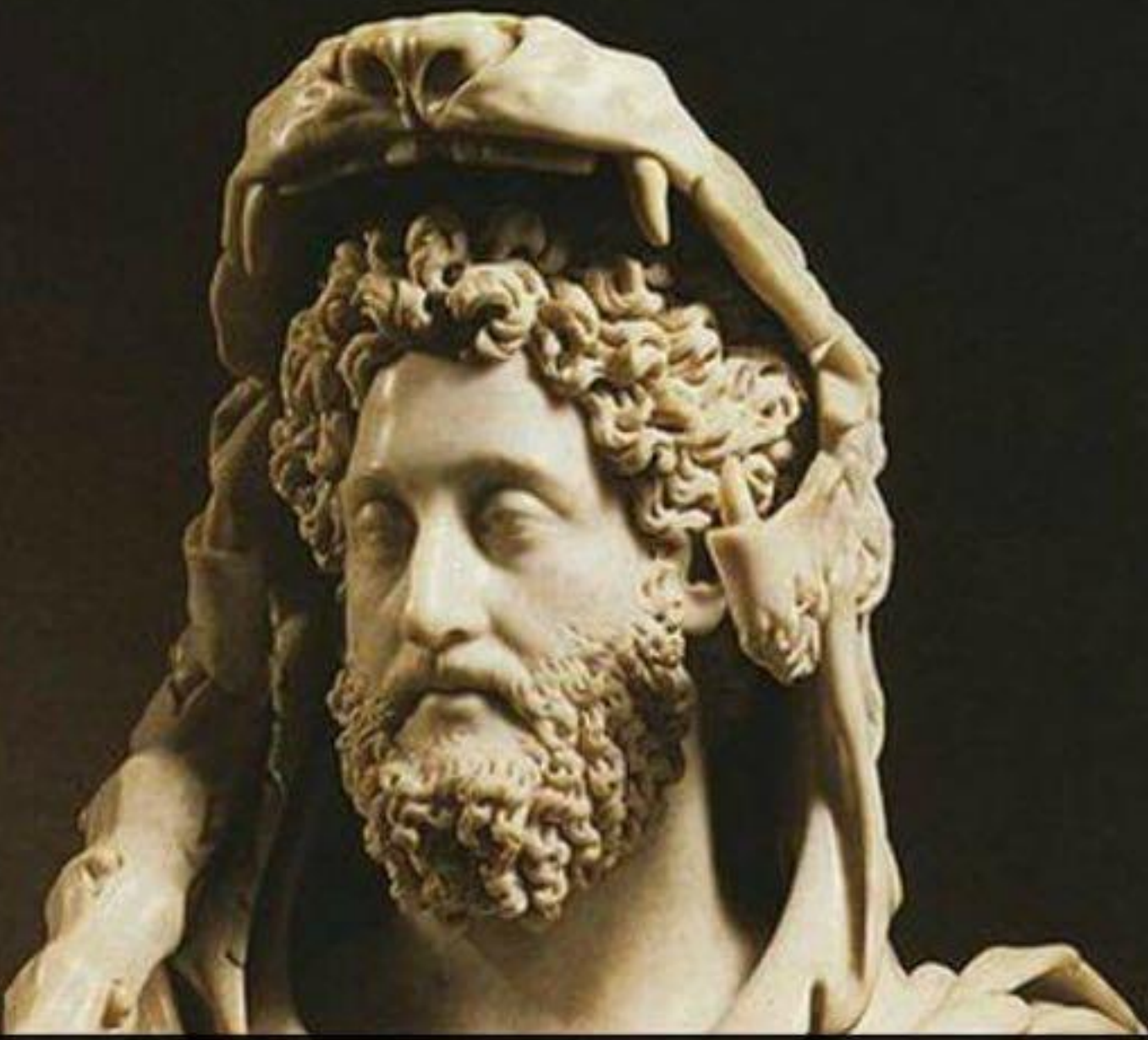
"اگر میں حضرتِ محمدؐ کے زمانے میں
موجود ہوتا تو میں ان کے قدموں میں بیٹھ
کر ان کے پاؤں دھوتا۔۔"

رومن کِنگ ، ہرکولیس

نی مائے
اکھیاں کرن سوال نی مائے
کدی تے پچھ لے حال نی مائے
تیرے باجھوں تیری قسمے
دن بن گئے نیں سال نی مائے
تیریاں یاداں میرے ویہڑے
پاون روز دھمال نی مائے
میرے نال زمانہ چلدا
نت نویں اک چال نی مائے
سارے رشتے مطلب دے نیں
کنہوں دساں حال نی مائے

‘Mother’ ka
‘M’ hi
Important hai.
Kyun ki,
‘M’ ke bina
baaki sab
‘Other’ hai.

تیری خوشبو نہیں ملتی
تیرا لہجہ نہیں ملتا
ہمیں تو شہر میں
کوئی تیرے جیسا نہیں ملتا

ماں کی ایک عادت خدا

سے بہت ملتی ہے

دونوں ہی معاف کر دیتے ہیں

capri
Fb/BindasLog
میری ماں
میری جنت
bindas log

میں جب بچہ تھا
تو اکثر
کھلونے ٹوٹ جاتے تھے
میرے رونے پہ
ماں آکر، کھلونے جوڑ دیتی تھی
سنا ہے ماں سے بھی بڑھ کر
تجھے الفت ہے بندوں سے
تو
آکے جوڑ دے یارب
میں خود کو توڑ بیٹھا ہوں

ماں کا ہونا کسی خزانے
سے کم نہیں

ماں کی محبت اور خدمت
اویس قرنی بنا دیتی ہے

سب سے زیادہ خوشی ہوتی ہے
جب "ماں" ہماری وجہ سے مسکراتی ہے

لاکھ ڈھونڈو گے تُم آغوشِ محبت

بعد مرنے کے ماں نہیں مِلتی

پیاری
ماں

Ufone 2:41 AM

شرک کے بعد سب سے
بڑا جرم والدین سے
سرکشی ہے۔ (ابن ماجہ)
سناٹا چھا گیا بٹوارے کے قصے میں
جب ماں نے پوچھا میں ہوں کس کے حصے میں
جو روز مجھ سے کہانیاں سُن کر سوتے تھے
اب ان بچوں کو میرا بولنا اچھا نہیں لگتا
کہہ رہی ہے مجھے یہ کل کی بہو
آپ میرے میاں کا کھاتے ہیں

رحمت کی برسات (ماں)

جب تو پیدا ہوا کتنا مجبور تھا
یہ جہاں تیری سوچوں سے بھی دور تھا

ہاتھ پاؤں بھی جب تیرے اپنے نہ تھے
تیری آنکھوں میں دنیا کے سپنے نہ تھے

تجھ کو آتا تھا جو صرف رونا ہی تھا
دودھ پی کے تیرا کام سونا ہی تھا

تجھ کو چلنا سکھایا تھا ماں نے تیری
تجھ کو دل میں بسایا تھا ماں نے تیری

ماں کے سائے میں پروان چڑھنے لگا
وقت کے ساتھ قد تیرا بڑھنے لگا

دھیرے دھیرے تو کڑیل جواں ہو گیا
تجھ پہ سارا جہان مہرباں ہو گیا

زور بازو پہ تو بات کرنے لگا
خود ہی سجنے لگا خود سنورنے لگا

ایک دن اک حسینہ تجھے بھا گئی
بن کے دلہن پھر وہ تیرے گھر آ گئی

فرض اپنے سے تو دور ہونے لگا
بیج نفرت کا خود ہی تو بونے لگا

پھر تو ماں باپ کو بھی بھلانے لگا
تیر باتوں کے پھر تو چلانے لگا

بات بے بات ان سے تو لڑنے لگا
قاعدہ اک نیا پھر تو پڑھنے لگا

یاد کر تجھ سے ماں نے کہا ایک دن
اب ہمارا گزارہ نہیں تیرے بن

سن کے یہ بات تو طیش میں آ گیا
تیرا غصہ تیری عقل کو کھا گیا

جوش میں آ کے تو نے یہ ماں سے کہا
میں تھا خاموش سب دیکھتا ہی رہا

آج کہتا ہوں پیچھا میرا چھوڑ دو
جو ہے رشتہ میرا تم سے وہ توڑ دو

جاؤ جا کے کہیں کام دھندا کرو
لوگ مرتے ہیں تم بھی کہیں جا مرو

بیٹھ کر آہیں بھرتے تھے وہ رات بھر
ان کی آہوں کا تجھ پہ ہوا نہ اثر

ایک دن باپ تیرا چلا روٹھ کر
کیسے بکھری تھی تیری ماں ٹوٹ کر

پھر وہ بے بس اجل کو بلاتی رہی
زندگی اس کو ہر روز ستاتی رہی

ایک دن موت کو بھی ترس آ گیا
اس کا رونا بھی تقدیر کو بھا گیا

اشک آنکھوں میں تھے وہ روانہ ہوئی
موت کا ایک بھیگی بہانہ ہوئی

اک سکوں اس کے چہرے پہ چھانے لگا
پھر تو میت کو اس کی سجانے لگا

مدتیں ہو گئیں آج بوڑھا ہے تو
جو پڑا ٹوٹی کھٹیا پہ کوڑا ہے تو

تیرے بچے بھی اب تجھ سے ڈرتے نہیں
نفرتیں ہیں محبت وہ کرتے نہیں

درد میں تو پکارے کہ او میری ماں
تیرے دم سے روشن تھے دونوں جہاں

وقت چلتا رہے وقت رکتا نہیں
ٹوٹ جاتا ہے وہ جو کہ جھکتا نہیں

بن کے عبرت کا تو اب نشاں رہ گیا
ڈھونڈ لے زور تیرا کہاں وہ گیا

تو انعام ربی بھلاتا رہا
اپنے ماں باپ کو تو ستاتا رہا

کاٹ لے تو وہی تو نے بویا تھا جو
تجھ کو کیسے ملے تو نے کھویا تھا جو

یاد کر کے گیا دور رونے لگا
کل جو تو نے کیا آج ہونے لگا

موت مانگے تجھے موت آتی نہیں
ماں کی صورت نگاہوں سے جاتی نہیں

تو جو کھانسے تو اولاد ڈانٹے تجھے
تو ہے ناسور شکوہ کون بانٹے تجھے

موت آئے گی تجھ کو مگر وقت پر
بن ہی جائے گی تیری قبر دشت پر

قدر ماں باپ کی گر کوئی جان لے
اپنی جنت کو دنیا میں پہچان لے

اور لیتا رہے جو بڑوں کی دعا
اس کے دونوں جہاں اس کا حامی خدا

یاد رکھنا تو ساغر کی اس بات کو
بھول جانا نہ رحمت کی برسات کو

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت
اور
گستاخانِ رسول

طالبِ دُعا: نورالامین ایڈوکیٹ

یہ کتاب بھرپور کوششوں سے بہترین مواد پر اکھٹا کر کے مکمل کیا گیا ہے اور انشاء اللہ اسکی مزید جلد بھی شائع کئے جائیں گی۔ اگر اس کتاب میں کچھ کمی بیشی ہو یا اگلی جلد میں اپنا مواد شامل کرنا چاہیں تو درجہ ذیل نمبر یا ای میل پر رابطہ کریں۔شکریہ

طالبِ دُعا: نورالامین ایڈوکیٹ
0092 341 4330729
aminnoorul52@gmail.com

لوگوں سے کہہ دو میری تقدیر سے جلنا چھوڑ دیں
ہم گھر سے دولت نہیں "ماں" کی دعا لیکر نکلتے ہیں

السلام علیکم
السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته
ا لسلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

جب تک ماں زندہ ہے دعاؤں
کا سلسلہ نہیں رکتا۔
اے اللہ سب کی ماؤں کو
سلامت رکھنا ۔ آمین

Never forget two people
in your life....

The person who lost
everything just to make
you win.
[your Father]

The person who was with
you in every pain
[your Mother]

والدین کی دعا
ایسی ہوتی ہیں
لفظ

میں جب بچہ تھا
تو اکثر
کھلونے ٹوٹ جاتے تھے
میرے رونے پہ
ماں آ کر، کھلونے جوڑ دیتی تھی
سنا ہے ماں سے بھی بڑھ کر
تجھے الفت ہے بندوں سے
تو
آ کے جوڑ دے یا رب
میں خود کو توڑ بیٹھا ہوں

ماں

میری زندگی میری خوشی میری چاہت ہے میری ماں
میری محبت میرا عشق میری دیوانگی ہے میری ماں

میرے دکھوں میں ہوتی ہیں جسکی آنکھیں اشکبار
میری زندگی کا حاصل ہے میری ماں

میری خوشیوں کی میرے دکھ سکھ کی ساتھی
وہ پیاری سی ہستی ہے میری ماں

میری کامیابیوں میری منزلوں کی طالب
ہر پل دعائیں مانگتی جو میرے واسطے ہے میری ماں

Mother's Day Poem

Dear Mom,
I will love you forever;
And forever you will be
The most wonderful mother,
You mean everything to me.

I thought of buying you flowers
In the usual way,
But I knew you would prefer
A FOREVER bouquet!

ماں

میری زندگی میری خوشی میری چاہت ہے میری ماں
میری محبت میرا عشق میری دیوانگی ہے میری ماں

میرے دکھوں میں ہوتی ہیں جسکی آنکھیں اشکبار
میری زندگی کا حاصل ہے میری ماں

میری خوشیوں کی میرے دکھ سکھ کی ساتھی
وہ پیاری سی ہستی ہے میری ماں

میری کامیابیوں میری منزلوں کی طالب
ہر پل دعائیں مانگتی جو میرے واسطے ہے میری ماں

mom

ماں میں نہیں جانتی
کہ جنت کی حوریں کیسی ہوں گی۔
مگر یقین ہے کہ اگر جنت ماں کے
قدموں میں ہے تو جنت کی حوریں
میری ماں کی خوبصورتی نیک سیرت
اور محبت کا مقابلہ نہیں کرسکتیں۔
یااللہ میری ماں کا شفیق سایہ میرے
سر پہ ہمیشہ سلامت رکھنا۔
HEALTH KI DUNYA
facebook/Health.Ki.Dunya

اس طرح میرے گناہوں کو وہ دھو دیتی ہے
"ماں" بہت غصے میں ہوتی ہے تو رو دیتی ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حسن سلوک کی سب سے زیادہ حقدار

تمہاری ماں ہے۔ (صحیح بخاری)

میری ماں پر کبھی کوئی
مصیبت نہ آئے

ماں وہ ہستی ہے
جس کی دُعاؤں سے
ربّ کی رحمت برستی ہے

Never forget two people in your life...

1)The person who lost everything just to make you win.
[your Father]

2)The person who was with you in every pain...
[your Mother]
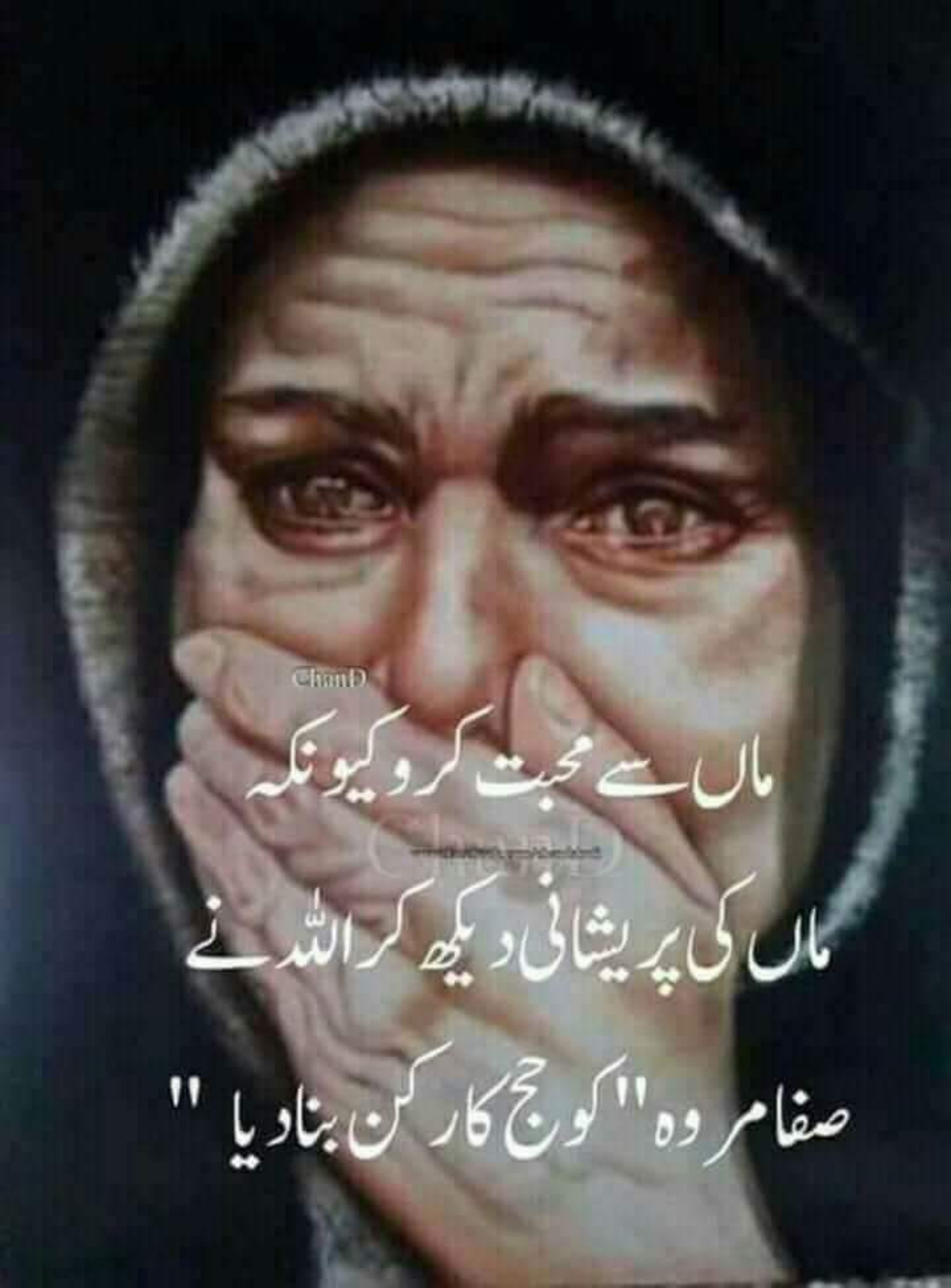
www.mothersday2015i.com
ماں
My Parents Are My Heaven
درد چلا جاتا ہے میرے گھر کی دہلیز سے اداس ہو کر
پریشان نہیں ہوتا میں کبھی اپنی ماں کے پاس ہو کر

ماں سے محبت کرو کیونکہ

ماں کی پریشانی دیکھ کر اللہ نے

صفا مروہ "کو حج کا رکن بنا دیا "

وہ گھر جنت ہے جس

میں ماں ہے

اللہ پاک سب کی ماؤں کو

سلامت رکھے * آمین

کیا ایسا کرنا ٹھیک ہے

/dawateislami.net
/dawateislamiofficial
SocialMedia
میں نے ماں سے پوچھا کب تک
اپنے کاندھے پر سر رکھنے دیں گی ؟
ماں مسکرائیں اور کہا ! جب تک
لوگ مجھے اپنے کاندھے پر نہ اٹھالیں
ماں
مہکتے الفاظ

باپ کا بس چلے تو
اپنی بیٹی کی زندگی کے
سارے کانٹے چُن کر پھول بچھا دے

خدا کی جنت دنیا میں کبھی دیکھنے کا شوق ہو
تو فقط ایک بار اپنی ماں کی گود میں کبھی سو کر دیکھنا

BindasLog
Titli ~ Facebook.com/BindasLog

ماں کے دوپٹے کی خوشبو
ہی الگ ہوتی ہے

ماں وہ تختی ہے

جس میں اولاد کچھ بھی لکھ سکتی ہے

مگر ماں صرف محبت لکھتی ہے

بنداس لوگ

معصوم
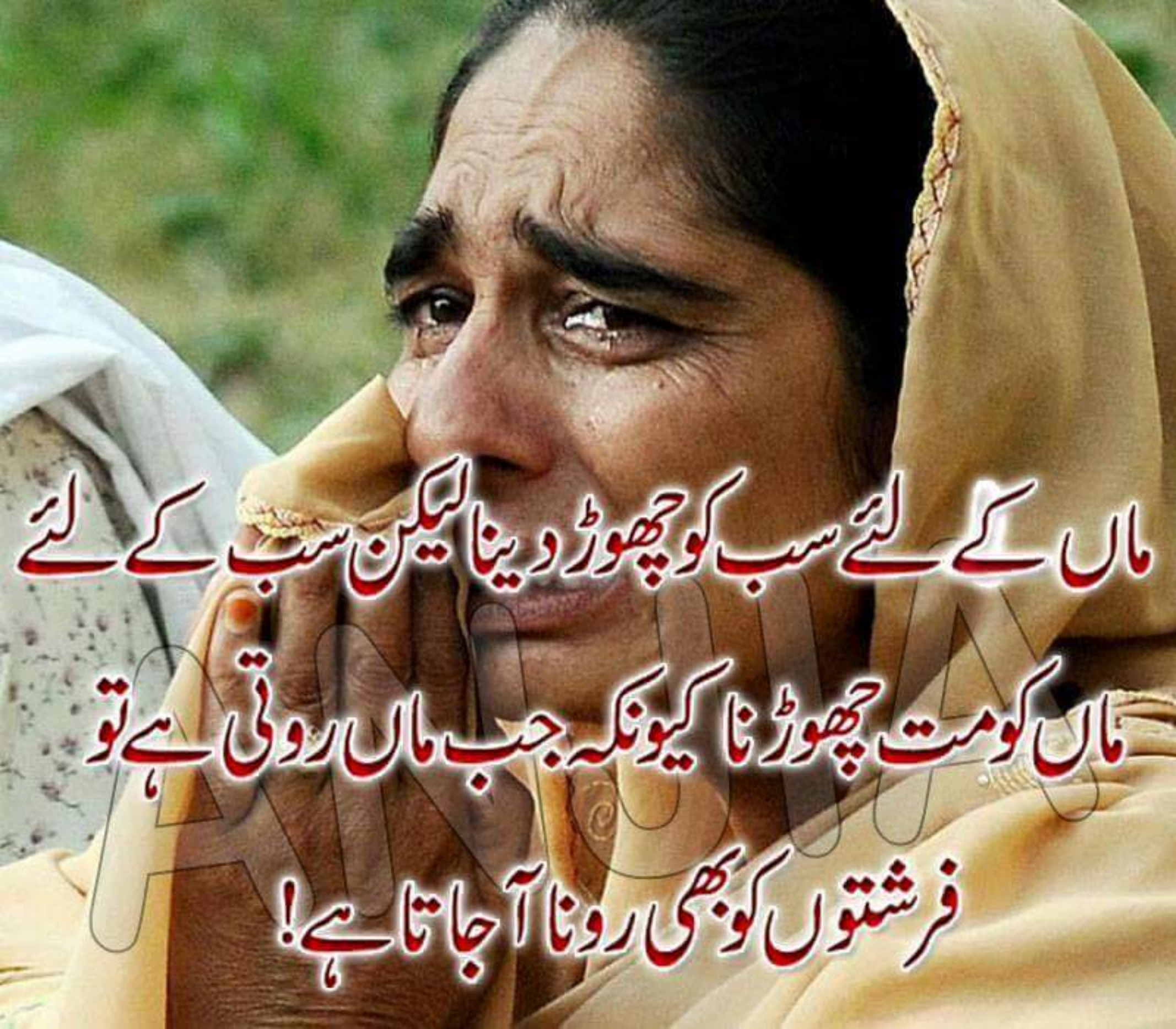
ماں کے لئے سب کو چھوڑ دینا لیکن سب کے لئے
ماں کو مت چھوڑنا کیونکہ جب ماں روتی ہے تو
فرشتوں کو بھی رونا آجاتا ہے!
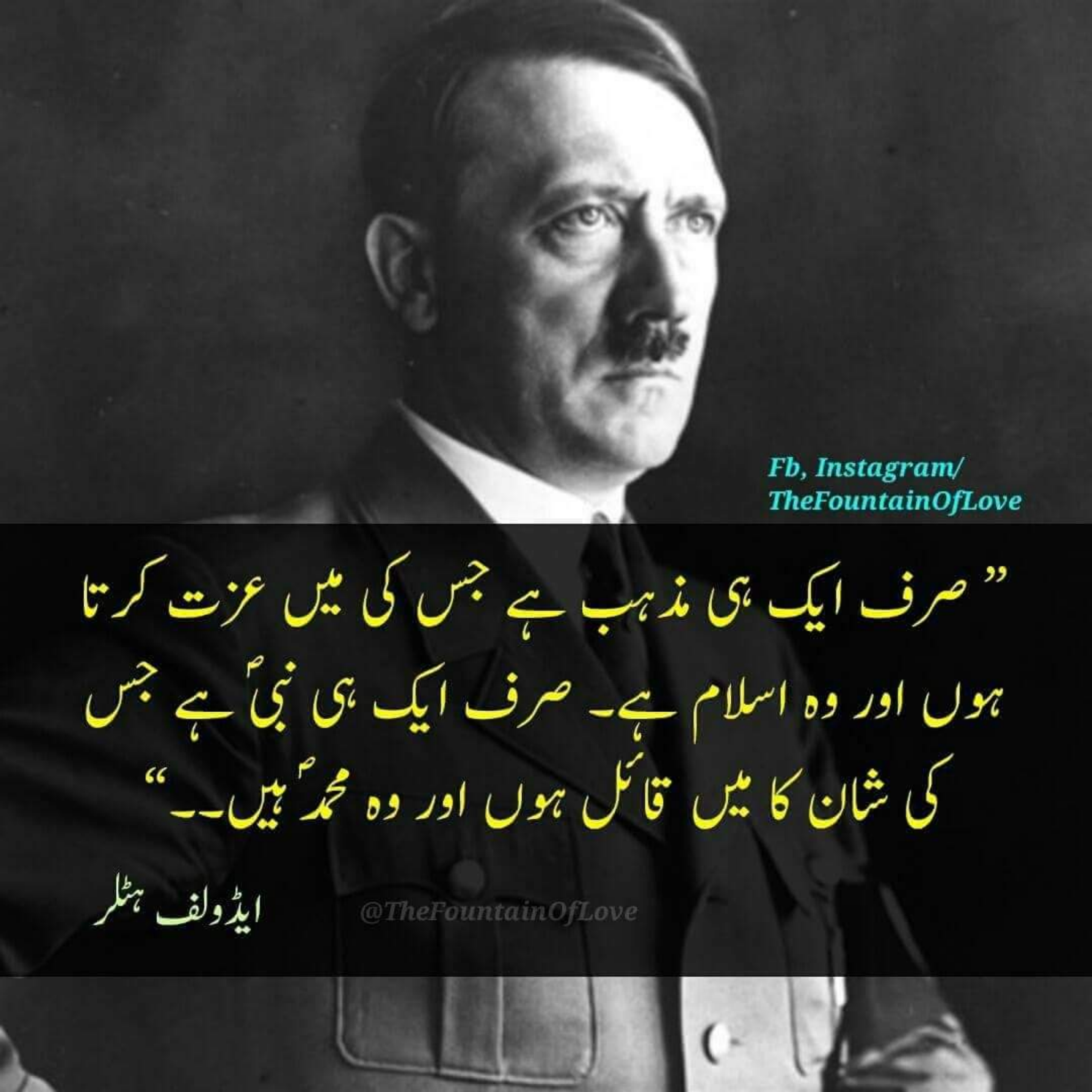
Always Love Your Mother Because You will Never Get Another

پتھر کو یوں تراشا نگینہ بنا دیا
صحرا کو مسکرا کے مدینہ بنا دیا
دونوں جہاں کے پھولوں کی
خوشبو نچوڑ کر
رب نے میرے نبی ﷺ کا
پسینہ بنا دیا

”صرف ایک ہی مذہب ہے جس کی میں عزت کرتا
ہوں اور وہ اسلام ہے۔ صرف ایک ہی نبیؐ ہے جس
کی شان کا میں قائل ہوں اور وہ محمدؐ ہیں۔“

ایڈولف ہٹلر

ماں میں نہیں جانتی
کہ جنت کی حوریں کیسی ہوں گی۔
مگر یقین ہے کہ اگر جنت ماں کے
قدموں میں ہے تو جنت کی حوریں
میری ماں کی خوبصورتی نیک سیرت
اور محبت کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔
یااللہ میری ماں کا شفیق سایہ میرے
سر پہ ہمیشہ سلامت رکھنا۔
HEALTH KI DUNIYA
facebook/Health.Ki.Dunya

یھودیوں کے بارے میں ”ھٹلر“ کا تاریخی جملہ

"I could have annihilated all the jews in the world, but I left same of them alive so you will know why I was killing them."

"میں دنیا کے تمام یہودیوں کو قتل کر سکتا تھا،
لیکن میں نے ان میں سے تھوڑے سے زندہ چھوڑ
دیے تاکہ میرے بعد لوگوں کو پتا چل سکے کہ میں
نے انہیں کیوں مارا تھا۔"

#FakeHOLOCAUST

ساری عُمر آٹا گُنیا، تے لکھّاں کیتے پیڑے!

گئی جوانی، آیا بُھڑاپا، کوئی نی آندا نیڑے

میں نے کوئی بوجھ نہیں جنت کو اُٹھایا ماں
عبدالرب فاروقی
میں نے کوئی بوجھ نہیں جنت کو اُٹھایا ماں
میں تیرا حق پھر بھی ادا نہ کر پایا ماں
تیرے خلوص کی چادر تنی رہی سر پہ
یہی سعادت ہے کہ رہے تیرا سایہ ماں
تو نے زندگی بھر سینے سے لگائے رکھا
میں تیرے قدموں میں بھی نہ سر رکھ پایا ماں
تیرے لفظوں کی چاشنی ہے کہ کان اب تلک
سنتے ہیں وہی لوری جو بچپن میں سُنایا ماں
تیری دعاؤں کے صدقے بلائیں جاتی رہیں
اس عبد نے کئی بار یوں ہی آزمایا ماں

IT IS NO WONDER
THAT SATAN HAS

DECLARED WAR

ON MOTHERHOOD.
HE UNDERSTANDS FULL WELL
THAT THOSE WHO ROCK

THE CRADLE CAN ROCK
HIS EARTHLY EMPIRE.
-SHERI DEW

مائے میتھوں رُسیا نا کر
رب فر مینوں منہ نئی لوندا

اگر ہو گود ماں کی تو فرشتے کچھ نہیں لکھتے
جو ممتا روٹھ جائے تو کنارے پھر نہیں دکھتے
یتیمی ساتھ لاتی ہے زمانے بھر کے دُکھ عابی
سُنا ہے باپ زندہ ہو تو کانٹے بھی نہیں چبھتے

ساری عُمر آٹا گُنیا، تے لکھّاں کیتے پیڑے!

گئی جوانی، آیا بُڑھاپا، کوئی نی آندا نیڑے

ماں بھی کیا خوب ہستی بنائی ہے میرے رب نے

دیکھ جس کا کسی دکھ اور پریشانیاں کرتا ہے ختم خود بہ خود

ياَ من تحت قدميك الجنَّة إعذريني
إن قصّرت يوماَ في حقّك

ماں دا پیار سمندروں ڈونگا، انت کسے نئیں پایا،
ماں دے پیراں تھلے جنت، پاک نبی ﷺ فرمایا!
(میاں محمد بخشؒ)
اے.ایچ نوٹ بک

ماں سچ کہا کرتی تھی کہ
فکریں انسان کو بوڑھا کر دیتی ہیں
www.UrduDiary.Club

اِس تُوں ٹھنڈی چھَاں نئی مِلدی

دُوجی واری ماں نئی مِلدی

لٹا کے عمر کی دولت وہ خالی ہاتھ بیٹھی ہے
کسی ظالم کی جنت یوں سر بازار بیٹھی ہے
Satrangi.pk

استاد نے مذاق میں کہا،

کوئی ہے جو جنت سے مٹی لا سکے ،

دوسرے دن ایک بچہ تھوڑی سے مٹی کسی چیز میں ڈال کر لے آیا،

اور بولا استاد جی آپ نے کل جنت کی مٹی مانگی تھی ،

استاد اور پوری کلاس کے بچوں نے حیرانگی کے ساتھ پوچھا یہ کہاں سے لاے ہو ،

اس نے عشق اور محبت کے بھرپور لہجے میں کہا کہ۔

ماں کے قدموں کے نیچے سے 💕

استاد نے مذاق میں کہا،
کوئی ہے جو جنت سے مٹی لا سکے ،
دوسرے دن ایک بچہ تھوڑی سے مٹی کسی چیز میں ڈال
کر لے آیا،
اور بولا استاد جی آپ نے کل جنت کی مٹی مانگی تھی ،
استاد اور پوری کلاس کے بچوں نے حیرانگی کے ساتھ
پوچھا یہ کہاں سے لاے ہو ،
اس نے عشق اور محبت کے بھرپور لہجے میں کہا کہ ۔
ماں کے قدموں کے نیچے سے 💕

ماں سب کی جگہ
لے سکتی ہے
لیکن ماں کی جگہ
کوئی نہیں لے
سکتا!!

کھول دے اے بیٹا
مجھ پہ بند نہ کر یہ در بیٹا
میں نے برسوں تجھے سنبھالا ہے
جانے کتنے دکھوں سے پالا ہے
تیرے دم سے میرا اُجالا ہے
تُو نے گھر سے مجھے نکالا ہے
میں تو ماں ہوں نہ بددعا دونگی
تجھ کو جینے کی بس دعا دونگی

ماں سے بڑھ کر کوئی نام کیا ہوگا،

اِس نام کا ہم سے احترام کیا ہوگا

جس کے پیروں کے نیچے جنت ہے،

اُس کے سر کا مقام کیا ہوگا۔

عشقِ حقیقی
ماں
پر کیا لگے گھونسلے سے اُڑ گئے سبھی
وہ پھر اکیلی رہ گئی بچوں کو پال کر

دُنیا تے ...... اپنی جنت نوں
یں سرکار تے کسی دی جنت رُلدی ویکھی
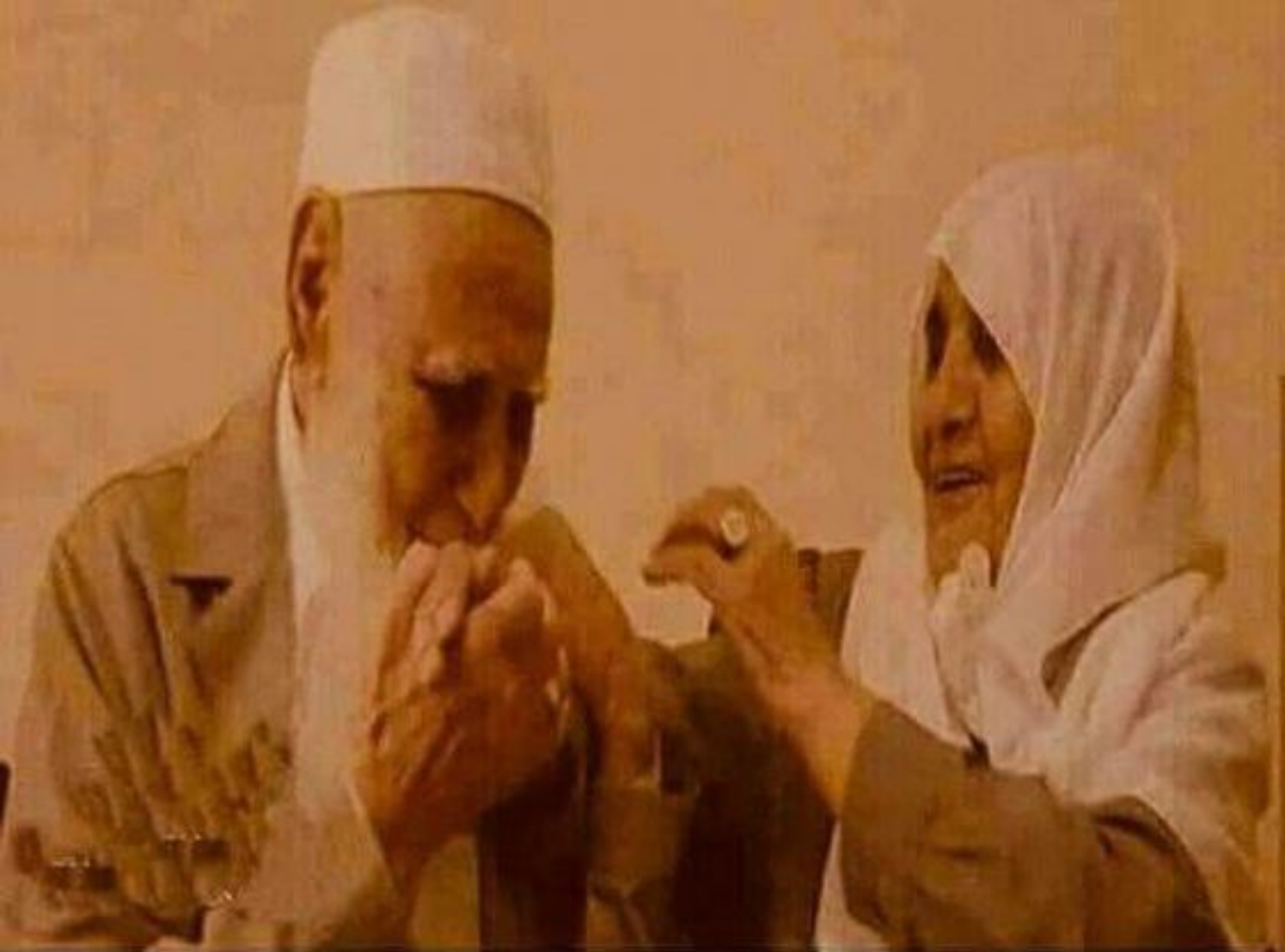
بازار سے سب مل جاتا ہے
ماں جیسی جنت اور باپ جیسا
سایہ کبھی نہیں ملتا

ماں ساتھ ہے تو سایہ قدرت بھی ساتھ ہے
ماں کے بغیر لگے دن بھی رات ہے

میں دور ہو جاؤں تو اس کا میرے سر پہ ہاتھ ہے
میرے لیے تو میری ماں ہی کائنات ہے

دامن میں ماں کے صرف وفاؤں کے پھول ہیں
ہم سارے اپنی ماں کے قدموں کی دھول ہیں

اپنی زبان کی تیزی اس ماں پر نہ آزمائیں
جس نے آپ کو حرف حرف بولنا سکھایا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"اللہ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی
اور بدسلوکی کو حرام کر دیا ہے۔"

(بخاری: 2408)

Larkiyon
Ki
Duniya
Shoni
کسی سلطنت کے حکمران نہیں ہو
پر میرے لیے
بادشاہ ہو بابا۔

Larkiyon
Ki
Duniya
Shoni
کسی سلطنت کے حکمران نہیں ہو
پر میرے لیے
بادشاہ ہو بابا۔

میں فقط خاک ہوں مگر محمد ﷺ سے ہے نسبت میری
یہ ایک رشتہ ہے جو میری اوقات بدل دیتا ہے

بتلادو گستاخ نبی کو
غیرتِ مسلم زندہ ہے

محمد ﷺ کے تقدس پہ زبانیں جو نکالیں گے
خدا کے حکم سے ایسی زبانیں کھینچ ڈالیں گے
کہاں رفعت محمد ﷺ کی کہاں تیری حقیقت ہے
شرارت ہی شرارت بس تیری بے چین فطرت ہے
مذمت کر رہا ہے تو شرافت کے مسیحا کی
امانت کے دیانت کے صداقت کے مسیحا کی
اگر گستاخیِ ناموس احمد ﷺ کر چکے ہو تم
تو اپنی زندگی سے قبل ہی بس مر چکے ہو تم

ماں نے بہت ہی خوبصورت جواب دیا میں اپنے بچوں کا
نصیب اپنے ہاتھوں سے لکھنے کا حق مانگوں گی
کہ اُنکی خوشی کے آگے میرے لیئے ہر جنت چھوٹی ہے

A.H NoteBook (ϖ_ϖ)
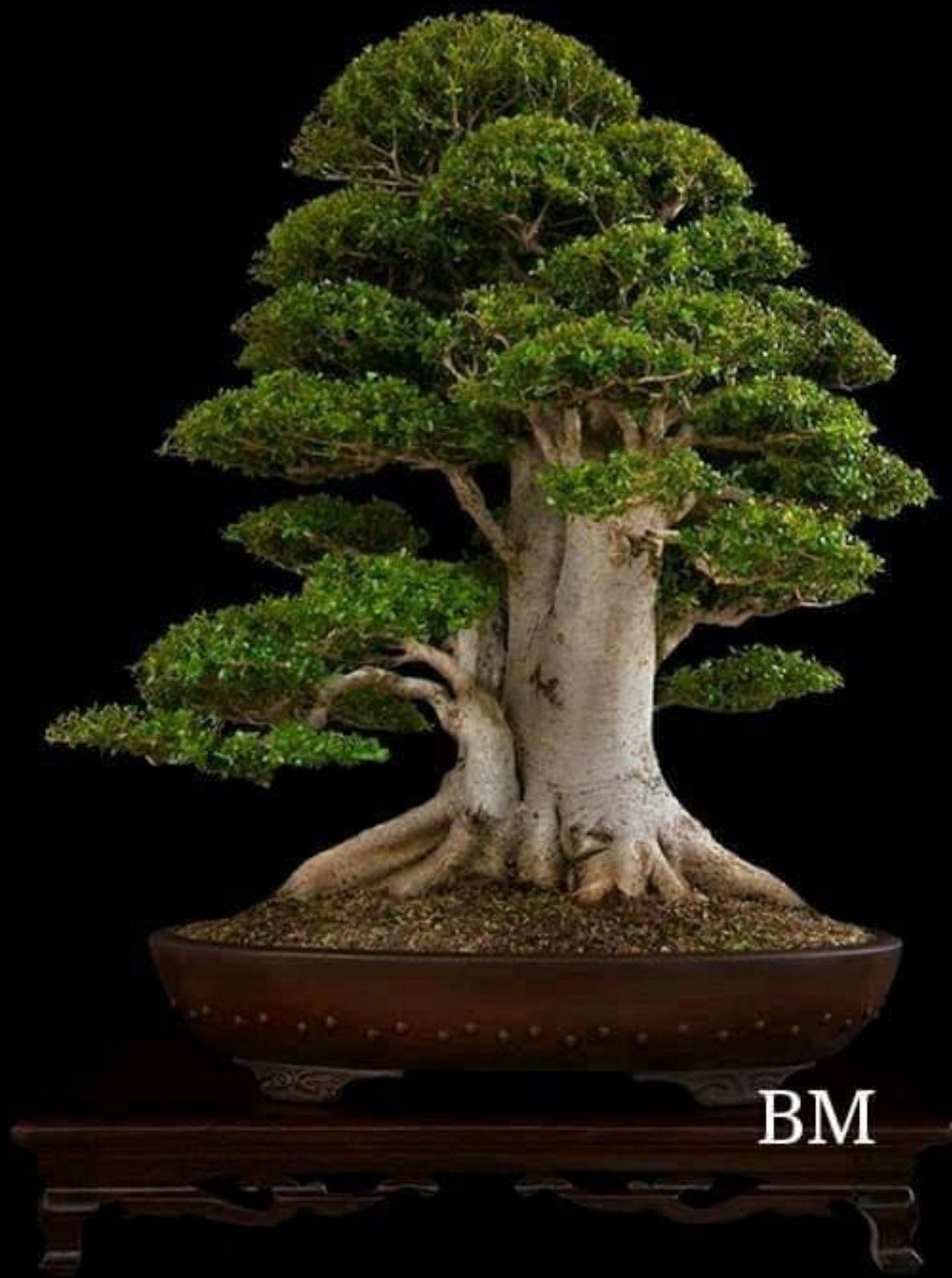
جن کی ماں نہیں ہوتی

جن کی ماں نہیں ہوتی وہ کھانے کی میز
پر روٹھا نہیں کرتے اور اگر روٹھیں تو
انہیں کوئی مناتا نہیں
جن کی ماں نہیں ہوتی اُنکو کوئی نہیں
بتاتا کہ چاند پر چرخا کاتنے والی بڑھیا
سے اُن کا کیا رشتہ ہے
جن کی ماں نہیں ہوتی گھر سے نکلیں
تو زمانے کی دھوپ سے بچنے کے لیے
اُنہیں دعاؤں کی چھتری دستیاب نہیں
ہوتی
جن کی ماں نہیں ہوتی اُنہیں دیر سے
گھر آنے پر دروازہ کھلا نہیں ملتا

زندگی میں بس اتنی ہی دعا مانگ لینا،
کوئی گھر ماں کے بِنا نہ ہو۔
اور کوئی ماں بِنا گھر کے نہ ہو۔

ماں باپ کی آنکھوں میں دو بار ہی آنسو آتے ہیں
جب بیٹی گھر چھوڑے اور جب لڑکا مُنہ موڑے

روائع الفكر
أمي هي الوحيدة التي
ستبقى تحبني مهما أخطأت

خدیجہ الٰہی
گردشیں میرا کیا بگاڑیں گی
میں ماں کے کھینچے ہوئے حصار میں ہوں

لوگ کہتے ہیں کہ کسی کے چلے جانے سے

زندگی رُک نہیں جاتی!!

لیکن یہ کوئی نہیں جانتا کہ لاکھوں کے مل جانے

سے بھی اُس ایک ماں کی کمی پوری نہیں ہو سکتی!!

باپ کا بس چلے تو
اپنی بیٹی کی زندگی کے
سارے کانٹے چُن کر پھول بچھا دے

Never forget two people
in your life....

The person who lost
everything just to make
you win.
[your Father]

The person who was with
you in every pain
[your Mother]

ساری عُمر آٹا گُنیا، تے لکھاں کیتے پیڑے
گئی جوانی ، آیا بُڑھاپا ، کوئی نی آندا نیڑے

اے.ایچ نُوٹ بُک

ماں تے آخر ماں ہوندی اے

بارش تیز ہوا تے بدل سب دی اپنی تھاں ہوندی
اے
دھپ بھانویں چنگی لگے چھاں تے آخر چھاں ہوندی
اے
بہن بھرا ابا یا پتر سارے ای رشتے ودھیا
نیں
پوری دنیا گھم کے ڈٹھا ماں آخر ماں ہوندی
اے

پیار کہتے ہیں کسے اور ممتا کیا چیز ہے؟
کوئی ان بچوں سے پوچھے جن کی مر جاتی ہے ماں

"ماں"

شعور
www.shaurmag.com

مجھے محبت ہے اپنے ہاتھوں کی تمام انگلیوں سے

نہ جانے کون سی انگلی پکڑ کے ماں نے چلنا سکھایا ہوگا۔

میری عمر بھی مالک میری ماں کو عطا کرنا
وہ ہوگی دُعاء دیگی وہ ہوگی وفاء دیگی۔

ماں
جب ہمیں بولنا نہیں آتا تھا تو
ہماری ماں بولے بنا سمجھ جاتی تھی
اور آج
ہم ہر بات پر کہتے ہیں
چھوڑو ماں آپ نہیں سمجھو گی
CHHIPA
Please Share the Post

ماں

اگر کسی روز عرش والا
مجھے ملے اور مجھ سے پوچھے
بتاؤ کیا چاہتے ہو مجھ سے
جو مانگ لو گے عطا کروں گا
میں سر جھکا کر اسے کہوں گا
تو جیسے رکھے گا خوش رہوں گا
بس ایک ہستی سنبھال رکھنا
تو میری ماں کا خیال رکھنا

پتر لے گئے نواں تے تیاں لے گئے ہور
Ehsaas
مائی بابا ویں بیٹھے جیویں بیٹھے کالے چور
www.facebook.com/Ehsaas.eu
www.facebook.com/Ehsaas.eu

دیکھ سورج تو ھار جائے گا
FAISAL MASOOD
ماں دوپٹہ بھگو کے لائی ھے

چند بچوں کا پالا تھا ایک ماں نے جتن سے
ممتا کا صلہ پھر بھی ضعیفی میں نہ پائی
ہر چیز تو تقسیم ہوئی باپ کے مرتے
اک ماں تھی جو حصے میں کسی کے نہ آئی
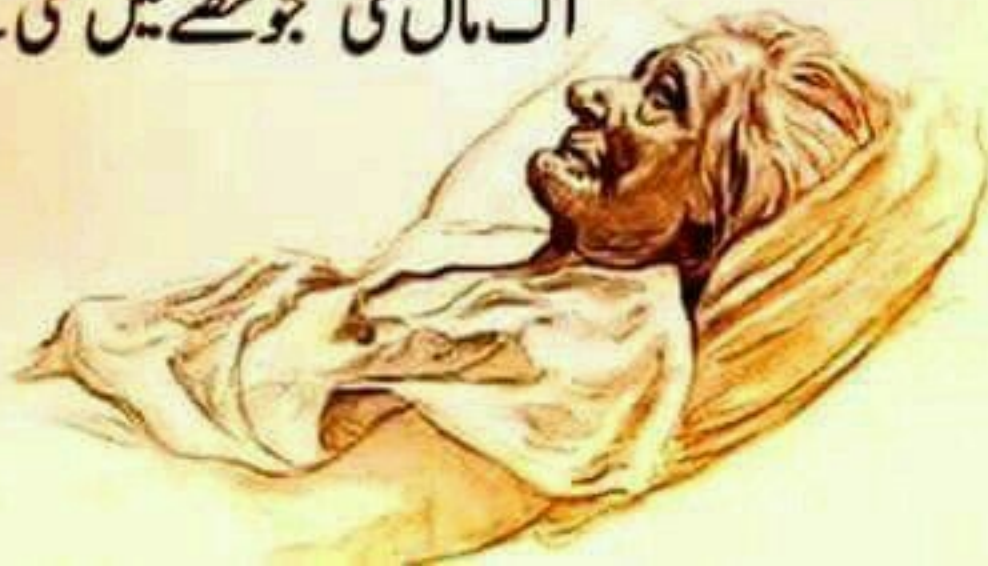
ماں میں نہیں جانتی
کہ جنت کی حوریں کیسی ہوں گی۔
مگر یقین ہے کہ اگر جنت ماں کے
قدموں میں ہے تو جنت کی حوریں
میری ماں کی خوبصورتی نیک سیرت
اور محبت کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔
یااللہ میری ماں کا شفیق سایہ میرے
سر پہ ہمیشہ سلامت رکھنا۔
HEALTH KI DUNYA
facebook/Health.Ki.Dunya

جب تک ماں زندہ ہے دعاؤں
کا سلسلہ نہیں رکتا۔
اے اللہ سب کی ماؤں کو
سلامت رکھنا ۔ آمین

لبوں پہ اُس کے کبھی بددُعا نہیں ہوتی
بس ایک ماں ہے جو کبھی خفا نہیں ہوتی۔

ماں سے محبت کرو کیونکہ
ماں کی پریشانی دیکھ کر اللہ پاک نے
"صفا مروہ" کو حج کا رکن بنا دیا

ماں باپ کے ساتھ تمہارا
سلوک ایسی کہانی ہے جو
لکھتے تم ہو لیکن تمہاری
اولاد تمہیں پڑھ کر سناتی
ہے
مولانا رومیؒ

ماں
یہ کہہ کر میں فرشتوں سے جنت میں چلا جاؤں گا
میں اپنی ماں کے قدموں کے نشان ڈھونڈ رہا ہوں۔

میں نے ماں سے پوچھا کب تک
اپنے کاندھے پر سر رکھنے دیں گی؟
ماں مسکرائیں اور کہا! جب تک
لوگ مجھے اپنے کاندھے پر نہ اٹھا لیں
ماں
مہکتے الفاظ

دعا ہے ہر ماں باپ کو صحت
@mariam.writes
والی لمبی زندگی نصیب ہو۔ آمین
Facebook | Instagram/ Mariam.Writes

ماں
ماں کی اطاعت
کرنے والا جنت
میں جائے گا
دنیا میں کوئی رشتہ ماں
سے زیادہ پیارا نہیں۔

”ماں“

بچھڑتے وقت کہا تھا اُس نے
”نہ رو! میں تو تجھی میں ہوں
تو جہاں جائے گی میں ساتھ رہونگی تیرے
میرے ہونٹوں کی دُعا سایہ کرے گی تجھ پر
تو کہیں جائے مگر جان لے میری بیٹی
ایک رشتہ ہے جو بس تیرا ہے
تیرا ہی ہے“
آج جب تو بھی نہیں
آس کی ڈور وہی تھامے ہوئے
زندگی کی! سنگلاخ راہوں پر
بس چلے جاتی چلے جاتی ہوں!!!

بقلم شبانہ نعمان

میں سڑکاں تے جنت رلدی ڈٹھی اے
A.H NoteBook

دُکھ دے بھانبڑ، چار چُفیرے
سُکھ بس تیرا پیار نی مائے

A.H NoteBook 🌷

ماں تو اتنا رویا نہ کر
قیمتی موتی کھویا نہ کر
تیرے آنسو دل پہ میرے پتھر بن کر لگتے ہیں
تجھ سے دور ہیں ماں
وہ بھی دل کے ہاتھوں مجبور ہیں ماں
یاد تیری پردیس میں بہت ستاتی ہے ماں
انشاءاللہ بہت جلد ملیں گے ہم ماں

ماں
کو جب دیکھا تو دل بول اٹھا
فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ
Fb.com/BindasLog

ماں کا پیار قسمت والوں کو ملتا ہے۔۔
ماں کی قدر ان سے پوچھو جو
Seema
اس نعمت سے محروم ہیں

کتنے بھی پرفیوم لگا لو تم لیکن جو خوشبو ماں کے
دوپٹے سے آتی ہے
اس کی بات ہی کچھ اور ہے

My mom is the best woman
I have ever seen, she's my
Superhero ❤

My mom is the best woman
I have ever seen, she's my
Superhero ❤

ساری عمر آٹا گُنیا، تے لگھاں کیتے پیڑے
گئی جوانی آیا بڑھاپا، کوئی نہی آندا نیڑے

جنت میں فاطمہؓ کی کنیزیں جہاں رہیں،
یارب میری دُعا ہے میری ماں وہاں رہے_

جنت میں فاطمہؓ کی کنیزیں جہاں رہیں،
یارب میری دُعا ہے میری ماں وہاں رہے_

ماں سے محبت کرو کیونکہ

ماں کی پریشانی دیکھ کر اللہ نے

صفا مروہ "کو حج کا رکن بنا دیا"

دنیا کی ہر چیز سے پیاری ہے مجھ کو میری ماں
کوئی میرے دُکھ کو سمجھے نہ سمجھے
پر سمجھتی ہے میرے ہر دُکھ کو میری ماں

اپنی زبان کی تیزی اس ماں پر نہ آزمائیں
جس نے آپ کو حرف حرف بولنا سکھایا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"اللہ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی
اور بدسلوکی کو حرام کر دیا ہے۔"

(بخاری:2408)

تو نے تو رُلا کے رکھ دیا اے زندگی،
جا کے پوچھ میری ماں سے کتنے لاڈلے تھے ہم۔

اک تیرا ہی پیار سچا ہے ماں
لوگوں کی تو شرطیں ہی بہت ہیں
Insta@Umair.Wri8s

ماں

ایک ایسی بینک ہے
جہاں آپ ہر احساس
اور دُکھ جمع کر سکتے ہیں

دنیا کی ہر چیز سے پیاری مجھ کو میری ماں
کوئی میرے دُکھ کو سمجھے نہ سمجھے
پر سمجھتی ہے میرے ہر دُکھ کو میری ماں

دنیا کی خوبصورت ترین چھت **باپ** ہے
دنیا کی خوبصورت ترین چھاؤں **ماں** ہے

میں چھوٹی سی ایک بچی تھی — تیری اُنگلی تھام کے سوتی تھی

تو دور نظر سے ہوتی تھی — میں آنسو آنسو روتی تھی

خوابوں کا ایک روشن بستہ — تو روز مجھے پہناتی تھی

جب ڈرتی تھی میں راتوں کو — تو اپنے ساتھ سُلاتی تھی

ماں تو نے کتنے برسوں تک — اس پھول کو سینچا ہاتھوں سے

جیون کے گہرے بھیدوں کو — میں سمجھی تیری باتوں سے

میں تیری یاد کے تکیے پر — اب بھی رات کو سوتی ہوں

ماں میں ایک چھوٹی سی بچی ہوں — تیری یاد میں اب بھی روتی ہوں۔

ماں
بارش تیز ہوا تے بدل
سب دی اپنی تھاں ہوندی اے
دھپ وی بھانویں چنگی لگے
چھاں تے آخر چھاں ہوندی اے
بہن ، بھرا ، ابا یا پتر ،
سارے ای رشتے دھیان نے
ساری دنیا گھم کے ڈٹھا
ماں تے آخر ماں ہوندی اے۔

دنیا میں سب سے کمزور عورت "ماں" ہوتی ہے، آپ کو کبھی خبر نہیں ہو گی جب وہ دکھ میں ہوتی ہے، کیونکہ وہ آپ کو اپنا دکھ نہیں بتاتی کیونکہ وہ آپ سے بہت پیار کرتی ہے۔
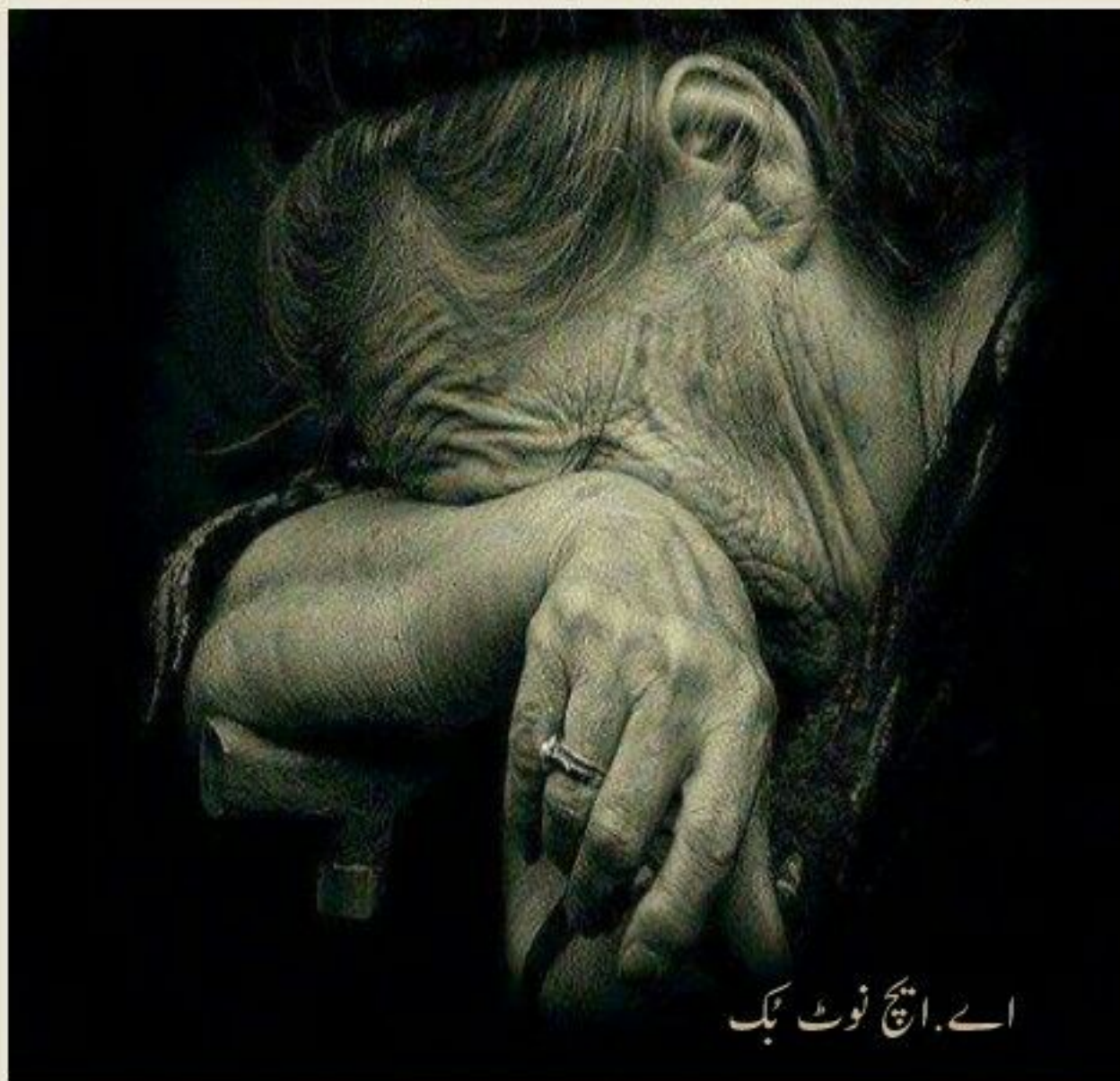
شاعر نے کہا:

ماں ایک ایسی غزل ہے

جو سننے والے کے دل میں اتر جاتی ہے

ماں
کو جب دیکھا تو دل بول اٹھا
فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ
Fb.com BindasLog

ممکن اگر ہوتا کسی کو عمر لگانا میں

ہر سانس اپنے بابا کے نام لکھتی..!! ❤️

میری ماں

مجھے سب یاد ہے
کہ میں جس طرح سے پلا بڑھا

تیری گود میں تیری شفقتوں میں ہوا جواں
تیرے پاس حرف دعا تو ہے
میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے ماں

باپ نے پوچھا بیٹے گھر بیٹھے تجھے جنت کی مٹی
کہاں سے مل گئی؟ بیٹے نے کہا سارا دن ماں
کے پیچھے پیچھے پھرتا رہا، جہاں جہاں دو قدم
رکھتی تھی، وہاں وہاں سے مٹی اٹھا کر جمع کرتا
رہا۔ یہ وہی مٹی ہے۔
سنہرے "الفاظ"

پیاری ماں مجھ کو تیری دعا چاہیے
تیرے آنچل کی ٹھنڈی ہوا چاہیے
لوری گا گا کے مجھ کو سُلاتی ہے تو
مُسکرا کے سویرے جگاتی ہے تو
مجھ کو اس کے سوا اور کیا چاھیے
پیاری ماں مجھ کو تیری دعا چاہیے
تیری ممتا کے سائے میں پھولوں پھلوں
تھام کے اُنگلی تیری بڑھتا چلوں
آسرا بس تیرے پیار کا چاہئے
پیاری ماں مجھ کو تیری دعا چاہیے
تیری خدمت سے دُنیا میں عزت ملی
تیرے قدموں کے نیچے ہے جنت میری
عمر بھر سر پہ سایہ تیرا چاہئے
پیاری ماں مجھ کو تیری دعا چاہیے
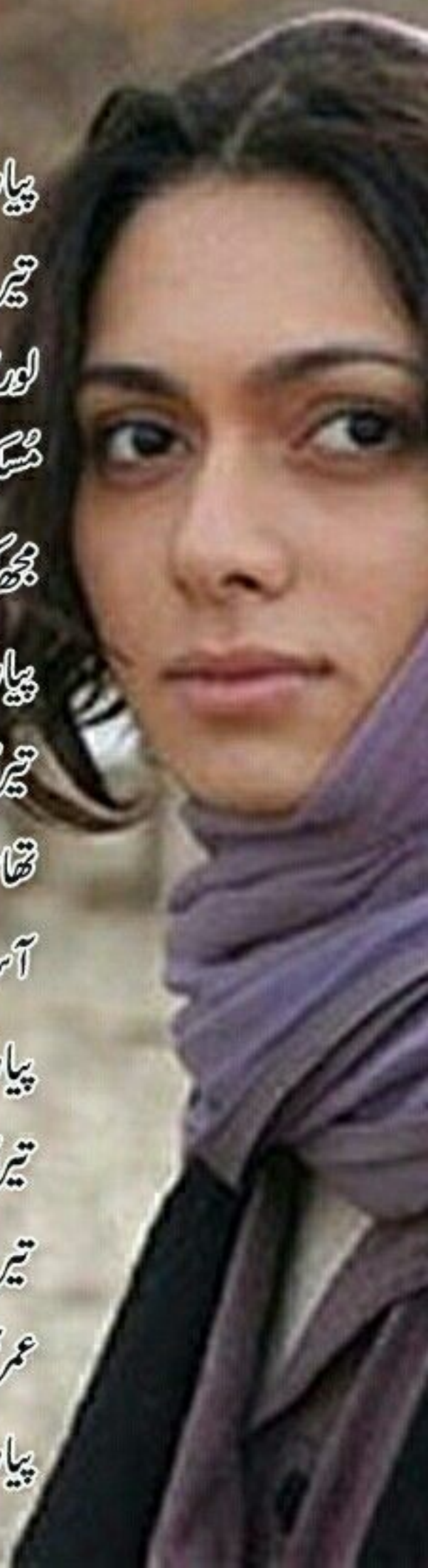
CUANDO CREES QUE NO PUEDES
MAS LA MANO DE DIOS
TE SOSTIENE..

ماں زندگی کی تاریک راہوں میں روشنی کا مینار ہے
اور باپ ٹھوکروں سے بچانے والا مضبوط سہارا

ماں جیسی ہستی دنیا میں ہے کہاں

روک لیتا ہے بلاؤں

کو وہ اپنے اوپر،

ماں کا آنچل مجھے

جبریل کا پَر لگتا ہے۔

باپ کی موجودگی سورج کی مانند ہوتی ہے

سورج گرم تو ضرور ہوتا ہے۔ مگر سورج نہ

ہو تو اندھیرا چھا جاتا ہے۔

ماں کی محبت ❤ اور خدمت
اویس قرنی بنا دیتی ہے

ماں

- اگر تیری ماں تجھ سے ناراض ہے تو یقیناً تو جنت کی چابی گم کر چکا ہے۔ میں تیرے سارے گناہ بخشتا ہوں صرف اپنی ماں کو راضی کر لے۔ (فرمانِ الٰہی)
- جب میں اپنی ماں کی یاد میں روتا ہوں تو فرشتے میرے آنسو پونچھتے ہیں۔
- تو فرشتوں سے اس لیے افضل ہے کہ تجھے ماں کی میٹھی لوری حاصل ہے۔
- جب مجھے اپنی ماں یاد آتی ہے تو میرے خوابوں میں جنت کی ہوائیں چلنے لگتی ہیں۔
- مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ ماں کا ہر حکم اللہ کے کلام کی ایک سطر ہے۔
- اگر کوئی چیز ابدالآباد تک تیرے ساتھ رہ سکتی ہے تو وہ ماں کی دعا ہے۔
- انسانیت کی زبانوں پر سب سے خوبصورت لفظ "ماں" ہے اور سب سے زیادہ حسین پکار "میری ماں" ہے یہ ایک لفظ ہے جس سے امید و محبت کا بھرپور احساس ہوتا ہے۔ اتنا دلکش اور پُرخلوص لفظ جو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے نکلتا ہے۔

Ye Jo Maa Ki
Dua
Hoti Hai Na
Sab Dua'on Ki
Maa Hoti Hai
*Sah

یہ جو ماں کی محبت ہوتی ہے نہ
یہ تمام محبتوں کی ماں ہوتی ہے

-mirzaa_writess-
Betiyan Allah ki
Rahmat hoti hai janab
Aur rahmat kabhi
Bojh nhi hoti

سیانے
کہتے ہیں
اِس توں ٹھنڈی چھاں نئیں لبدی
دُوجی واری---ماں نئیں لبدی
A.H NoteBook

مصنف:
نورالامین اخونزادہ
ایڈووکیٹ
محلہ بابی خیل، اسماعیلہ (صوابی)
0300-5738133